e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 204 Monday , April 28 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۰۴) لکھنؤ، بروز پیر ۲۸-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۹/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

نیتن یاہو کے خلاف اسرائیلی عوام کا غصہ انتہاء پر

تل ابیب۔(ایجنسی) اسرائیل میں وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے خلاف لوگوں کا غصہ انتہا کو پہنچتا جا رہا ہے۔ ہفتہ کی رات تل ابیب میں جارحانہ مظاہرہ دیکھنے کو ملا، جس میں لوگوں نے نیتن یاہو کے چہرے والے ماسک کے ساتھ 'خون سے تربتر کٹے سر' سڑک پر لیٹا رکھے تھے۔ اس طرح کے مظاہرہ نے پورے ملک کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ وہیں نیتن یاہو اس طرح کے مظاہرہ سے تلملا گئے ہیں اور انہوں نے اسے بیہودہ اور 'سیاسی قتل' قرار دیا ہے۔ ٹائمز آف اسرائیل میں شائع رپورٹ کے مطابق تل ابیب میں مظاہرہ کے دوران ایک شخص اپنے جسم پر نقلی خون سے لگی پٹیوں کے ساتھ سڑک پر پڑا دکھا، اس کے چاروں طرف نیتن یاہو کے مکھوٹے رکھے گئے تھے، جن پر 'گنہگار' اور 'خطرہ' جیسے لفظ لکھے تھے۔ اس منظر نے سیاسی ماحول کو اور زیادہ کشیدہ بنا دیا ہے۔ وزیر اعظم نیتن یاہو نے اس طرح کے مظاہرہ پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔

ممبئی کے دادر علاقے میں مسلم پھیری والوں کو زدوکوب کرنے کا معاملہ

9 بی جے پی کارکنان کے خلاف معاملہ درج

ممبئی۔(یو این آئی) ممبئی کے شیواجی پارک پولیس اسٹیشن نے بی جے پی کے نو کارکنوں کے خلاف وسطی ممبئی کے دادر مارکیٹ کے علاقے میں مسلم پھیری والوں سے مبینہ طور پر بدسلوکی کرنے اور زدوکوب کرنے کے معاملے میں ایک مقدمہ درج کیا ہے لیکن انکی گرفتاری عمل میں نہیں آسکی البتہ پولیس نے انھیں نوٹس جاری کیا ہے۔ شیواجی پارک پولیس نے پھیری والے کی شکایت پر اکشا تندولکر اور آٹھ دیگر کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ شکایت کنندہ کے مطابق اکشا تندولکر اور اس کے آٹھ ساتھی رنگولی اسٹور کے سامنے دادر مارکیٹ کے علاقے میں پہنچے اور مبینہ طور پر ہاکروں سے پوچھا کہ کیا وہ مسلمان ہیں، جس کے بعد انہوں نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی اور بعد میں ان کی پٹائی کی۔ کارکنوں نے سفیان شاہد علی نامی ایک پھیری والے سے پہلے اس کا نام پوچھا اور پھر گالی گلوچ اور مار پیٹ کی۔

پہلگام دہشت گردانہ حملے کے متاثرین کو ملے گا انصاف

ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات میں پی ایم مودی نے کہا، یہ حملہ دہشت گردی کی حمایت کرنے والوں کی مایوسی کو ظاہر کرتا ہے، ہندوستان خلائی شعبے میں نئی بلندیاں سر کرے گا

وزیر اعظم مودی نے کہا، "دہشت گرد اور ان کے آقا چاہتے ہیں کہ کشمیر دوبارہ تباہی کی طرف جائے، اسی لیے اتنی بڑی سازش رچی گئی لیکن دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں 140 کروڑ ہندوستانیوں کی یکجہتی ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر میں امن لوٹ رہا تھا، اسکول اور کالجوں میں رونقیں واپس آ رہی تھیں، نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا ہو رہے تھے اور سیاحت میں ریکارڈ اضافہ ہو رہا تھا، جسے دشمن برداشت نہیں کر سکے۔

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے متاثرین کو انصاف ملے گا اور قصورواروں کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔ آل انڈیا ریڈیو پر اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات کے 121ویں ایپی سوڈ میں ہم وطنوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے سے ملک کا ہر فرد درد اور غصے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملے سے متاثرہ ہر ایک خاندان سے ہمدردی ہے۔ انہوں نے کہا "میں ایک بار پھر متاثرہ خاندانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں انصاف ملے گا، انصاف کی فتح ہوگی۔ اس حملے کے مجرموں اور سازش کرنے والوں کو سخت ترین جواب دیا جائے گا۔" مسٹر مودی نے کہا کہ جنہوں نے اس حملے میں اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے۔ ان کا درد ملک کا ہر شخص محسوس کر رہا ہے۔ دہشت گردانہ حملے کی تصویریں دیکھ کر ہر ہندوستانی کا خون کھول رہا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا "پہلگام میں یہ حملہ دہشت گردی کی حمایت کرنے والوں کی مایوسی کو ظاہر کرتا ہے، یہ ان کی بزدلی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب کشمیر میں امن لوٹ رہا تھا، اسکولوں اور کالجوں میں سرگرمی سے ہلچل تھی، تعمیراتی کاموں نے بے مثال رفتار حاصل کی تھی، جمہوریت مضبوط ہو رہی تھی، سیاحوں کی تعداد میں ریکارڈ اضافہ ہو رہا تھا، لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہو رہا تھا اور جموں کے نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کیے جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد اور دہشت گردی کے آقا کشمیر کو دوبارہ تباہ کرنا چاہتے ہیں اس لیے انہوں نے اتنی بڑی سازش رچی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ملک کا اتحاد، 140 کروڑ ہندوستانیوں کی یکجہتی، دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ یہ اتحاد دہشت گردی کے خلاف ہماری فیصلہ کن جنگ کی بنیاد ہے۔ ملک کو درپیش اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں اپنے عزم کو مضبوط کرنا ہوگا۔ ہمیں بحیثیت ملک مضبوط عزم کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے، اس دہشت گردانہ حملے کے بعد پورا ملک ایک آواز میں بول رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو غصہ ہمیں ہندوستان میں ہے وہی غصہ پوری دنیا میں موجود ہے۔ اس دہشت گردانہ حملے کے بعد پوری دنیا سے تعزیت کا سلسلہ جاری ہے۔ عالمی رہنماؤں نے مجھے فون کئے، خط لکھے اور پیغامات بھیجے۔ اس گھناؤنے دہشت گردانہ حملے کی سبھی نے شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے مرنے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف ہماری جنگ میں پوری دنیا ہندوستانیوں کے ساتھ کھڑی ہے۔

مودی نے اتوار کو کہا کہ آنے والا وقت خلا کے میدان میں بہت سارے نئے امکانات لے کر آ رہا ہے اور ہندوستان اس میدان میں نئی بلندیاں سر کرنے والا ہے۔ مسٹر مودی نے عظیم سائنسدان ڈاکٹر کے کستوری رنگن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ دو دن پہلے ہم نے ملک کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر کستوری رنگن کو کھو دیا ہے۔ انہوں نے کہا "میں جب بھی میری ڈاکٹر کستوری رنگن سے ملاقات ہوتی تھی، ہم ہندوستان کے نوجوانوں کی صلاحیتوں، جدید تعلیم، خلائی سائنس جیسے موضوعات پر بات کرتے تھے۔ سائنس، تعلیم اور ہندوستان کے خلائی پروگرام کو نئی بلندیوں پر پہنچانے میں ان کی شراکت داری کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ان کی قیادت میں اسرو کو ایک نئی شناخت ملی۔ ان کی رہنمائی میں آگے بڑھنے والے خلائی پروگراموں نے ہندوستان کی کوششوں کو عالمی سطح پر پہچان دیا۔" انہوں نے کہا کہ ہندوستان آج جن سیٹلائٹس کا استعمال کرتا ہے ان میں سے بہت سے سیٹلائٹس ڈاکٹر کستوری رنگن کی نگرانی میں لانچ کئے گئے تھے۔ ان کی شخصیت کا ایک اور خاص پہلو یہ بھی تھا کہ ان سے نوجوان نسل سیکھ سکتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے زمین کی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے 'ماں کے نام پر ایک پیڑ' مہم میں شامل ہو کر ہم وطنوں سے ایک ایک درخت لگانے کی اپیل کی۔ آج اپنے ماہانہ پروگرام من کی بات میں مسٹر مودی نے کہا "ہمارے ملک کی سب سے بڑی طاقت ہمارے 140 کروڑ شہری، ان کی قابلیت، ان کی قوت ارادی ہے۔ جب کروڑوں لوگ ایک ساتھ ایک مہم میں شامل ہوتے ہیں، تو اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک مثال 'ماں کے نام پر ایک پیڑ' ہے۔ یہ مہم اس ماں کے نام پر ہے جس نے ہمیں جنم دیا اور یہ اس ماں کے لیے بھی ہے جو اپنے دامن میں سنجوئے رکھتی ہے۔" انہوں نے کہا کہ 5 جون کو 'ماحولیات کے عالمی دن' کے موقع پر اس مہم کو ایک سال مکمل ہو رہا ہے۔ اس ایک سال میں اس مہم کے تحت ملک بھر میں ماں کے نام پر 140 کروڑ سے زیادہ درخت لگائے گئے ہیں۔

این سی ای آر ٹی نے مغلوں اور دہلی سلطنت کے ابواب ہٹائے

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی میں این سی ای آر ٹی کی نئی درسی کتابوں میں جماعت ہفتم (ساتویں) کی تاریخ کی کتاب سے مغلوں اور دہلی سلطنت سے متعلق ابواب نکال دیے گئے ہیں۔ ان تبدیلیوں کے تحت نئے ابواب میں ہندوستانی شاہی خاندانوں، مقدس جغرافیہ، مہاکمبھ اور سرکاری اسکیموں پر زور دیا گیا ہے۔ یہ قدم قومی تعلیمی پالیسی (NEP) اور قومی نصاب فریم ورک (NCFSE)2023 کے مطابق اٹھایا گیا ہے، جو کہ بھارتی روایات، فلسفے، تعلیمی نظام اور مقامی سیاق وسباق پر زور دیتے ہیں۔ این سی ای آر ٹی کے حکام کے مطابق، یہ درسی کتاب کا پہلا حصہ ہے اور دوسرا حصہ آئندہ مہینوں میں جاری کیا جائے گا۔ تاہم، یہ واضح نہیں کیا گیا کہ پہلے جو ابواب ہٹائے گئے ہیں، وہ دوبارہ شامل کیے جائیں گے یا نہیں۔ کووڈ-19 کی وبا کے دوران 2022-23 میں این سی ای آر ٹی نے مغلوں اور دہلی سلطنت پر مبنی مواد پہلے ہی کم کر دیا تھا، لیکن اب نئی درسی کتاب میں انہیں مکمل طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔ Exploring India and Beyond:Society (سماجی علوم) نامی کتاب میں نئے ابواب شامل کیے گئے ہیں جو قدیم بھارتی سلطنتوں جیسے مگدھ، موریہ، شُنگ اور ساتواہن پر مرکوز ہیں۔ نئی درسی کتاب میں مقدس جغرافیہ کے نام سے ایک باب شامل کیا گیا ہے جس میں بھارت کے مقدس مقامات اور زیارت گاہوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ اس میں 12 جیوتر لنگ، چار دھام یاترا، اور شکتی پیٹھوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس سال پریاگ راج میں منعقد ہونے والے مہاکمبھ میلے کو بھی کتاب میں شامل کیا گیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً 66 کروڑ افراد نے اس میں شرکت کی۔ تاہم، اس کتاب میں بھگدڑ کے ان واقعات کا ذکر نہیں کیا گیا جن میں 30 یاتری جاں بحق ہوئے تھے۔ کتاب میں حکومت کی مختلف اسکیموں جیسے میک ان انڈیا، بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ اور اٹل سرنگ کا بھی تذکرہ ہے۔ آئینِ ہند سے متعلق ایک باب میں بتایا گیا ہے کہ سنہ 2004 میں سپریم کورٹ نے ترنگا لہرانے کے حق کو شہریوں کے بنیادی حقوق میں شامل قرار دیا تھا۔ ان تبدیلیوں پر تنقید بھی کی جا رہی ہے، اور بعض حلقے نصاب میں بھگوا کرن (زعفرانی رنگ دینے) کا الزام لگا رہے ہیں۔ این سی ای آر ٹی کے ڈائریکٹر دینیش پرساد سکلانی نے گزشتہ سال ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ فسادات سے متعلق پڑھائی بچوں کو منفی ذہنیت دے سکتی ہے۔

ساتویں جماعت کی کتابوں کا نصاب تبدیل، مہاکمبھ اور چار دھام کو نصاب میں شامل

عدالت کی ناراضگی: سینتھل بالاجی اور پونموڈی کو کابینہ سے ہٹا دیا گیا

چنئی۔ (یو این آئی) عدالتوں کی ناراضگی کے بعد جیسا کہ بڑے پیمانے پر امید کی جا رہی تھی تمل ناڈو کے سینئر وزراء وی سینتھل بالاجی اور کے پونموڈی کو اتوار کی رات ریاستی کابینہ سے ہٹا دیا گیا۔ راج بھون کی ایک ریلیز میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی سفارشات پر گورنر آر این روی نے اسے قبول کیا۔ مسٹر سینتھل بالاجی، جنہیں گزشتہ سال ستمبر میں اسی بجلی، امتناعی اور آبکاری محکموں کے ساتھ دوبارہ کابینہ میں شامل کیا گیا تھا، انہیں پی ایم ایل اے کے تحت نقد رقم کے بدلے گھپلہ میں گرفتار کئے جانے کے بعد وزیر کے عہدہ یا ضمانت پر فیصلہ لینے کے لیے پیر (کل) تک الٹی میٹم دیا گیا تھا۔ دریں اثنا، مسٹر پونموڈی کو مدراس ہائی کورٹ کی طرف سے ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والی خواتین کے خلاف ان کے حالیہ توہین آمیز اور ناشائستہ ریمارکس کے لیے شروع کی گئی از خود کارروائی کا سامنا تھا، جس کے نتیجے میں حزب اختلاف کی جماعتوں نے ان کی سخت مذمت کی تھی۔ اس کے بعد مسٹر پونموڈی کو ڈی ایم کے کے ڈپٹی جنرل سکریٹری کے عہدے سے خود ڈی ایم کے سربراہ اسٹالن نے ہٹا دیا۔

رام جی لال سمن کے قافلے پر ٹائروں سے حملہ، اکھلیش کا شدید ردعمل

علی گڑھ: ضلع کے کھیریشور بائی پاس پر سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ رام جی لال سمن کے قافلے پر آج کرنی سینا کے کارکنوں نے ٹائروں سے حملہ کر دیا جس کی وجہ سے قافلہ میں موجود گاڑیاں آپس میں ٹکرائیں۔ اس واقعہ میں گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ تاہم کسی کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ واقعہ کے بعد علاقے میں افراتفری پھیل گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور حالات کو کنٹرول کیا۔ اس معاملے کو لے کر کرنی سینا کے قومی صدر کی طرف سے ایک ویڈیو بھی جاری کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایس پی ایم پی رام جی لال سمن کا قافلہ گبھانہ سے بلند شہر کی طرف جا رہا تھا۔ الزام ہے کہ اچانک کرنی سینا کے کئی عہدیدار گبھانہ ٹول پلازہ کے پاس جمع ہو گئے۔ اس دوران لوگوں نے رکن راجیہ سبھا کے قافلے کی گاڑیوں پر ٹائر پھینکے، جس کے بعد قافلے میں افراتفری مچ گئی۔ ڈرائیوروں نے اچانک اپنی گاڑیوں کو روکنے اور بچانے کی کوشش کی جس کی وجہ سے کئی گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔

کہیں بھی، کسی بھی وقت ملک کی حفاظت کے لیے تیار ہے بحریہ

ہندوستانی بحریہ نے درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے میزائل کا کامیاب تجربہ کیا

نئی دہلی۔(ایجنسی) جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان نے پاکستان کے خلاف حملہ آور رخ اختیار کر لیا ہے۔ ایک طرف جہاں ہندوستانی فوج زمینی سطح پر جنگ کی مشق کر رہی ہے۔ وہیں اب ہندوستانی بحری افواج بھی بحیرہ عرب میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ بحیرہ عرب میں ہندوستانی بحریہ کے جنگی جہاز اینٹی-شپ میزائلوں کا ٹیسٹ کیا گیا۔ بھارتی بحریہ کے جہاز طویل فاصلے تک درست اور جارحانہ حملوں کے لیے اپنے پلیٹ فارمز، میزائلوں اور ہتھیاروں کے نظام کی جانچ کرتے ہیں۔ بحریہ اپنی جنگی مشقوں کو مضبوط بنانے میں مصروف ہے اور حال ہی میں اینٹی شپ فائرنگ کے کئی کامیاب تجربے کیے گئے۔

بھارتی بحریہ نے اپنے آفیشل ایکس (سابقہ ٹویٹر) ہینڈل سے اپنی جنگی تیاریوں کی ویڈیوز بھی شیئر کی ہیں، جس میں بحری جہازوں سے میزائل داغے جا رہے ہیں۔ اس سے ایک دن پہلے بحریہ نے سمندر میں اپنے جنگی جہازوں کی تصویر شیئر کی تھی اور لکھا تھا کہ بھارتی بحریہ قوم کے سمندری مفادات کے تحفظ کے لیے کسی بھی وقت، کہیں بھی، کسی بھی طرح سے جنگ کے لیے تیار ہے۔ بھارتی بحریہ کی اس پوسٹ کو بھارت کے دشمنوں کے لیے واضح وارننگ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ دریں اثنا، پاکستان نے بھارتی بحریہ کی جانب سے ممکنہ کارروائی پر اپنے خدشات کے پیش نظر بحیرہ عرب میں اپنی بحریہ کے لیے الرٹ جاری کر دیا ہے۔ پاکستان نے قبل ازیں بحیرہ عرب کے اوپر نو فلائی زون کا اعلان کیا تھا اور الرٹ جاری کیا تھا، ملاحوں کو اس خطے سے دور رہنے کی تاکید کی گئی تھی۔ یہ اطلاعات بھی ہیں کہ پاکستان ایک نئے میزائل کا تجربہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، بھارتی بحریہ نے آج بحیرہ عرب میں درمیانے فاصلے کی سطح سے فضا میں مار کرنے والے میزائل (MRSAM) کا استعمال کرتے ہوئے تیز رفتار پرواز کرنے والے ہدف کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔ یہ ٹیسٹ بھارتی بحریہ کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ بھارتی بحریہ کے اس میزائل تجربے کا وقت اہم ہے کیونکہ یہ پاکستان کی جانب سے بحیرہ عرب میں اپنے آنے والے میزائل تجربے کے بارے میں میری ٹائم وارننگ جاری کرنے کے چند گھنٹے بعد ہوا ہے۔ بحریہ کے ذرائع کے مطابق بحیرہ عرب میں آج INS وکرانت سے رافیل اڑان بھرے گا۔ سبھی مارکوز کمانڈوں کو آج آن لائن نیوی کمانڈ سے جڑنے کے لیے کہا گیا ہے۔

وین موٹر سائیکل سے ٹکرا کر کنویں میں گری، 12 ہلاک

بچانے کے لیے گئے شخص کی بھی زہریلی گیس سے موت، سی ایم موہن یادو نے حادثے پر افسوس کا اظہار کیا

مندسور (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے مندسور ضلع کے نارائن گڑھ تھانہ علاقے میں آج دوپہر ایک موٹر سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش کے دوران ایک وین اس سے ٹکرا گئی اور سڑک کے کنارے ایک کھیت میں کھلے کنویں میں گر گئی، جس سے موٹر سائیکل سوار سمیت 12 افراد کی موت ہو گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق وین میں سوار تقریباً دس افراد نیمچ ضلع میں واقع ماتا مندر کے درشن کرنے جا رہے تھے۔ اس کے بعد نارائن گڑھ پولس اسٹیشن کے تحت کچریا چوپاٹی کے قریب وین سامنے سے آنے والے ایک موٹر سائیکل سوار کو بچانے کی کوشش میں اس سے ٹکرا گئی اور اس کے بعد وین بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے ایک کھیت میں کھلے کنویں میں جا گری۔ حادثے میں کل دس افراد ہلاک ہوئے جن میں وین میں سفر کرنے والے آٹھ افراد، موٹر سائیکل پر سفر کرنے والا ایک شخص اور ریسکیو آپریشن کے دوران کنویں میں گرنے والا شخص شامل ہے۔ حادثے میں چار افراد زخمی ہوئے ہیں جنہیں ضلع اسپتال لایا گیا ہے۔ واقعہ کے بعد ضلع اور پولیس انتظامیہ کے اعلیٰ حکام موقع پر پہنچ گئے۔

معلومات کے مطابق مرنے والوں کے نام سامنے آئے ہیں۔ حادثے میں منوہر سنگھ ولد شیتل سنگھ (جو بچاؤ آپریشن کے دوران اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے)، سنجیت ضلع مندسور کے رہنے والے، گووردھن ولد دیوی سنگھ راجپوت (موٹر سائیکل سوار) ساکن سیتاماؤ ضلع مندسور کے ساتھ کار سوار بلرام ولد ہیمراج (25) ساکنہ دابی پپلیا، اونیل سنگھ ولد اونیل سنگھ، 53 سالہ اونیل سنگھ، ساکنہ سیتاماؤ۔ جوگی پپلیہ رتلام کی رامی بائی بیوی پرلال کیر (60) ساکن کھوجن کھیڑا رتلام، کنہا ولد مان سنگھ کیر (40) ساکن جوگی پپلیہ برواڑا رتلام، شیام لال ولد پورال کیر (30) ساکن کھوجن کھیڑا رتلام، 30 سالہ راشیرا کی بیوی کھوجن کھیڑا رتلام، منگو بائی بیوی ولاجی کیر (50) ساکنہ کھوجن کھیڑا رتلام، دھرمیندر سنگھ ولد مدن سنگھ راجپوت (39) ساکن کھوجن کھیڑا، تھانہ بارواڑا، ضلع رتلام، پون، والد، متوفی کی شناخت ولاجی کیر، مدن سنگھ راجپوت (39) کے طور پر ہوئی ہے۔ منوہر گہلوت کی بیوی، ذات کیر (30)، ساکن ہریا کھیڑی، اجین۔ ملہار گڑھ کے ایس ڈی او پی نریندر سولنکی نے بتایا کہ حادثے میں موٹر سائیکل سوار کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جب کہ ڈوروادی ضلع مندسور کے رہنے والے منوہر سنگھ، جو کنویں میں گرے ہوئے لوگوں کو بچانے کے لیے کنویں میں گئے تھے، کی بھی گیس کے اخراج کی وجہ سے دم گھٹنے سے موت ہو گئی۔ سی ایم موہن یادو نے بھی حادثے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ مندسور ضلع کے نارائن گڑھ تھانہ علاقے میں ایک خوفناک سڑک حادثے میں ایک کار گہرے کنویں میں گرنے سے بارہ افراد کی بے وقت موت کی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے۔

فوج اور ملک کی حفاظت پر سمجھوتہ ناقابل معافی

دفاعی آپریشنز کی لائیو کوریج پر اکھلیش کا سخت ردعمل، حکومت پہلگام حملے کے متاثرین کے لواحقین کو 10 کروڑ دے معاوضہ

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے دفاعی آپریشنز کی لائیو کوریج پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک اور فوج کی حفاظت پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ ناقابل معافی ہے۔ اکھلیش یادو نے اپنی پوسٹ میں سوال کیا کہ دفاعی آپریشنز کی لائیو کوریج کیا حکمت عملی کی غلطی تھی یا سیاسی مقاصد کے لیے کی گئی تھی؟ انہوں نے حکومت سے فوری وضاحت کی مانگ کی کہ ایسی کوریج سے دشمنوں کو ہمارے فوجیوں کی لوکیشن اور حکمت عملی کی معلومات مل سکتی ہیں، جس سے فوجیوں کی زندگیوں کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس طرح کی کوریج سے ملک کی سیکیورٹی کو خطرہ ہو سکتا ہے اور اس پر سخت کارروائی ضروری ہے۔ اکھلیش یادو نے واضح کیا کہ فوج اور ملک کی سیکیورٹی پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا اور اسے کسی صورت معاف نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے علاوہ، انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی فوج دنیا کی سب سے بہادر فوج ہے جو انتہائی مشکل حالات میں سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے۔ انہوں نے دہشت گردوں کے خلاف ٹھوس کارروائی کی ضرورت پر زور دیا تاکہ ملک کے دشمنوں کا صفایا کیا جا سکے۔ اس موقع پر اکھلیش یادو نے کہا کہ حالیہ دہشت گرد حملوں میں کئی بے گناہ افراد کی ہلاکتوں کے باوجود حکومت کو دہشت گردوں کے خلاف مزید سخت اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ یہ بیان ایسے وقت آیا جب حال ہی میں دہشت گردوں نے کشمیر کے پہلگام میں 26 افراد کو بے دردی سے قتل کر دیا تھا، جس میں اکثریت غیر ملکی سیاحوں کی تھی۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کو فی کس 10 کروڑ روپے کا معاوضہ اور ایک سرکاری نوکری دی جائے۔ اکھلیش نے کہا کہ آج بھی ہمارا مسئلہ بے روزگاری کا ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ پروفیشنل کورس کئے نوجوانوں کو ڈیلیوری بوائے بنا دیا گیا ہے۔ پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں ملائم سنگھ یادو یوتھ بریگیڈ کے قومی اور ریاستی عہدیداروں کی میٹنگ سے خطاب کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے اکھلیش نے کہا 'نوکریاں غائب ہو رہی ہیں، نوجوانوں کو ان کی قابلیت کے مطابق کام نہیں مل رہا ہے۔ بی جے پی حکومت نوجوانوں کو باعزت روزگار فراہم کرنے میں کامیاب نہیں ہو رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی، بدعنوانی، بے روزگاری آج بڑے مسائل ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا 'پروفیشنل کورس کرنے والے نوجوانوں کو ڈیلیوری بوائز بنا دیا گیا ہے۔ بی جے پی حکومت آئین کے ذریعے لوگوں کو دیئے گئے حقوق کو چھین رہی ہے۔ وہ ریزرویشن کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ وہ نجکاری کو فروغ دے رہی ہے۔ تقرریوں میں سیاسی مداخلت ہو رہی ہے۔

ایس پی سربراہ نے کہا کہ اتر پردیش کا ماحول لڑکیوں کے لیے غیر محفوظ ہے۔ حکومت ہماری بہنوں بیٹیوں کو تحفظ فراہم نہیں کر پا رہی۔ تعلیمی فیسیں مہنگی ہو رہی ہیں۔ دیہی اور غریب بچے پروفیشنل کورسز میں داخلہ نہیں لے پا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ مدرا اسکیم کے تحت 52 کروڑ لوگوں کو 33 لاکھ کروڑ روپے کا قرض دیا گیا ہے۔ اس طرح اگر مدرا یوجنا کے ایک استفادہ کنندہ نے ایک شخص کو بھی روزگار دیا ہوتا تو ملک میں بے روزگاری مکمل طور پر ختم ہو جاتی اور کوئی بھی بے روزگار نہ رہتا۔ یادو نے کہا کہ تعلیم کے میدان میں من مانی اور نجکاری ہو رہی ہے۔ ایس پی کے نوجوان اس کے خلاف عوام کے درمیان جائیں گے۔

این آئی اے نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کی جانچ شروع کی

نئی دہلی۔(یو این آئی) مرکزی وزارت داخلہ کے حکم پر قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے پہلگام دہشت گرد حملہ کیس کو باضابطہ طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر کے تفتیش شروع کر دی ہے اس حملے میں گزشتہ منگل کو 26 معصوم سیاحوں کو بے دردی سے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا این آئی اے کے ایک ترجمان نے اتوار کو کہا کہ بدھ سے دہشت گردانہ حملے کے مقام پر کیمپ لگائے ہوئے این آئی اے کی ٹیموں نے شواہد کی تلاش کو تیز کر دیا ہے۔ انسداد دہشت گردی ایجنسی کی ٹیمیں، ایک انسپکٹر جنرل آف پولیس، ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس اور ایک سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی نگرانی میں، ان عینی شاہدین سے پوچھ گچھ کر رہی ہیں جنہوں نے پرامن اور دلکش وادی بیسرن میں خوفناک حملے کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھا۔ کشمیر میں بدترین دہشت گردانہ حملوں میں سے ایک کو انجام دینے والے واقعات کو ایک ساتھ جوڑنے کے لئے عینی شاہدین سے باریک بینی سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ این آئی اے کی ٹیمیں دہشت گردوں کے طریقہ کار کے سراغ کے لیے داخلی اور خارجی راستوں کا باریک بینی سے جائزہ لے رہی ہیں۔

عازمین کو 'حج سویدھا ایپ' کے استعمال کا حج کمیٹی آف انڈیا کا مشورہ

نئی دہلی۔(یو این آئی) حج کمیٹی آف انڈیا نے حج 2025 کے تمام عازمین کو ہدایت دی ہے کہ وہ وزارتِ اقلیتی امور، حکومتِ ہند کی نگرانی میں تیار کردہ جدید حج سویدھا ایپ 2.0 کو فوری طور پر ڈاؤن لوڈ کر کے اس کے استعمال میں مہارت حاصل کریں اور اس میں فراہم کردہ سہولیات سے بھرپور استفادہ کریں حج کمیٹی آف انڈیا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کی جانب سے جاری سرکولر کے مطابق "حج سویدھا ایپ" نہ صرف سفرِ حج اور مناسکِ حج کی ادائیگی میں معاون و مددگار ہوگا بلکہ عازمین کی صحت و تندرستی کا بھی مؤثر نگراں ثابت ہوگا۔ ایپ کے تازہ ترین ورژن میں حجاج کرام کے لیے ہوائی پروازوں کی تفصیلات، ویزا کی تصدیق، ضروریات اور شکایات کے ازالے کا نظام، اہم اعلانات کی فوری اطلاع، طبی سہولیات تک رسائی، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، منیٰ اور عرفات میں جی پی ایس سمت شناسی، مصنوعی ذہانت سے مزین چیٹ بوٹ، اوقاتِ نماز، قبلہ نما، مناسکِ حج و عمرہ سے متعلقہ راہنمائی اور سامان کی تلاش و نگرانی جیسی اہم سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ "حج سویدھا ایپ" عازمین کے لیے ایک ہمہ وقت دستیاب ڈیجیٹل رہنما کی حیثیت رکھتا ہے جو محض انگلیوں کی جنبش پر ہر ممکن مدد فراہم کرے گا۔ سرکولر میں مزید بتایا گیا ہے کہ نئے ورژن کی ایک نمایاں خصوصیت پیڈومیٹر (قدم شماری) کی سہولت ہے، جو حجاج کی جسمانی صحت کی نگرانی میں مدد دے گی۔

وقف ایکٹ پر مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل

بتی گل تحریک کے ذریعہ قانون کے خلاف اپنا خاموش احتجاج درج کروائیں

نئی دہلی: وقف قانون 2025 کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت کے مطابق پرامن احتجاج کا سلسلہ ملک بھر میں جاری ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ احتجاج کا ایک رائج طریقہ تھوڑی دیر کے لیے روشنی بجھا دینا بھی ہے۔ یہ ایک علامت ہے کہ ہم ظلم کے خلاف ہیں، ہم بیدار ہیں اور اپنے حق کے حصول کی جدوجہد کے لیے پوری طرح تیار ہیں، بتی بجھانا کوئی بزدلی نہیں بلکہ اس بات کا عزم ہے کہ ہم آگے بڑھیں گے اور جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ سوشل میڈیا پر جنرل سکریٹری مسلم پرسنل لا بورڈ مولانا محمد فضل الرحیم مجددی کے نام سے یہ اپیل گردش کر رہی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ وقف قانون 2025 کے خلاف احتجاج کے طور پر بتی گل تحریک کا بورڈ کی جانب سے اعلان کیا گیا تھا۔ اب تمام مسلمانوں اور ملک کے انصاف پسند شہریوں سے گزارش کی جا رہی ہے کہ 30 اپریل کو رات 9:00 بجے سے 9:15 بجے تک اپنے مکانوں، دوکانوں، کارخانوں اور دیگر ساری جگہوں کی لائٹ آف کر دیں، بتی گل کر دیں۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ روشنی بجھانا اس لیے ہے تاکہ شعور بیدار ہو اور برسر اقتدار طبقے کا ضمیر بھی زندہ ہو، لہٰذا بورڈ کی ہدایت کے مطابق اس کام کو پورے اہتمام سے انجام دیا جائے، جمعہ کی نماز کے علاوہ دیگر نمازوں کے بعد مسجدوں میں اس کا اعلان بھی کیا جائے اور ہر ہر علاقے کے با اثر علماء، دانشوران اور ملی تنظیموں کے ذمہ داران اس سلسلے میں اپنی جانب سے ویڈیو بھی جاری کریں۔ نوجوانوں سے گزارش ہے کہ وہ لوگوں تک پہنچ کر محبت کے ساتھ یہ پیغام پہنچائیں نیز سوشل میڈیا کے ذریعے بھی اس بات کو عام کریں اور اس بتی گل تحریک کو کامیاب بنائیں، یہ بتی گل تحریک اس بات کا علامتی اظہار ہوگی کہ وقف قانون 2025 ہمارے لیے ناقابل قبول ہے اور اس بات کا مطالبہ بھی کہ حکومت اس قانون کو واپس لے، ہمیں امید ہے کہ ملک کے تمام انصاف پسند باشندے باذن اللہ اس بتی گل تحریک میں پوری دلچسپی سے حصہ لیں گے۔

ایران کی بندرگاہ پر خوفناک حادثہ

زبردست دھماکے میں اب تک 25 لوگوں کی موت، 800 زخمی

ایرانی صدر کا دھماکے کے متاثرین سے ہمدردی کا اظہار اور تحقیقات کا اعلان

تہران، 27 اپریل (یو این آئی) ایران کے جنوبی صوبے ہرمزگان کی ایک بندرگاہ پر ہفتہ کو ایک زبردست دھماکے میں کم از کم 25 افراد ہلاک اور 800 دیگر زخمی ہوگئے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا نے بتایا کہ ابھی تک واقعے کی اصل وجہ کا تعین نہیں ہوسکا ہے۔ نیم سرکاری خبر رساں ادارے تسنیم کے مطابق دھماکہ صوبائی دارالحکومت بندر عباس میں شاہد رضائی کی بندرگاہ پر ہوا، جس کے بعد امدادی ٹیموں کو فوری طور پر جائے وقوعہ پر روانہ کردیا گیا، اور بندرگاہ کی تمام سرگرمیاں معطل کر دی گئیں۔ اتوار کے روز نیم سرکاری فارس نیوز ایجنسی کو تہران کے فائر ڈپارٹمنٹ کے ترجمان جلال مالکی نے کہا کہ دھماکے کے نتیجے میں لگنے والی بڑی آگ پر تقریباً قابو پالیا گیا تھا، حالانکہ ابھی بھی آگ کے شعلے بکھرے ہوئے تھے، جسے انہوں نے تشویش ناک نہیں قرار دیا۔ بندر عباس کے گورنر احمد پویا فر نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ دھماکے اور اس کے نتیجے میں فضائی آلودگی کی وجہ سے شہر بھر کے تمام تعلیمی مراکز اتوار کو بند رہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن کے ترجمان حسین ظفری نے فارس نیوز کو بتایا کہ ہوسکتا ہے کہ بندرگاہ پر ایک کنٹینر میں موجود کیمیائی مواد دھماکے کی وجہ بنے ہوں۔ تاہم، ایرانی حکومت کی ترجمان فاطمہ مہاجرانی نے متعلقہ حکام کی جانب سے تحقیقات مکمل کرنے سے پہلے واقعے کی وجہ کے بارے میں کسی بھی "جلد بازی کی قیاس آرائیوں" کے خلاف خبردار کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تک جس چیز کی تصدیق ہو چکی تھی وہ یہ تھی کہ بندرگاہ کے ایک کونے میں ممکنہ طور پر کیمیائی مواد کے حامل کنٹینرز موجود تھے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے دھماکے کے متاثرین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ انہوں نے دھماکے اور اس کی وجوہات کی تحقیقات کی ہدایت جاری کردی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی کو ضروری ہم آہنگی کو یقینی بنانے اور زخمیوں کی حالت سے نمٹنے کے لیے صوبے میں روانہ کردیا گیا ہے۔ اس واقعے کے بعد کئی ممالک کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی تنظیموں اور گروپوں نے ایرانی عوام اور حکومت سے تعزیت کا اظہار کیا۔ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے ہفتہ کو وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق دھماکے سے ہونے والے نقصانات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ شریف نے واقعے میں زخمی ہونے والوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا،"ہم دکھ اور افسوس کی اس گھڑی میں ایرانی حکومت اور عوام کے ساتھ کھڑے ہیں۔"

ارنا کے مطابق شاہد رضائی بندرگاہ پر دھماکے کے بعد چھ افراد لاپتہ ہو گئے۔ بندر عباس میں چینی قونصلیٹ جنرل کے مطابق دھماکے میں تین چینی شہری معمولی زخمی ہوئے۔ طبی امداد کے بعد اب وہ ٹھیک ہیں۔ صوبائی دارالحکومت بندر عباس کے گورنر احمد پیافر نے کہا کہ دھماکے اور اس سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کی وجہ سے اتوار کو شہر کے تمام تعلیمی مراکز بند رہے۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن کے ترجمان حسین جعفری نے نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی فارس کو بتایا کہ دھماکا بندرگاہ پر ایک کنٹینر میں موجود کیمیکل کی وجہ سے ہوا۔ اس دوران ایرانی حکومت کی ترجمان فاطمہ موہجرانی نے متعلقہ افسر کی جانب سے تحقیقات مکمل کرنے سے پہلے واقعے کی وجہ کے بارے میں کسی بھی 'جلد بازی' نہ کرنے کا انتباہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک جس بات کی تصدیق ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ممکنہ طور پر کیمیکل سے بھرے کنٹینرز بندرگاہ کے ایک کونے میں رکھے گئے تھے۔ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر دھماکے کے متاثرین سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے دھماکے کی تحقیقات کے ساتھ ساتھ واقعے کی وجوہات جاننے کی ہدایات جاری کردی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی کو ضروری رابطہ کاری کو یقینی بنانے اور زخمیوں کی حالت جاننے کے لیے صوبے میں بھیجا گیا ہے۔ بعد ازاں عراقی وزارت خارجہ نے ایران کی حکومت اور عوام سے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے ہلاک شدگان کے اہل خانہ سے گہری تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کی۔ عراقی وزیر اعظم کے میڈیا آفس کے ایک مختصر بیان کے مطابق، عراقی وزیر اعظم محمد شیعہ السوڈانی نے عراقی وزیر داخلہ عبدالامیر الشماری کو ہدایت کی ہے کہ وہ واقعے کا جائزہ لیں اور ایران کے وزیر خارجہ کے ساتھ فوری مدد فراہم کرنے کے لیے رابطہ کریں۔

ایران کی شاہد رضائی بندرگاہ پر دھماکہ ٹھوس میزائل ایندھن کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ نیویارک ٹائمز نے اتوار کے روز اسلامی انقلابی گارڈ کور سے وابستہ ایک شخص کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ ایران کے بندر عباس شہر میں شاہد رضائی بندرگاہ پر ہفتے کے روز ہونے والے طاقتور دھماکے کے پیچھے ٹھوس میزائل ایندھن میں استعمال ہونے والا سوڈیم پرکلوریٹ ہوسکتا ہے۔ دھماکے کے بعد، ارنا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ یہ کیمیکلز کے غلط طریقے سے رکھے جانے کی وجہ سے ہوا ہے۔ تازہ ترین معلومات کے مطابق اس حادثے میں 14 لوگوں کی موت ہوگئی ہے اور تقریباً 750 لوگ زخمی ہوئے ہیں۔

غزہ میں اسرائیلی حملوں میں 34 فلسطینیوں کی موت

غزہ میں مارے گئے دو اسرائیلی فوجی

غزہ، 27 اپریل (یو این آئی) غزہ پٹی میں اسرائیلی فوج کے فضائی حملوں میں کم از کم 34 فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ شہری دفاع کے ترجمان محمود بسل نے ہفتے کے روز چین کی خبر رساں ایجنسی ژنہوا کو بتایا کہ اسرائیلی فورسز نے ساحلی انکلیو کے مختلف علاقوں میں متعدد رہائشی مکانات، عبادت گاہوں اور بے گھر افراد کے خیموں کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ غزہ شہر کے مغرب اور جنوب میں دو مکانات پر اسرائیلی فضائی حملوں میں کم از کم 13 افراد مارے گئے۔ اس دوران شمالی غزہ پٹی میں بیت حنون میں دو اسرائیلی ڈرون حملوں میں تین دیگر افراد مارے گئے، جب کہ وسطی غزہ پٹی کے الجویدہ قصبے میں ایک مکان کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی فضائی حملے میں دو افراد مارے گئے۔ مسٹر بسل کے مطابق دیر البلاح شہر میں ایک کیفے پر اسرائیلی فضائی حملے میں چار اور وسطی غزہ پٹی میں مغازی پناہ گزین کیمپ کے شمال میں فلسطینیوں کے اجتماع پر حملے میں پانچ افراد مارے گئے۔ انہوں نے کہا کہ وسطی غزہ پٹی کے قصبے الجویدہ میں ایک اجتماع کو نشانہ بناتے ہوئے اسرائیلی گولہ باری سے سات دیگر ہلاک ہوئے اور جنوب میں خان یونس کے مغرب میں المواسی کے علاقے میں ایک اور شخص مارا گیا۔ اس دوران غزہ کے محکمہ صحت کے افسران نے بتایا کہ 18 مارچ کو اسرائیل کی جانب سے شدید فوجی آپریشن دوبارہ شروع کرنے کے بعد سے کم از کم 111,2 فلسطینی ہلاک اور 483,5 زخمی ہو چکے ہیں۔ اس سے اکتوبر 2023 میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے غزہ میں ہونے والی ہلاکتوں کی کل تعداد 495,51 ہو گئی ہے اور مجموعی طور پر 524,117 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔

شمالی غزہ پٹی میں دو اسرائیلی فوجی مارے گئے ہیں۔ ہفتے کی شام اسرائیلی دفاعی افواج اور اسرائیلی پولیس کی طرف سے جاری کردہ الگ الگ بیانات میں کہا گیا ہے کہ دو اسرائیلی فوجی شمالی غزہ پٹی میں مارے گئے۔ بیان کے مطابق، ہلاک ہونے والے فوجیوں کی شناخت ایک بکتر بند کور افسر اور پلاٹون کمانڈر 21 سالہ آئیڈو وولوچ اور سرحدی پولیس میں ایک انڈر کور افسر 19 سالہ نیتانیاہو کہانہ کے طور پر ہوئی ہے۔ اسرائیل کے سرکاری ادارے کان ٹی وی نیوز نے بتایا ہے کہ سرحدی پولیس کی ایک گھات لگانے والی فورس نے مشرقی غزہ شہر کے شاجائیہ محلے میں عسکریت پسندوں کے ایک دستے کا سامنا کیا اور اس کے نتیجے میں ہونے والی لڑائی میں کہانہ مارا گیا۔ رپورٹ کے مطابق تقریباً 15 منٹ بعد ریسکیو آپریشن کے دوران عسکریت پسندوں نے ریسکیو ٹیم پر ایک آر پی جی راکٹ فائر کیا جس کی وجہ سے ایک اسرائیلی فوجی معمولی زخمی ہوا۔ چینل کی رپورٹ کے مطابق، تقریباً ایک گھنٹے بعد، عسکریت پسندوں نے شاجائیہ میں ایک اسرائیلی ٹینک پر آر پی جی سے فائرنگ کی، جس سے وولوچ ہلاک اور ایک اور فوجی معمولی زخمی ہوا۔ چینل نے مزید بتایا کہ غزہ پٹی کے جنوبی علاقے رفح میں تل السلطان پناہ گزین کیمپ میں دھماکہ خیز مواد سے چار اسرائیلی بکتر بند جنگجو زخمی ہوئے، جن میں سے ایک شدید طور پر اور تین معمولی زخمی ہوئے۔

فلپائن میں فوجیوں نے پانچ مشتبہ باغیوں کو ہلاک کردیا

منیلا، 27 اپریل (یو این آئی) وسطی فلپائن میں اتوار کو فوجیوں کے ساتھ جھڑپ میں پانچ مشتبہ باغی مارے گئے۔ فوج کے کرنل ایرون رومیل لامزون نے بتایا کہ یہ جھڑپ اتوار کی صبح صوبہ نیگروس آکسیڈینٹل میں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ لڑائی میں نیو پیپلز آرمی (این پی اے) کی تین خواتین اور دو مرد باغی مارے گئے۔ کرنل لامازون نے کہا کہ فائرنگ کے تبادلے میں کوئی فوجی ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ قابل ذکر ہے کہ این پی اے کے باغی 1969 سے سرکاری فوجیوں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ فوجی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 1980 کی دہائی میں تقریباً 000,25 مسلح ارکان کے عروج کے بعد سے این پی اے کے اہلکاروں کی تعداد میں کمی آئی ہے۔ اپنے کم ہوتے ہوئے جنگجوؤں کے باوجود این پی اے دیہی علاقوں میں چھوٹے پیمانے پر حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔

مذاکرات کا انداز اور رفتار اطمینان بخش ہے: ایرانی وزیر خارجہ

تہران (ایجنسی)۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ اور ایران امریکا بالواسطہ مذاکرات میں ایرانی ٹیم کے سربراہ سید عباس عراقچی نے عمان کے دارالحکومت مسقط میں مذاکرات کے تیسرے دور کے بعد صحافیوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ انہوں نے اپنی گفتگو کے آغاز میں شہید رجائی بندرگاہ کے حادثے اور چند ایرانی ہم وطنوں کے جاں بحق ہونے کے سانحے پر تعزیت پیش کی اور زخمیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ سید عباس عراقچی نے مسقط میں صحافیوں کے ساتھ بات چیت میں حکومت عمان کی ثالثی اور مذاکرات کے لئے ماحول فراہم کرنے کے حوالے سے اقدامات کی قدردانی کی۔ انھوں نے کہا کہ اس بار کے مذاکرات گزشتہ مذاکرات سے زیادہ سنجیدگی کے ساتھ انجام پائے اور ہم نے بعض موضوعات میں زیادہ تفصیل سے اور زیادہ تکنیکی گفتگو کی۔ ایران کے وزیر خارجہ نے بتایا کہ مذاکرات کے اس دور میں، ماہرین کی موجودگی بہت مفید رہی اور ہم نے کئی بار تحریری طور پر نظریات کا تبادلہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ بالواسطہ مذاکرات میں تکنیکی بحث میں وقت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے تحریری طور پر موقف کے تبادلے کئے گئے۔ سید عباس عراقچی نے بتایا کہ فریق مقابل کے کچھ سوالات تھے جن کے ہم نے مکتوب جواب دیئے اور ہم نے بھی اپنے سوالات ان کے سامنے رکھے۔ انھوں نے کہا کہ مجموعی طور پر مذاکرات کا ماحول پوری طرح سنجیدہ تھا اور ہم نے بڑی بحثوں سے تھوڑی دوری اختیار کی لیکن اس کا مطلب اختلافات کا خاتمہ نہیں ہے، بڑے موضوعات اور تفصیلات دونوں، میں اختلافات موجود ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ طے پایا ہے کہ اگلی نشست تک ہم اپنے اپنے دارالحکومتوں میں زیادہ تفصیل سے جائزہ لیں اور اختلافات کم کرنے کے طریقوں پر غور کریں۔ انھوں نے کہا کہ لیکن یہ بات ظاہر تھی کہ دونوں فریق سنجیدہ ہیں اور پوری سنجیدگی کے ساتھ مذاکرات کے لئے آئے ہیں۔ یہ بات بذات خود، ایسی فضائی وجود میں لاتی ہے جس میں مذاکرات میں پیشرفت کی امید کی جاسکتی ہے۔ سید عباس عراقچی نے اس امید کو سختی کے ساتھ محتاطانہ قرار دیا اور کہا کہ ایسے مسائل موجود ہیں کہ جن کے بارے میں، مجموعی افہام و تفہیم تک پہنچنا ہے اور پھر تفصیل سے ان پر گفتگو ہونی ہے۔

علاقائی ممالک کے اتحاد سے دہشت گردی کو جڑ سے ختم کرنے کی ضرورت ہے: صدر ایران

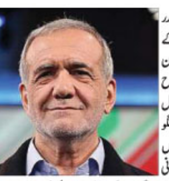

تہران (ایجنسی)۔ ایرانی صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ٹیلی فون پر برصغیر کے موجودہ حالات اور اسی طرح ایران ہند روابط پر گفتگو اور تبادلہ خیال کیا۔ صدر ایران نے اس ٹیلی فونی گفتگو میں پہلگام دہشت گردانہ واقعے میں بڑی تعداد میں بے گناہ ہندوستانی شہریوں کے مارے جانے اور زخمی ہونے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے، ہندوستان کی حکومت اور عوام کو تعزیت پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران اس قسم کے دہشت گردانہ اور غیر انسانی اقدامات کی سخت مذمت کرتا ہے۔ ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے علاقے میں دہشت گردی میں روز افزوں اضافے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تلخ حوادث علاقے کے ملکوں کی مشترکہ ذمہ داریاں بڑھا دیتے ہیں اور ہمارے لئے ضروری ہوجاتا ہے کہ دہشت گردی کو جڑ سے ختم کرنے اور پائیدار امن و سکون قائم کرنے کے لئے، ہمدلی، یک جہتی اور قریبی تعاون سے کام لیں۔ صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے اس ٹیلی فونی گفتگو میں ایران ہند اقتصادی روابط میں فروغ کا ذکر کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان، خاص طور پر اقتصادی، تجارتی اور انفرا اسٹرکچر کے شعبے میں باہمی تعاون میں پہلے سے زیادہ توسیع آئے گی۔ انھوں نے چابہار بندرگاہ کی توسیع کے منصوبے سمیت دونوں ملکوں کے مشترکہ پروجیکٹوں کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ چابہار علاقائی اسٹریٹیجک تعاون کا محور اور ایران، ہندوستان اور روس کے لئے اسٹریٹیجک حلقہ اتصال بن سکتا ہے۔ صدر ایران ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے ہندوستان کے وزیر اعظم کو تہران کے دورے کی سرکاری دعوت دیتے ہوئے کہا کہ ہم دوستانہ اور تعمیری فضا میں، دونوں ملکوں کے باہمی روابط اور تعاون میں ہمہ گیر توسیع اور استحکام کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی نے بھی صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان کے ٹیلیفون اور ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ کا اظہار ہمدردی ہندوستان کی قوم اور حکومت کے لئے بہت اہم اور حوصلہ افزا ہے۔ انھوں نے پہلگام دہشت گردانہ واقعے کی تفصیلات بتاتے ہوئے، دہشت گردی کے حوالے سے ایران کے تلخ تجربات کا ذکر کیا اور کہا کہ ایران دہشت گردی کے تعلق سے اپنے دردناک تجربات کے پیش نظر ہندوستانی عوام کے درد و غم کو دوسرے ملکوں سے زیادہ محسوس کرسکتا ہے۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نے کہا کہ ہم آپ کے اس نظریے سے مکمل اتفاق کرتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف مہم میں علاقے کے ملکوں کے ہمہ گیر اتحاد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ مسٹر نریندر مودی نے روس کے شہر کازان میں ڈاکٹر پزشکیان سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور اسلامی جمہوریہ ایران کے روابط بہت اچھے راستے پر آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم سبھی شعبوں میں ان روابط کی تقویت پر مصمم ہیں۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نے عالمی امن و سلامتی میں ایران کے تعمیری کردار کی قدردانی کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ہندوستان، علاقائی اور عالمی ثبات کی تقویت کے لئے ایران کی مساعی کی حمایت کرتی ہے اور سبھی اختلافات، منجملہ ایران امریکا اختلافات کے سفارتی حل کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے ایران کے صوبہ ہرمزگان کی شہید رجائی بندرگاہ کے حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسلامی جمہوریہ ایران کی ہر طرح کی مدد کے لئے اپنے ملک کی آمادگی کا اعلان کیا۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نے اسی کے ساتھ صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان اور رہبر انقلاب ایران آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای اور اسی طرح عظیم ایرانی قوم کی پیشرفت و ترقی کے لئے بہترین آرزوؤں کا اظہار کیا۔

شہید رجائی پورٹ پر حالات کنٹرول میں ہیں: حکومت ایران کی ترجمان

تہران (ایجنسی)۔ فاطمہ مہاجرانی نے ایک پیغام میں کہا ہے کہ شہید رجائی پورٹ پر لگنے والی آگ پر قابو پانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ صورتحال قابو میں ہے اور آگ پر 80 فیصد تک قابو پالیا گیا ہے اور باقی 20 فیصد پر قابو پانے کی کوششیں جاری ہیں۔ فاطمہ مہاجرانی نے 27 مئی 2025 بروز اتوار X سوشل نیٹ ورک پر ایک پیغام شائع کیا، جس میں متاثرین کی تازہ ترین صورتحال اور شہید رجائی پورٹ پر آگ پر مکمل طور پر قابو پانے کے لیے جاری کوششوں کے بارے میں ایک رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ٹرانسپورٹ کے وزیر، ہلال احمر سوسائٹی کے چیف، اور نائب وزیر صحت سے بات کی ہے اور صورتحال قابو میں ہے۔ آگ پر کافی حد تک قابو پالیا گیا ہے اور باقی 20 فیصد پر قابو پانے کی کوششیں جاری ہیں۔

ایران ایکسپو 2025 میں سرخس اسپیشل اکنامک زون کی شرکت اور 50 نئے منصوبوں کی رونمائی

تہران (ایجنسی)۔ سرخس اسپیشل اکنامک زون، آستان قدس رضوی انڈومنٹ پروڈکٹیویٹی فاؤنڈیشن کا ذیلی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ ایران کی برآمدی صلاحیتوں سے متعلق ساتویں نمائش ایران ایکسپو دو ہزار پچیس (Iran Expo 2025) میں سرمایہ کاری کے نئے مواقع متعارف کرانے کے مقصد سے شرکت کرے گا اور اس بین الاقوامی نمائش میں سرمایہ کاری کے پچاس نئے منصوبوں کی رونمائی کرے گا۔ ایران کی برآمداتی صلاحیتوں کی ساتویں نمائش 28 اپریل 2025 سے تہران میں شروع ہوگی جو پانچ دن تک جاری رہے گی۔ اس نمائش کے دوران سرخس اسپیشل اکنامک زون 100 مربع میٹر رقبے پر ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کی میزبانی کرے گا۔ یہ اکنامک زون ترکمانستان کی سرحد کے قریب اور شمال-جنوب کوریڈور گیٹ وے کے قریب ہونے کی وجہ سے ملک کے مشرقی علاقے میں سرمایہ کاری کا سب سے اہم پلیٹ فارم بن چکا ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نمائش میں سرمایہ کاری کے پچاس مختلف منصوبوں کی رونمائی کی جائے گی۔ ایران ایکسپو 2025 کا افتتاح ایران کے صدر مملکت اور سو ممالک کے دو ہزار سرمایہ کاروں کی موجودگی میں کیا جائے گا۔ یہ نمائش پچاس ہزار مربع میٹر رقبے پر منعقد کی جائے گی، اس نمائش میں سات قسم کی مصنوعات بشمول فوڈ انڈسٹریز، زراعت، ماہی گیری، ادویات، طبی آلات، تعمیراتی صنعت، پیٹروکیمیکلز اور ٹیکنیکل انجینئرنگ کی خدمات شامل ہیں۔

کینیڈا: فلپائنی اسٹریٹ فیسٹیول کے دوران ڈرائیور نے ہجوم کو کچل دیا، 9 افراد ہلاک

وینکوور (ایجنسی)۔ کینیڈا کے شہر وینکوور میں ہفتے کو ایک اسٹریٹ فیسٹیول کے دوران ایک ڈرائیور نے گاڑی سے ہجوم کو کچل دیا جس کے نتیجے میں 9 افراد ہلاک ہو گئے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق وینکوور پولیس نے ایکس پوسٹ میں تصدیق کی ہے کہ گزشتہ رات لاپو لاپو فیسٹیول میں ڈرائیور کی جانب سے ہجوم کو کچلنے کے واقعے میں 9 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ وینکوور کے میئر کین سم نے ایکس پوسٹ میں بتایا کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب فلپائنی کمیونٹی کے افراد لاپو لاپو ڈے منانے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ یہ تہوار 16 ویں صدی کے فلپائنی نوآبادیاتی مخالف رہنما کی یاد میں منایا جاتا ہے، اس سال کینیڈا کے انتخابات سے پہلے اختتام ہفتہ پر منعقد کیا گیا۔ میئر کین سم نے لکھا کہ ہماری ہمدردیاں اس انتہائی مشکل وقت میں تمام متاثرہ افراد اور وینکوور کی فلپائنی کمیونٹی کے ساتھ ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ ہفتے کی رات 8 بجے (اتوار کی صبح 8 بجے) شہر کے فریزر محلے میں پیش آیا۔ کینیڈین نشریاتی ادارے سی بی سی کی جانب سے شائع ہونے والی تصاویر میں جائے وقوعہ پر ہنگامی عملے کے ساتھ ساتھ بلاک پارٹی میں بڑی تعداد میں لوگوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ فیسٹیول کی سیکیورٹی گارڈ جین ادابا کاستانیٹو نے مقامی نیوز سائٹ وینکوور از اوسم کو بتایا کہ انہوں نے ہر جگہ لاشیں دیکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'آپ نہیں جانتے کہ کس کی مدد کرنی ہے، یہاں یا وہاں، یہ بہت حیران کن ہے'۔ برٹش کولمبیا کے وزیر اعظم ڈیوڈ ایبی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ وہ اس خبر سے صدمے میں مبتلا اور دل برداشتہ ہیں۔ ہفتے کے روز ہونے والی اس تقریب میں پریڈ، فلم کی اسکریننگ، رقص اور کنسرٹ پیش کیا گیا۔ بائیں بازو کی نیو ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما جگمیت سنگھ نے ایکس کو بتایا کہ ہماری ہمدردیاں متاثرین اور ان کے اہل خانہ اور وینکوور کی فلپائنی برادری کے ساتھ ہیں۔ فلپائن میں لاپو لاپو ڈے مقامی سردار لاپو لاپو کی یاد میں منایا جاتا ہے، جس نے 1521 میں جنگ میں پرتگالی ایکسپلورر فرڈیننڈ میگلان کو شکست دینے کے لئے اپنے آدمیوں کی قیادت کی تھی۔ خیال رہے کہ 2021 میں اونٹاریو کے شہر لندن میں ایک مسلمان خاندان کو ٹرک سے کچل کر ہلاک کرنے کے جرم میں کینیڈین نتھانیل ویلٹ مین کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ ویلٹمین کے کیس کا فیصلہ کینیڈا میں پہلا فیصلہ تھا جس میں قتل کے مقدمے میں سفید فام بالادستی اور دہشت گردی کے درمیان تعلق قائم کیا گیا تھا۔ کینیڈین شہری پیر کو ہونے والے انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں جہاں امیدواروں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے محصولات اور زندگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات سمیت دیگر امور پر رائے دہندگان کو راغب کیا ہے۔ وزیر اعظم مارک کارنی نے رائے دہندگان کو یقین دلایا ہے کہ وہ واشنگٹن کی جانب سے بھاری محصولات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ان کی لبرل پارٹی 6 جنوری کو ہونے والے زیادہ تر انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی سے 20 پوائنٹس پیچھے تھی، جس دن سابق وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو نے استعفیٰ دینے کا اعلان کیا تھا۔

شبہ ہے پیوٹن جنگ روکنا نہیں چاہتے: امریکی صدر

واشنگٹن (ایجنسی)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ انہیں لگتا ہے کہ روس کے صدر پیوٹن جنگ روکنا نہیں چاہتے، پیوٹن کے پاس گزشتہ چند دنوں میں شہری علاقوں، شہروں اور قصبوں پر میزائل داغنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے ہفتے کو پوپ فرانسس کی آخری رسومات سے قبل سینٹ پیٹرز بیسلیکا میں مختصر ملاقات کی تھی جو وائٹ ہاؤس میں ہونے والی جھڑپ کے بعد ان کی پہلی ملاقات تھی اور بعد ازاں امریکی صدر نے اس بات پر شکوک و شبہات کا اظہار کیا تھا کہ آیا روسی رہنما ولادیمیر پیوٹن امن معاہدہ چاہتے ہیں یا نہیں۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ولودیمیر زیلنسکی نے کہا کہ انہوں نے روس کے ساتھ ممکنہ غیر مشروط جنگ بندی پر تبادلہ خیال کیا اور بہت علامتی ملاقات سے نتائج کی امید ہے اور یہ ملاقات تاریخی بننے کی صلاحیت رکھتی ہے، روم چھوڑنے کے بعد ٹرمپ نے روسی صدر کے لیے ایک نئے نقطہ نظر کا اشارہ دیا۔ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں کہا کہ 'پیوٹن کے پاس گزشتہ چند دنوں میں شہری علاقوں، شہروں اور قصبوں پر میزائل داغنے کی کوئی وجہ نہیں تھی، مجھے لگتا ہے کہ شاید وہ جنگ کو روکنا نہیں چاہتے، وہ صرف مجھے ساتھ لے کر چل رہے ہیں، اور ان سے بینکنگ یا ثانوی پابندیوں کے ذریعے مختلف طریقے سے نمٹنا ہوگا؟ بہت سے لوگ مر رہے ہیں۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو روس نے دعویٰ کیا کہ اس کی افواج نے سرحدی علاقے کرسک کے علاقے کو مکمل طور پر آزاد کرالیا ہے، تاہم یوکرین نے اصرار کیا ہے کہ اس کی فوج اب بھی روسی علاقے کرسک میں لڑ رہی ہے جسے وہ مستقبل میں کسی بھی امن مذاکرات میں سودے بازی کیلئے استعمال کرنے کی امید رکھتا ہے۔ یوکرینی صدر کی جانب سے جاری کردہ تصاویر میں صدر ٹرمپ اور زیلینسکی کو بیسلیکا کے ایک کونے میں گہری گفتگو و شنید میں مشغول دیکھا جا سکتا ہے۔ زیلنسکی نے ایکس پر لکھا کہ ہم نے ایک ایک کرکے بہت سے موضوعات پر تبادلہ خیال کیا، ہم نے بات چیت میں اپنے لوگوں کی زندگیوں کی حفاظت، مکمل اور غیر مشروط جنگ بندی، قابل اعتماد اور دیرپا امن کے موضوعات کا احاطہ کیا، ان مذاکرات سے نتائج کی امید ہے، جو ایک اور جنگ شروع ہونے سے روکے گا۔ زیلنسکی کے ایک معاون نے اس ملاقات کو تعمیری قرار دیا اور وائٹ ہاؤس نے اسے انتہائی نتیجہ خیز بات چیت قرار دیا۔ امریکی صدر پوپ فرانسس کی آخری رسومات کے فوراً بعد روم سے روانہ ہوگئے اور مزید بات چیت نہیں ہوئی، تاہم دونوں رہنماؤں نے برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر اور ایمانوئل میکرون کے ساتھ بھی تھوڑی دیر کے لیے ملاقات کی۔ میکرون کے دفتر نے تبادلہ خیال کو مثبت قرار دیا اور بعد میں انہوں نے زیلنسکی سے ون آن ون ملاقات کی، برطانیہ کا کہنا ہے کہ اسٹارمر اور زیلنسکی نے حالیہ دنوں میں ہونے والی مثبت پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا اور منصوبہ بندی کے اگلے مراحل کو آگے بڑھانے کے لیے بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ سینٹ پیٹرز اسکوائر میں پوپ کی آخری رسومات میں ٹرمپ نے کئی عالمی رہنماؤں کے ساتھ شرکت کی، جن میں سے بہت سے اپنے محصولات میں اضافے کے خواہاں تھے، لیکن یہ زیلنسکی کے ساتھ ملاقات تھی جس نے سب سے زیادہ دلچسپی حاصل کی کیونکہ امریکی رہنما امن معاہدے پر زور دے رہے تھے۔

'اودھ کی خانقاہیں اور ان کی علمی وسماجی خدمات'

میزبان ہوٹل، لاٹوش روڈ، لکھنؤ میں منعقد دوروزہ قومی سیمینار اختتام پذیر

لکھنؤ۔ دوروزہ قومی سیمینار جو شیخ طریقت سید شاہ نعیم اشرف جیلانی جائسی رحمۃ اللہ علیہ کی صد سالہ ولادت کے موقع پر شیخ طریقت فاؤنڈیشن، خانقاہ احمدیہ اشرفیہ اور دار العلوم جائس کے اشتراک سے 26-27 اپریل 2025 کو اٹل بہاری واجپئی سائنٹفک کنونشن سینٹر، کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU)، لکھنؤ اور میزبان ہوٹل، لاٹوش روڈ لکھنؤ میں منعقد ہوا تھا، آج اپنے شام کو اختتام پذیر ہوا۔ سیمینار میں خطابات، مقالات کی پیشکشی، اور اس کے بعد سوالات وجوابات کی صورت میں انٹریکٹیو سیشنز ہوئے۔ تصوف سے علمی اور عملی طور پر وابستہ مختلف شعبوں کے ماہرین و متخصصین نے اپنی تحقیقات پیش کیں اور افکار و خیالات کا تبادلہ کیا۔ اور ایک بڑی تعداد میں شرکائے کرام نہ صرف لکھنؤ بلکہ دنیا کے مختلف حصوں سے آن لائن اس سیمینار سے جڑے رہے۔

یہ دوروزہ علمی پروگرام پانچ نشستوں پر مشتمل تھا، جس میں مختلف جامعات سے وابستہ دانشوران اور محققین نے اپنے علمی مقالات پیش کیے جن میں خانقاہی نظام کے ارتقا، طریق تعلیم و تربیت، منہج تصنیف و دعوت، سماجی ورفاہی خدمات، اور اودھی زبان وشاعری کے فروغ جیسے موضوعات زیر بحث آئے۔ دانشوروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ عصر حاضر کے گلوبلائزیشن اور عالمی صارفیت کے وقت میں تصوف کی معنویت میں اضافہ ہوا ہے اور اس کی اہمیت وضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے اس لیے خانقاہی نظام کا احیا اور اس کی بازیافت بیحد ضروری ہے، اور تصوف ہی موجودہ عالمی معاشرتی بحران کا حل ہے۔

حضرت سید محمد اشرف کلیم اشرفی جیلانی (سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ، جائس) کے صدارتی خطبے کو ان کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے پروفیسر علیم اشرف جائسی نے پڑھ کر سنایا یہ خطبہ بھی کتاب میں شامل ہے اور خانقاہوں کی ضرورت واہمیت پر ایک نہایت پر مغز، معلوماتی، مدلل اور فاضلانہ خطاب ہے۔

اجلاس کے اختتام پر مولانا سید قسیم اشرف ڈائریکٹر ایس این اے پبلک اسکول، انٹرکالج اور دار العلوم جائس نے کلمات تشکر پیش کیے اور تمام مندوبین اور مشارکین کا شکریہ ادا کیا۔ اس اجلاس میں اتنے بڑے پیمانے پر

سیمینار کا پہلا ٹیکنیکل سیشن ظہرانہ کے بعد تین بجے دوپہر سے اٹل بہاری واجپئی سائنٹفک کنونیشن سینٹر، کے جی ایم یونیورسٹی، لکھنؤ میں منعقد ہوا، جس میں ملک کی مختلف یونیورسٹیز کے سینئر اساتذہ اور دانشوران نے شرکت کی، اس سیشن میں کل پانچ مقالات پیش کیے گئے، مقالہ نگاران میں پروفیسر سید ظہیر الدین حسین جعفری، پروفیسر علاء الدین خان، پروفیسر سید سراج الدین اجملی، ڈاکٹر عبد السلام جیلانی، ڈاکٹر افضل مصباحی شامل تھے۔ اس کے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع ہوا اور متعدد شرکاء نے ان مقالہ نگاروں سے مختلف قسم کے سوالات کیے اور ان دانشوروں نے ان کے سوالات کے نہایت علمی جوابات دیے اس طرح یہ باہمی تبادلۂ خیال کا ایک نہایت علمی ومعلوماتی سیشن ثابت ہوا، اس کے بعد صدر اجلاس پروفیسر ایس ایم عزیز الدین حسین نے مقالہ جات پر صدارتی ریمارکس دیے اور فاضلانہ تبصرہ کیا۔ اس طرح شام پانچ بجے یہ سیشن ختم ہوا اور سیمینار کے پہلے دن کا پروگرام کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

سیمینار کے دوسرے دن کا پروگرام 27 اپریل 2025 بروز اتوار میزبان ہوٹل، لاٹوش روڈ، لکھنؤ میں ہونا طے تھا، دوسرے دن کی کاروائی کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے سیمینار کے دوسرے تکنیکی سیشن سے ہوا، اس تکنیکی سیشن میں اودھ کی خانقاہوں اور صوفیائے اودھ کی خدمات کے مختلف گوشوں پر کل آٹھ مقالات پیش کیے گئے، اس سیشن کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر افضل مصباحی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، ایم ایم وی، بنارس ہندو یونیورسٹی، نے انجام دیے۔ جبکہ اجلاس کی صدارت پروفیسر علاء الدین، شبلی پی جی نیشنل کالج، اعظم گڑھ نے کی۔ اور مہمان اعزازی کی حیثیت سے مختلف خانقاہوں کے سجادگان اور شہر وبیرون شہر کے معززین موجود تھے۔ اس سیشن اودھ کی خانقاہوں متعدد پہلوز پر بحث رہے۔ مقالہ نگاروں نے وقت کی تنگی کے باعث صرف اپنے اپنے موضوعات کے کلیدی نکات کی وضاحت کی، اور اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا، جس میں شرکاء اور مندوبین کے درمیان بہت معلوماتی گفتگو اور سوالات وجوابات ہوئے، آخر میں پروفیسر علاء الدین صاحب اور پروفیسر شفیق اشرفی کے صدارتی ریمارکس پر دوپہر ایک بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ آج کے دوسرے اور سیمینار کے تیسرے تکنیکی سیشن کا آغاز پہلے اجلاس کے فورا بعد ہوا، اس سیشن میں نظامت کے فرائض ڈاکٹر غوث محمد ازہری نے انجام دیے جبکہ اجلاس کی صدارت پروفیسر سید ظہیر حسین جعفری، سابق پروفیسر شعبۂ تاریخ، دہلی یونیورسٹی نے فرمائی۔ اس سیشن میں کل سات مقالہ نگاروں نے اودھ کی خانقاہوں کی علمی وسماجی خدمات کے متعدد پہلوؤں پر اپنے اپنے مقالہ جات کا خلاصہ پیش کیا، اس کے بعد سوالات وجوابات اور تبادلۂ خیالات کا دور شروع ہوا، جو بہت معلوماتی، چشم کشا اور فائدہ مند ثابت ہوا، اس سیشن کا اختتام صدر اجلاس پروفیسر جعفری کے فاضلانہ تبصروں کے ساتھ پونے تین بجے دوپہر کو ہوا۔

اس دوروزہ سیمینار میں تین نشستوں میں کل بیس مقالات پیش کیے گئے، بقیہ مقالات وقت کی تنگی کی وجہ سے سامعین کی نذر نہیں کیے جاسکے، البتہ وہ تمام مقالے سیمینار کے عنوان سے شائع شدہ کتاب کا حصہ ہیں۔ سیمینار کا اختتامی اجلاس ظہرانے کے بعد ساڑھے تین بجے شروع ہوا اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر عبد العلیم صاحب نے کی اور صدارت سید قسیم اشرف ڈائریکٹر ایس این اے پبلک اسکول، انٹرکالج اور دار العلوم جائس صدر اجلاس کی حیثیت سے موجود تھے۔ اس اجلاس میں شرکا اور مندوبین کو سرٹیفکیٹ تقسیم کی گئی اور شہر کے معززین نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور مستقبل میں اس طرح کے مزید پروگرامز کرنے اور بڑے پیمانے پر صوفیا اور خانقاہوں کی خدمات کو منظر عام پر لانے کی بات کی، اور کہا کہ اس سیمینار سے بلاشبہ خانقاہی نظام سے آگہی اور اس کی معرفت میں اضافہ ہوا، اور ان خانقاہوں کی تاریخی اہمیت اور ان کی وراثت کو سمجھنے کا موقع ملا۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرنے والوں میں جناب ارشد اعظمی، بلال نورانی شامل تھے۔ سید ندیم اشرف جائسی نے سیمینار پر اپنے خیالات کے اظہار کے ساتھ ساتھ تمام شرکا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور سیمینار کے کنوینر پروفیسر سید علیم اشرف جائسی کے اختتامی کلمات پر اس اجلاس کے ساتھ ساتھ یہ دوروزہ قومی سیمینار اختتام پذیر ہوگیا۔

اس سیمینار کے ذریعے اودھ کی خانقاہوں کی تعلیمی، دعوتی اور سماجی خدمات کی ایک جامع دستاویز ان مقالات کے مجموعے کی صورت میں تیار ہوگئی ہے۔ جس سے ہم سب ان اداروں کے تاریخی اور تہذیبی کرداروں کے بارے میں اور زیادہ واقفیت حاصل کر سکتے ہیں اور ان کے تشنہ پہلو بھی ہمارے سامنے آئے ہیں جن پر ان شاء اللہ مستقبل میں کام کیا جائے گا۔ ہمیں امید ہے کہ یہ سیمینار اور پروفیسر سید علیم اشرف کی یہ کاوش خانقاہوں کی اصلاح اور ان کی سابقہ معنویت کی بازیافت کی جانب پہلا قدم ہے جو ان شاء اللہ آگے ہی بڑھے گا۔ اس سیمینار اور اس کی کوریج سے عام لوگوں کو بھی خانقاہی نظام کی سمجھنے اور جاننے کا موقع ملا۔ افتتاحی اجلاس میں اودھ کی خانقاہوں کے سجادگان اور نمائندگان کی اتنے بڑے پیمانے پر موجودگی اور کتاب کی تیاری میں ان کا تعاون اس عظیم کاز کے تئیں ان کے اخلاص کا بین ثبوت ہے اور ان کا اس طرح سے ایک پلیٹ فارم پر اور ایک مقصد کے لیے جمع ہونا ان کے درمیان روابط، تعلقات اور تعاون کو مزید استحکام بخشے گا۔ اور اودھ کی خانقاہوں کی خدمات کے وسیع تر مطالعے کے لیے تحقیقی تعاون کے قیام میں مددگار رہوگا۔

یوگی نے شہریوں سے 'ایک شجر ماں کے نام' مہم میں شرکت کرنے کی اپیل کی

لکھنؤ:27 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی 'ایک شجر ماں کے نام' پہل کی آج تعریف کی اور کہا کہ 'نیا ہندوستان' ماحولیات تحفظ میں عالمی لیڈر کے طور پر ابھر رہا ہے۔ آج، وزیر اعظم مودی نے اپنے من کی بات خطاب میں شہریوں سے ایک شجر ماں کے نام مہم میں حصہ لینے کی اپیل کی اور 5 جون کو عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر ہر ایک کو اپنی ماؤں کے اعزاز میں ایک درخت لگانے کی ترغیب دی، جو کہ مہم کے پہلے سال کا آغاز ہے۔ مہم کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے ٹویٹر پر لکھا، "ایک شجر ماں کے نام مہم ہر ہندوستانی کو فطرت کے ساتھ اپنے تعلقات کو گہرا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ میں ہر ایک سے گزارش کرتا ہوں کہ 5 جون کو ایک درخت لگائیں اور اسے اپنی ماؤں کے نام وقف کریں۔ یہ ایک عمدہ اور بامعنی عمل ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی سے اظہار تشکر کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ جس طرح ماں زندگی دیتی ہے اسی طرح درخت آکسیجن دیتے ہیں۔ انہوں نے اس منفرد مہم کی تعریف کی اور اسے پی ایم کی دور اندیش اور ہمدرد قیادت کا منہ بولتا ثبوت قرار دیا۔ یوگی کی قیادت میں یوپی نے پچھلے آٹھ سالوں میں 92.204 کروڑ پودے لگائے ہیں، جن میں سے صرف اس سال 81.36 کروڑ پودے لگائے گئے ہیں۔ اس رفتار کو جاری رکھتے ہوئے محکمہ جنگلات نے بھی ایک شجر ماں کے نام مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تیاری شروع کر دی ہے۔

پُروا ہواؤں سے ایک ہفتے تک گرم لو سے ملے گی راحت
17 اضلاع میں بوندا باندی کا امکان

لکھنو:27 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش میں اتوار کو موسم اچانک بدل گیا۔ ریاست کے مشرقی اور ترائی علاقوں میں صبح سے تیز ہوائیں چلنا شروع ہوگئیں۔ گھنے سیاہ بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ لیا۔ پروا ہواؤں اور بادلوں کی موجودگی کے سبب مشرقی ڈویژن میں دن کے درجہ حرارت میں تین سے پانچ ڈگری سینٹی گریڈ کی کمی دیکھی گئی۔ تاہم دہلی این سی آر سے متصل اضلاع میں پارے میں کوئی خاص گراوٹ نہیں ہوئی۔ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ ویسٹرن ڈسٹربنس اور سرکولیشن کے اثر سے اتر پردیش میں اگلے چند دنوں تک گرمی کی لہروں سے راحت ملے گی۔ محکمہ موسمیات نے ریاست کے 17 اضلاع میں تیز ہواؤں کے ساتھ بوندا باندی کی پیش گوئی کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، 12 ترائی اضلاع، خاص طور پر بہار سے ملحقہ اضلاع جیسے کشی نگر، مہاراج گنج وغیرہ میں گرج چمک کے ساتھ ژالہ باری کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ فعال مغربی خلل اور زیریں ٹروپوسفیر میں سائیکلونک گردش کی وجہ سے مشرقی اور مغربی ہواؤں کے درمیان تعامل ہے۔ جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی آئی ہے۔ اتوار سے پیر تک ریاست کے مشرقی اور ترائی علاقوں میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کا امکان ہے۔ ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثر کی وجہ سے 1 مئی سے 4 مئی تک پورے اتر پردیش میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ سون بھدرا، چندولی، غازی پور، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ پور کے علاقوں کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ ان اضلاع میں آسمانی بجلی گرنے کا امکان ہے۔ باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، پرتاپ گڑھ، سون بھدرا، مرزاپور، چندولی، وارانسی، سنت روی داس نگر، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، کبیر چیور، سانگ نگر، بسنت نگر، سانت رویداس نگر میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ہے۔ سدھارتھ نگر، گونڈا، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، ہردوئی، فرخ آباد، قنوج، کانپور رورل، کانپور نگر، اناؤ، لکھنؤ، بارہ بنکی، رائے بریلی، امیٹھی، سلطان پور، ایودھیا، امبیڈکر جاوانگر، ایودھیا، امبیڈکر، ایودھیا نگر جھانسی، للت پور اور آس پاس کے علاقے

انعامی بدمعاش گرفتار

سنت کبیر نگر:27 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع سنت کبیر نگر میں تھانہ ددھارا پولیس کے ذریعہ گینگسٹر ایکٹ میں 20 ہزار روپئے کے انعامی بدمعاش کو اتوار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سرکل افسر خلیل آباد اجیت چوہان نے بتایا کہ آج تھانہ انچارج ددھارا اندر بھوشن سنگھ کی قیادت میں تشکیل شدہ ٹیم کے ذریعہ گاؤں کانٹے چوکی کے نزدیک بستی گورکھپور ہائی وے سے دن میں دوپہر 12:45 بجے ششی کانت کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار نوجوان ششی کانت سنگھ ولد ستیہ نارائن سنگھ گرام نبی تھانہ ادلہاٹ ضلع مرزاپور کا رہنے والا ہے۔

پہلگام دہشت گردانہ حملے کو لے کر یوپی میں چھڑی پوسٹر وار

اکھلیش - راہل کی تعریف اور پی ایم مودی پر اٹھے سوال

لکھنؤ:27 اپریل (پی این ایس) جموں و کشمیر کے پہلگام میں 22 اپریل کو ہوئے دہشت گردانہ حملے کے خلاف لوگوں میں غصہ بڑھ رہا ہے۔ ملک کا ہر شہری دہشت گردانہ حملے کا بدلہ لینے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ جہاں لوگ سڑکوں پر نکل کر پاکستان اور دہشت گردی کے پتلے جلا کر اپنے احتجاج کا اظہار کر رہے ہیں، وہیں کچھ لوگ پوسٹروں کے ذریعے اپنے مطالبات پیش کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں راجدھانی لکھنؤ میں ایک کے بعد ایک پوسٹر لگائے جا رہے ہیں۔ اس بار ایس پی آفس کے باہر دہشت گردانہ حملے سے متعلق پوسٹر لگایا گیا ہے۔ اس پوسٹر کے ذریعے مرکزی حکومت سے کئی مطالبات کیے گئے ہیں۔ آپ کو بتا دیں، حال ہی میں بی جے پی یووا مورچہ کے لیڈر نے پوسٹر لگا کر اکھلیش یادو کو نشانہ بنایا تھا۔ دراصل، پوجا شکلا، جو لکھنؤ نارتھ سیٹ سے امیدوار تھیں اور ایس پی کی ترجمان ہیں، انہوں نے ایس پی آفس کے باہر پوسٹر لگائے ہیں۔ اس پوسٹر کے ذریعے ایس پی لیڈر پوجا شکلا نے مرکز کی مودی حکومت سے کئی مطالبات کرتے ہوئے پہلگام دہشت گردانہ حملے میں ہلاک ہونے والوں کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ پوسٹر میں جلی حروف میں لکھا ہے کہ ہمیں دہشت گردی کے خلاف متحد ہونا چاہیے۔ نیز ہر شہید کا بدلہ لینے اور ہر قربانی کے احترام کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پوسٹر کے ذریعے پوجا شکلا نے مرکزی حکومت سے پہلگام دہشت گردانہ حملے میں شہید شبھم دویدی سمیت 25 شہید خاندانوں کو 10 کروڑ روپے معاوضہ اور سرکاری نوکری دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایس پی لیڈر پوجا شکلا نے پوسٹر میں لکھا کہ اب بھارت پاکستان کی آبی پالیسی کی مزاحمت کرے گا۔ بھارتی حکومت پانی پر روک لگا کر پاکستان کو سبق سکھائے۔ ایس پی لیڈر نے پوسٹر میں لکھا کہ پہلگام پر حملہ ہوا، اب پاکستان کو پانی پر پابندی لگا کر جواب دیا جائے۔ بھارتی حکومت جلد پانی پر پابندی عائد کرے۔ آپ کو بتا دیں کہ پہلگام حملے کے بعد پوسٹر وار شروع ہوگئی ہے۔ لکھنؤ بی جے پی یووا مورچہ کے جنرل سکریٹری امیت ترپاٹھی نے اکھلیش یادو کی تصویر کے ساتھ کئی تند و تیز سوالات اور الزامات لکھے تھے۔ پوسٹر میں لکھا ہے، اکھلیش یادو شرم کرو۔ سوال پوچھا گیا ہے کہ آپ خطرناک مجرم مختار انصاری کی موت پر اظہار تعزیت کر رہے ہیں، لیکن دہشت گردی کا نشانہ بننے والے ہندو نوجوان شبھم کے گھر جا کر آپ کے جذبات کیوں گم ہو گئے؟ پہلگام دہشت گردانہ حملے کو لے کر اتر پردیش کی سیاست میں پوسٹر وار شروع ہوگئی ہے۔ بی جے پی کے بعد اب ایس پی اور کانگریس نے بھی دفتر کے باہر پوسٹر لگائے ہیں۔ پوسٹر پر لکھا ہے، شرم کرو مودی جی، آپ نے اپنے ملک سے پہلے چناؤ کو چنا۔

پہلگام دہشت گردانہ حملہ میں اپنے بچوں کو اکیلے پاکستان نہیں بھیجوں گی

خاتون اور بچے وزارت خارجہ کے اگلے احکامات تک ہندوستان میں ہی رہیں گے

میرٹھ:27 اپریل (پی این ایس) میرٹھ کے سردھنا کے گھوسیاں محلہ کی رہنے والی ثنا نے اپنے بچوں کو اکیلے پاکستان بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ ثنا کا ویزہ بھارت کا ہے اور اس کے بچوں کا ویزا پاکستان کا ہے۔ وزارت خارجہ نے ثنا کو بھارت اور اس کے بچوں کو پاکستان بھیجنے کی اجازت دے دی ہے۔ خاتون نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنا اعتراض درج کرایا ہے۔ اب خاتون دونوں بچوں کے ساتھ اپنے مایکے سردھنا واپس آگئی ہے۔ خاتون اور اس کے بچے وزارت خارجہ کے اگلے احکامات تک ہندوستان میں ہی رہیں گے۔ پولیس کے مطابق گھوسیاں محلہ کے رہائشی پیر الدین کی بیٹی ثنا کی شادی 2020 میں کراچی، پاکستان میں ہوئی تھی، ثناء کا تین سالہ بیٹا اور چھ ماہ کی بیٹی ہے۔ 26 اپریل کو سردھنا میں اپنے مایکے شادی کی تقریب تھی جس کے لیے ثنا اپنے دو بچوں کے ساتھ 40 دن کے ویزے پر بھارت آئی تھی۔ 22 اپریل کو پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے ہندوستان میں دو ماہ یا اس سے کم کے ویزے پر پاکستان سے آنے والوں کو ان کے ملک واپس بھیجنے کا عمل جاری ہے۔ سیکیورٹی اداروں نے ثنا اور اس کے دو بچوں کو پاکستان بھیجنے کی تیاریاں کر لیں۔ جمعہ کو تینوں کو امرتسر بھیج دیا گیا۔ وزارت خارجہ نے ثنا کو بھارت اور اس کے دو بچوں کو پاکستان بھیجنے کی رضامندی دے دی۔ ثنا نے اپنے دونوں بچوں کو اکیلے پاکستان بھیجنے سے انکار کر دیا۔ خاتون نے کہا ہے کہ میں بھی اپنے بچوں کے ساتھ پاکستان سے آئی ہوں۔ براہ کرم مجھے میرے بچوں سمیت پاکستان بھیجنے کی اجازت دیں، ورنہ میں اپنے بچوں کے ساتھ ہندوستان میں رہوں گی۔ جس پر وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وہ خاتون اور اس کے دو بچوں کو پاکستان بھیجنے کے فیصلے پر غور کرے گی۔ ثنا اپنے بچوں کے ساتھ سردھنا میں اپنے والدین کے گھر واپس آگئی ہے۔ ہفتے کے روز خاتون نے اپنے بچوں کے ساتھ شادی کی تقریب میں شرکت کی۔ ثنا کا کہنا ہے کہ ان کے بچوں کے والد پاکستان میں ہیں۔ امرتسر واہگہ بارڈر پر خاتون نے حکام سے استدعا کی کہ اس کے پاس بھارت میں رہنے کے لیے 32 دن کا ویزا باقی ہے۔ بچوں کو اس کے ساتھ پاکستان بھیج دیا جائے۔ اہلکاروں نے ثنا کو بتایا کہ وہ اعلیٰ حکام سے بات کریں گے، جس کے بعد ثنا اپنے دو بچوں کے ساتھ سردھنا واپس چلی گئی۔ ثنا نے کہا کہ میں اپنے بغیر بچوں کو پاکستان نہیں بھیج سکتی۔ ابھی میں جہاں رہوں گا، بچے بھی وہیں رہیں گے۔ محکمہ انٹیلی جنس نے کہا ہے کہ دو ماہ یا اس سے کم کے ویزے پر پاکستان سے میرٹھ آنے والوں کی تعداد صرف تین ہے۔ جمعے کی رات گئے تک انکشاف ہوا کہ تینوں کو پاکستان بھیج دیا جائے گا۔ محکمہ انٹیلی جنس نے دو ماہ سے زائد عرصے سے مقیم پاکستانیوں کی رپورٹ بھی تیار کی ہے۔ اب بھی اس بات پر بحث جاری ہے کہ آیا اسے پاکستان بھیجا جائے یا نہیں۔ حکومت کی اگلی ہدایت کے بعد ہی کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا۔

سپا ضلع صدر نے لڑکی کو دفتر بلا کر دی دھمکی

بھائی نے کیا جنسی استحصال

باغپت :27 اپریل (پی این ایس) جنسی استحصال کیس میں تصفیہ نہ ہونے پر ایس پی ضلع صدر نے متاثرہ کو ایس پی آفس بلایا اور اسے اس کے اہل خانہ سمیت جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ متاثرہ نے یہ الزام لگاتے ہوئے ایس پی ضلع صدر کے خلاف مقدمہ درج کرایا ہے۔ شہر کی رہنے والی لڑکی نے بتایا کہ وہ ستیندر یادو کے شوروم میں کام کرتی تھی۔ ستیندر یادو اسے غازی آباد لے گیا اور کولڈ ڈرنک میں نشہ آور چیز پلا کر اس کی عصمت دری کی۔ جب اس نے اس پر احتجاج کیا تو اس نے اسے شادی کا لالچ دیا۔ اس کے بعد وہ اسے کئی بار باہر لے گیا اور شادی کا بہانہ بنا کر اس کی عصمت دری کی۔ بتایا کہ اس دوران وہ حاملہ ہوگئی اور ستیندر یادو سے شادی کرنے کو کہا۔ الزام تھا کہ ستیندر نے سونو نامی نوجوان کے ذریعے دوا بھیجی تھی۔ دوا لینے کے بعد ان کی طبیعت بگڑ گئی اور وہ ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ وہاں پتہ چلا کہ دی گئی دوا زہریلی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کے پیٹ میں پلنے والا بچہ مر گیا۔ اس کے بعد ستیندر یادو کے بھائی ایس پی ضلع صدر رویندر یادو نے بھی انہیں بلیتی فارم ہاؤس بلا کر دھمکی دی۔ پولیس نے ایس پی ضلع صدر رویندر یادو اور ان کے بھائی ستیندر یادو کے خلاف مقدمہ درج کر کے ملزم ستیندر کو جیل بھیج دیا۔ لڑکی نے

نئی لڑکیوں کا شوقین ہے شوہر، بیوی کا کئی لڑکیوں کی زندگی برباد کرنے کا الزام، مقدمہ درج

کانپور:27 اپریل (پی این ایس) میرے شوہر کو نئی لڑکیوں کا شوقین ہے۔ میرے رہتے ہوئے اس نے دوسری عورت کے ساتھ تعلقات استوار کیے ہیں اور اب وہ مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ 10 لاکھ روپے کا ٹھیکہ دے کر تمہیں اور تمہارے بیٹے کو قتل کروا دوں گا۔ یہ ہنومنت وہار علاقے میں رہنے والی ایک خاتون کا درد ہے، جس کا شوہر ایک جیولر بزنس مین ہے۔ خاتون کی جانب سے پولیس کو دی گئی درخواست کے مطابق اس کا شوہر غریب لڑکیوں کو پیسوں کے جال میں پھنسا کر ان سے جسمانی تعلقات بناتا ہے اور پھر انہیں پیسے دے کر خاموش کراتا ہے۔ خاتون نے اپنے شوہر کے علاوہ اپنے سسرال والوں پر بھی الزامات لگائے ہیں۔

بغیر نقشے کے بنائے گئے بی جے پی لیڈر کے بازار پر گرجا بلڈوزر

تاجروں کا الزام - بی ڈی اے نے ملی بھگت سے کی کارروائی

بریلی:27 اپریل (پی این ایس) دو دہائی قبل بی جے پی لیڈر کی جانب سے نقشہ منظور کیے بغیر تعمیر کیے گئے بازار کو ہفتہ کو بریلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (بی ڈی اے) نے زمین بوس کر دیا تھا۔ دوسری جانب بازار کے دکانداروں نے نقشہ منظور ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بی ڈی اے حکام پر عمارت کے مالک ہری شنکر گنگوار سے ملی بھگت کا الزام لگایا۔ بتایا گیا کہ عمارت کے مالک کا تعلق حکمران جماعت سے ہے۔ وہ خود اس جگہ کو خالی کرنا چاہتا تھا۔ سہ پہر 3:30 بجے، بی ڈی اے کا عملہ IVRI کے قریب گلزار مارکیٹ پہنچا۔ اس کے ساتھ ہی اوفرسٹ پیچیج سریواستو کی قیادت میں پولیس ٹیم بھی موجود تھی۔ بلڈوزر دیکھ کر وہاں کے دکانداروں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ جب انہوں نے احتجاج کیا تو افسران نے انہیں سمجھایا اور دکانیں خالی کروا دیں۔ اس کے بعد بلڈوزر گرجے اور بازار کو زمین بوس کرنے کے بعد ہی رک گئے۔ کارروائی شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ پولیس فورس اور بی ڈی اے کے عملے میں شامل ریٹائرڈ فوجیوں کے سامنے تاجروں کے احتجاج کو دبا دیا گیا۔ کارروائی سے پہلے ہفتہ کی سہ پہر یوپی انڈسٹری ٹریڈ ڈیلیگیشن کی بریلی یونٹ کے عہدیدار بی ڈی اے آفس پہنچے اور نائب صدر سے ملنے کی کوشش کی۔ جب بی ڈی اے کے نائب صدر نے کہا کہ وہ صرف دو تین تاجروں سے ملاقات کریں گے تو تاجر وہیں احتجاج پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد جب نائب صدر کی ملاقات ہوئی تو دونوں فریقوں کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ پولیس کی ٹیم نے موقع پر پہنچ کر صورتحال پر قابو پالیا۔ CO پہلے ضلع صدر دیویندر جوشی، وشال ملہوترا اور راج کمار کو لے کر بی ڈی اے کے نائب صدر سے ملاقات کی۔ تاجروں کے مطابق اجلاس کے دوران بی ڈی اے کے نائب صدر نے پیر کو مذاکرات کرنے کی بات کی تھی لیکن شام کو ہی کارروائی کی گئی۔

رام جی لال سمن کے قافلے پر حملہ، پھینکی کالی سیاہی

ہاتھرس:27 اپریل (پی این ایس) رام جی لال سمن کا قافلہ ہاتھرس سے بلند شہر جا رہا تھا۔ اس کی اطلاع ملتے ہی کرنی سینا کے کارکن وہاں پہنچ گئے۔ کھیریشور چوراہے پر کرنی سینا کے کارکنوں کو دیکھ کر ایس پی ایم پی کے قافلے میں ہنگامہ مچ گیا۔ تیز رفتار قافلے میں شامل گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں اور تباہ ہوگئیں۔ اس میں ایڈوکیٹ برج موہن راہی، ایڈوکیٹ للن بابو، ویرپال سنگھ، ستیہ پال، سریش اور وجے پال، سبھی ضلع ہاتھرس کے تھانہ چندپا کے گاؤں کنور پور کے رہنے والے زخمی ہوئے۔ وہاں سے جیسے ہی رام جی لال سمن کا قافلہ گبھانہ ٹول پلازہ پہنچا، رام جی لال سمن کو پولیس نے وہاں روک دیا۔

غیر قانونی طور پر چلنے والے مدارس کے خلاف انتظامیہ کی کارروائی جاری

لکھنو:27 اپریل (پی این ایس) ضلع شراوستی کے سرحدی علاقے میں غیر قانونی طور پر چلنے والے مزید چار مدارس کو اتوار کو سیل کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سیل کیے جانے والے مدارس کی تعداد 14 ہوگئی ہے، اس وقت غیر قانونی طور پر چلنے والے مدارس کے خلاف مہم جاری ہے۔ ایسی صورت حال میں مزید کئی مدارس کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر دیویندر رام کے مطابق ضلع میں 297 مدارس کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے 105 مدارس تسلیم شدہ ہیں جبکہ 192 مدارس تسلیم شدہ نہیں ہیں۔ ایسے میں ڈی ایم اجے کمار دویدی کی ہدایت پر نیپال کے سرحدی علاقے کے 15 کلومیٹر کے دائرے میں ہندوستانی علاقے میں چلنے والے مدارس کا معائنہ اور سیل کیا جا رہا ہے۔ ایس ڈی ایم کی قیادت میں تشکیل دی گئی ٹیم نے ہفتہ کو 10 مدارس کو بند کر دیا تھا۔ ان میں سے بہت سے مدارس یا تو کرائے کی عمارتوں میں چل رہے تھے یا ان کی تعمیر نامکمل تھی اور ان کی کوئی پہچان نہیں تھی۔ اس کے تسلسل میں اتوار کو ایس ڈی ایم سنجے رائے اور ضلع اقلیتی بہبود افسر اور بی ای او ستیش کمار اور تھانہ صدر ملی پور آشیش کمار نے نیپال کی سرحد سے متصل جمونہا علاقے کے گاؤں فتح پور بنگئی میں چل رہے تین مدرسوں اور جمنا بھوانی پور میں ایک مدرسہ کو سیل کر دیا۔ ایس ڈی ایم نے بتایا کہ بنگئی بازار میں واقع مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم، مدرسہ الامۃ الاسلامیہ انوار العلوم اور مدرسہ عربیہ مسعودیہ دار العلوم گداریاں پوروا، مدرسہ اسلامیہ مصباح العلوم جمونہا بازار پر چھاپے مارے گئے۔ یہاں عارضی دستاویزات کی مدد سے مدرسے چلائے جا رہے تھے۔ ان میں پائی جانے والی خامیوں کی وجہ سے انہیں سیل کر دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے مدارس کے آپریٹر کا کہنا ہے کہ U-DISE کوڈ دستیاب ہے۔ اس میں مدرسہ میں پڑھنے والے بچوں کی آن لائن فہرست کھلائی جاتی ہے۔ اساتذہ کا ڈیٹا بھی اسی کوڈ پر آن لائن فیڈ کیا جاتا ہے۔ یہ تمام مدارس محکمہ اقلیتی اور بنیادی تعلیم کے محکمے سے تسلیم شدہ ہیں۔ آپریٹر کو کوئی نوٹس دیے بغیر ایس ڈی ایم نے بی ای او کے ساتھ آ کر مدارس کو سیل کر دیا۔

پہلگام کا ہیرو سید عادل حسین شاہ

عادل شاہ نے اپنی شجاعت و شہادت سے پوری دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا دیا

سہیل انجم

پہلگام قتل عام کوئی معمولی واردات نہیں۔ دو درجن سے زائد بے قصوروں کی شمع حیات گل کر دی گئی۔ متعدد افراد زخمی کر دیے گئے۔ یہ جس نے بھی یا جن لوگوں نے بھی کیا یا کرایا وہ انسان نہیں حیوان ہیں، وحشی ہیں، درندے ہیں۔ ایسے درندوں کو چوراہوں پر کھڑا کر کے گولی مار دینی چاہیے۔ حملہ آوروں نے نام پوچھ کر یعنی مذہب جان کر لوگوں کو نشانہ بنایا۔ جس نے کلمہ پڑھا وہ بچ گیا جو نہیں پڑھ سکا وہ ختم ہو گیا۔ گویا مذہب اسلام کو پوری دنیا میں بدنام کر دیا گیا۔ اسلام تو کسی ایک بے قصور شخص کو مارنے کو پوری انسانیت کو مارنے کے مترادف قرار دیتا ہے۔ وہ اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے کہ اس کا نام لے کر اور جو اس کے ماننے والے نہیں ہیں ان کا قتل کر دیا جائے۔ اس واردات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ لیکن وہ کون لوگ تھے جنھوں نے یہ وحشیانہ واردات انجام دی۔ ابھی اسرار کے پردے پڑے ہوئے ہیں۔ بظاہر وہ مسلمان ہوں گے لیکن اگر ہوں گے بھی تو صرف نام کے مسلمان۔

مسلمان تو سید عادل حسین شاہ تھا جو اپنی جان پر کھیل کر حملہ آوروں کے مقابلے میں ڈٹ گیا۔ جو سیاحوں کو بچانے کے لیے دہشت گردوں کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جس نے دہشت گردوں سے ان کی رائفلیں چھیننے کی کوشش کی۔ حالانکہ وہ دہشت گردوں کے نشانے پر نہیں تھا۔ لیکن جب اس نے سیاحوں کو بچانے کے لیے حملہ آوروں کی رائفل چھیننے کی کوشش کی تو انھوں نے اسے بھی گولی مار دی۔ سید عادل حسین شاہ شہید ہو گیا لیکن شہادت پاتے پاتے دنیا کو یہ پیغام دے گیا کہ اصل اسلام کسے کہتے ہیں اور اسلام کی حقیقی روح کیا ہے۔ اس نے دنیا پر یہ واضح کر دیا کہ اسلام بے قصوروں کی جان بچانے کے لیے اپنی جان کو خطرے میں ڈال دینے کا نام ہے۔ 29 سالہ سید عادل حسین شاہ کوئی بڑا آدمی نہیں تھا۔ وہ تو ایک گھڑ سوار تھا جو اپنے گھوڑے پر سیاحوں کو آمد و رفت یا گھمانے پھرانے کی مزدوری کرتا تھا۔ یہ وقت پہلگام میں سیاحت کے عروج کا وقت تھا۔ پوری دنیا سے سیاح اس سیزن میں وہاں جنت کا لطف لینے کے لیے جاتے ہیں۔ سید عاشل شاہ نے سوچا تھا کہ اس بار اس کی خوب کمائی ہوگی۔ وہ اچھے پیسے کمائے گا اور اپنے اہل خانہ کو خوش کر دے گا۔ لیکن وہ اپنی زندگی ہار بیٹھا۔

اس کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ وہ تنہا کمانے والا تھا۔ اب ان کا کیا ہوگا۔

لیکن انھیں اس بات کا اطمینان بھی ہے کہ ان کے بیٹے نے کسی کی جان نہیں لی بلکہ وہ بے قصوروں کی جان بچانے میں شہید ہوا ہے۔ لہٰذا اگر دیکھا جائے تو وہ دنیاوی دولت تو نہیں کما سکا لیکن اس نے اخروی دولت ضرور کما لی۔ اس کے والد سید حیدر شاہ کا مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ گھناونی واردات انجام دی ہے ان کو اس کا سبق ہر حال میں ملنا چاہیے۔ بدھ کے روز جب سید عادل حسین شاہ کے آبائی گاؤں میں، جو کہ پہلگام کے بیسارن سے جہاں یہ واردات ہوئی، 35 کلومیٹر دور ہے، اس کا جنازہ اٹھا تو پورا گاؤں سوگ میں ڈوب گیا۔ اس کے گھر میں اس کے والدین، بیوی بچے اور اس سے چھوٹے پانچ بہن بھائی، سب ماتم و شیون کر رہے تھے۔ صرف اس کے گھر والے نہیں بلکہ پورے گاؤں کے لوگ اور صرف اس کے گاؤں کے لوگ ہی نہیں بلکہ پورے کشمیر کے لوگ ہلاک کیے جانے والے سیاحوں کے ساتھ ساتھ اس کا بھی غم منا رہے ہیں۔ لیکن انھیں اس کی شجاعت پر ناز بھی ہے۔ تاہم اس کے اہل خانہ کو یہ فکر ستا رہی ہے کہ اب روزی روٹی کیسے چلے گی۔ حالانکہ وزیر اعلیٰ عمر عبد اللہ نے جنازے میں شرکت کے وقت اعلان کیا کہ وہ اس کے گھر والوں کی کفالت کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ لیکن سرکاری اعلان تو سرکاری اعلان ہوتا ہے۔ سرکار کسی کی کب تک مدد کرے گی۔

بہرحال سید عادل حسین شاہ کی شہادت نے یہ بھی بتا دیا کہ دہشت گردوں نے اگرچہ سیاحوں کا مذہب پوچھا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے۔ وہ مسلمان تو قطعاً نہیں ہیں۔ اگر مسلمان ہوتے تو دکھانے کے لیے ہی سہی سید عادل حسین شاہ کو چھوڑ دیتے۔ لیکن انھوں نے اسے بھی مار دیا۔ یعنی انھیں اس سے کوئی غرض نہیں تھی کہ کون ہندو ہے کون مسلمان۔ وہ تو بس بے قصوروں کو ہلاک کر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کی دیوار کو اونچا کرنا چاہتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ ملک میں نفرت کا جو ماحول بنا دیا گیا ہے اس سے انھیں حوصلہ ملا اور انھوں نے اس ماحول کو مزید سنگین بنا دیا۔

حکومت نے فوری اقدام کرتے ہوئے پاکستان کے خلاف متعدد کارروائیاں کی ہیں۔ لیکن ایک سوال اٹھنے لگا ہے کہ وہاں کوئی سیکورٹی کیوں نہیں تھی۔ دہشت گرد آرام سے آئے، لوگوں سے ان کا نام اور مذہب پوچھا اور انھیں گولی مار کر چلتے بنے۔ سیکورٹی اہل کار کہاں تھے جنھوں نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ واردات کے ڈیڑھ گھنٹے بعد تک کوئی نہیں پنچا۔ سیکورٹی پر ہونے والے سوالات سے گھبرا کر حکومت نے بالآخر اعتراف کر لیا ہے کہ سیکورٹی میں کمی تھی۔ حالانکہ کمی نہیں تھی بلکہ سیکورٹی تھی ہی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب وہاں سیاحت عروج پر تھی اور یہ بات معلوم تھی کہ سیاحوں کی بڑی تعداد پہنچ رہی ہے تو پھر وہاں سیکورٹی کا خاص بندوبست کیوں نہیں کیا گیا۔ متعدد اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے یہ سوال پوچھا جا رہا ہے۔ کانگریس پارٹی نے ایک قرارداد منظور کر کے اس قتل عام کی مذمت کی ہے۔ لیکن اس نے سیکورٹی میں خامیوں کا بھی معاملہ اٹھایا اور کہا کہ خفیہ اداروں کی ناکامی اور سیکورٹی کی خامیوں کا گہرا تجزیہ کیا جانا چاہیے۔ کانگریس نے اس حملے کے لیے پاکستان کو ذمہ دار ٹھہرایا اور کہا کہ یہ صرف سیاحوں پر حملہ نہیں بلکہ ہندوستان پر حملہ ہے۔ لوگوں کا نام پوچھ کر اس لیے ہلاک کیا گیا تاکہ ملک میں عوام کے جذبات بھڑک جائیں۔ اس کے لیے جان بوجھ کر ہندوؤں کو نشانہ بنایا گیا۔ اس نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ اس صورت حال کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ اسے خفیہ ایجنسیوں اور سیکورٹی کی ناکامی کہا جا سکتا ہے۔ اطمینان کی بات یہ ہے کہ سب متحد ہو کر اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ البتہ بی جے پی کے ایم پی نشی کانت دوبے نے جو کہ توہین عدالت کے معاملے میں پھنسے ہوئے ہیں، آئین میں دی گئی مذہبی آزادی کی دفعات کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مطالبہ بہت خطرناک ہے۔ اگر ان دفعات کو ختم کر دیا گیا تو ملک میں مذہبی اقلیتوں کے حالات اور بھی خراب ہو جائیں گے۔ ہم بھی اس واردات کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کے ذمہ داروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی چاہتے ہیں کہ اگر کچھ عناصر اس کی آڑ میں ملک کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کریں تو اس کی اجازت نہ دی جائے اور ان کے خلاف بھی سخت کارروائی کی جائے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اپوزیشن پارٹیاں تو حکومت کے ساتھ ہیں لیکن حکمراں جماعت بی جے پی اور اس کے حامیوں کی جانب سے اس معاملے کو ہندو مسلم رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کئی ریاستوں کی بی جے پی کے ٹویٹر ہینڈل سے اس بات کو اچھالا جا رہا ہے کہ دہشت گردوں نے نام پوچھ کر لوگوں کو مارا ہے۔ گودی میڈیا بھی یہی بیانیہ چلا رہا ہے۔ اس بیانیے کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف ماحول سازی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن نہ تو سید عادل حسین شاہ کی شہادت کا کوئی ذکر کیا جا رہا ہے جنھوں نے لوگوں کو بچانے کے لیے اپنی جان گنوا دی اور نہ ہی ان کشمیریوں کی کوئی بات ہو رہی ہے جنھوں نے حملے کے بعد وہاں پھنسے سیاحوں کو وہاں سے نکالا۔ انھیں اسپتالوں میں پہنچایا۔ جو زخمی نہیں ہوئے لیکن خوف زدہ تھے ان کو اپنے گھروں میں پناہ دی۔ ایسے جانے کتنے نام سامنے آ رہے ہیں اور ان کی ویڈیوز منظر عام پر آ رہی ہیں۔ وہ ہندو بھائی جن کو کشمیری مسلمانوں نے اپنے گھروں میں پناہ دی، ان کے رہنے سہنے اور خورد و نوش کا انتظام کیا ان کی فراخ دلی کی کہانی بیان کر رہے ہیں۔ لیکن نہ تو گودی میڈیا کشمیری مسلمانوں کا ذکر کر رہا ہے اور نہ ہی بی جے پی اور دوسری سیاسی پارٹیاں۔ ایسے کئی کشمیریوں کی ویڈیوز وائرل ہیں جنھوں نے ہندو بھائیوں کو اپنی پیٹھ پر لاد کر وہاں سے نکالا۔ جنھوں نے اپنے گھوڑوں پر بٹھا کر ان کو وہاں سے اسپتالوں میں پہنچایا۔ لیکن اندھے گودی میڈیا اور نابینا سیاست دانوں کو یہ سب دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ بی جے پی، ان کے حامیوں اور گودی میڈیا کو اگر کچھ یاد ہے تو صرف یہ کہ نام اور مذہب پوچھ کر مارا گیا۔ دراصل یہ لوگ ملک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت میں اضافہ کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس کا سیاسی فائدہ اٹھایا جا سکے۔ جس طرح دہشت گردانہ حملے کی مذمت کی جا رہی ہے اسی طرح اس رویے کی بھی مذمت کی جانی چاہیے۔ یہ بہت خطرناک معاملہ بن سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں بے قصور مسلمانوں کی جانیں بھی جا سکتی ہیں۔ اس لیے اس صورت حال کو سنگین بننے سے پہلے ہی روکنا ہوگا ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں۔

موبائل: 9818195929

نشی کانت کی آڑ میں عدلیہ پر حملہ، اصل منصوبہ ساز پس پردہ

دوبے اور جگدیپ دھنکھڑ کے بیانات عدلیہ پر اتفاقی حملے نہیں، بلکہ ایک بڑی حکمت عملی کا حصہ ہیں جس کا مقصد عدالتی آزادی کو کمزور اور اداروں پر عوامی اعتماد کو متزلزل کرنا ہے

سنجے ہیگڑے

جب کوئی رکنِ پارلیمان عدلیہ کے خلاف مہم چلاتا ہے، تو یہ محض غصے کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ ایک اشارہ اور منصوبہ بند پیغام ہوتا ہے۔ نشی کانت دوبے کا معاملہ بھی اسی نوعیت کا ہے۔ حال ہی میں ایک خبر رساں ادارے کو دیا گیا ان کا بیان محض زبان کی لغزش نہیں، بلکہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا حملہ ہے۔ اسی لیے اس پر ملک کی طرف سے ردِعمل بھی سوچا سمجھا ہونا چاہیے۔ دوبے کا متنازع بیان تھا "اگر سپریم کورٹ ہی قانون بنانا چاہتی ہے تو پارلیمان کو بند کر دیں۔" ان کے الفاظ محض عدالتی فعالیت پر تنقید نہیں تھے بلکہ آئینی جمہوریت میں عدالتی نظرثانی کے تصور پر حملہ تھے۔ اس بیان کی وجہ سپریم کورٹ کی جانب سے ترمیم شدہ وقف ایکٹ 2025 کی چند دفعات پر حکومت سے سخت سوالات کرنا تھا۔ عدالت نے پورے قانون پر پابندی نہیں لگائی بلکہ حکومت کی تجویز کردہ عارضی معطلی کو اگلی سماعت تک قبول کیا۔ یہ عدالتی تجاوز نہیں بلکہ مناسب قانونی عمل تھا۔ اس کے باوجود دوبے کا غصہ شدید تھا اور بظاہر یہ سیاسی آقاؤں کے اشارے پر کیا گیا عمل تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیوں؟ کیونکہ ترمیم شدہ وقف قانون کی چند دفعات کی معطلی سے حکمران جماعت کا سیاسی بیانیہ متاثر ہو سکتا ہے۔ یہ قانون مسلمانوں کی اجتماعی ملکیت والی وقف جائیدادوں کو متاثر کرتا ہے، جن کی تاریخی جڑیں گہری ہیں۔ بی جے پی اسے تجاوزات کے خلاف اقدام کہتی ہے۔ عدالت نے احتیاط برتنے کا کہا، مگر دوبے نے اسے اکسانے والی کارروائی قرار دے دیا۔ یہ محض املاک کا معاملہ نہیں، بلکہ بہار اور پھر بنگال میں ہونے والے انتخابات سے بھی جڑا ہے جہاں مذہبی بنیاد پر قطبی سیاست آزمودہ نسخہ ہے۔ اگر عدلیہ نے رکاوٹ ڈالی تو ساری محنت پر پانی پھر سکتا ہے۔ اس لیے حکمت عملی واضح ہے، عدلیہ کی ساکھ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔

ظاہری طور پر دوبے اکیلے نہیں ہیں۔ نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ بھی، جو کہ راجیہ سبھا کے چیئرمین ہیں اور جن سے غیر جانبداری کی توقع کی جاتی ہے، سپریم کورٹ پر براہ راست حملہ آور ہو گئے۔ جب عدالت نے حکم دیا کہ گورنرز زیر التوا بلوں پر مناسب وقت میں فیصلہ کریں، تو دھنکھڑ نے عدالت کی تشریح پر حملہ کیا اور آرٹیکل 142 کے استعمال کو 'نیوکلیئر میزائل' قرار دیا۔ ایسی زبان کا استعمال محض اتفاق نہیں ہے۔ جب نائب صدر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جج مقننہ اور انتظامیہ کے دائرہ اختیار میں مداخلت کر رہے ہیں تو یہ محض ذاتی خیالات نہیں بلکہ ادارہ جاتی بیانیہ بن جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محض ایک فرد کا ذاتی حملہ نہیں، بلکہ ایک منصوبہ بند مہم ہے۔ جب اعلیٰ عہدیدار عدلیہ کے اختیار پر شک کا اظہار کرتے ہیں تو وہ اختیارات کی علیحدگی کا دفاع نہیں بلکہ اس کی نئی تعریف پیش کر رہے ہوتے ہیں۔

گورنروں سے متعلق فیصلے میں عدالت نے محض یہ یاد دہانی کرائی کہ بلوں کو غیر معینہ مدت تک معطل نہ رکھا جائے، جو وفاقیت کی روح کے مطابق ہے۔ اس کے باوجود اس پر انفرادی نہیں بلکہ ادارہ جاتی ردِعمل سامنے آیا۔ گویا اب آئینی ڈسپلن کی بات بھی خطرہ سمجھی جا رہی ہے۔ جب بھی سپریم کورٹ حکومت کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کرتا ہے، چاہے وہ انتخابی بانڈ کا معاملہ ہو یا مرکزی ایجنسیوں کے بے لگام اختیارات کا، حکومت کی طرف سے ناراضگی کا مظاہرہ ضرور ہوتا ہے۔ پھر عدالت کو بدعنوان اور اقربا پرور کالجیم کے تابع ادارہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ الگ الگ واقعات نہیں بلکہ ایک بڑے منصوبے کا حصہ ہیں: پہلے بدنام کرنا، پھر توجہ بھٹکانا اور آخر کار حاوی ہو جانا۔

یہ حکمت عملی پرانی آمرانہ تکنیک ہے: صبر کا امتحان لینا، ردِعمل پر اکسانا اور پھر ادارہ کو ولن بنا دینا۔ اگر عدلیہ توہین عدالت کی کارروائی کرتی ہے تو اسے مغرور اور نخوت پسند کہا جاتا ہے اور اگر خاموشی اختیار کرتی ہے تو کمزور قرار دیا جاتا ہے۔ ہر صورت میں ہنگامہ کرنے والوں کی جیت ہوتی ہے۔ اگر یہ حملے کامیاب ہو گئے تو عدلیہ کو غیر مؤثر کرنے کے لیے اسے بند کرنے کی ضرورت نہیں، صرف اس پر عوامی شکوک پیدا کرنے کی ضرورت ہوگی۔ جب ریفری کی ساکھ ختم ہو جائے تو کھیل کے نتیجے پر بھلا کون اعتماد کرے گا؟ ہم اسی سمت بڑھ رہے ہیں۔ دوبے کا 'خانہ جنگی' والا بیان محض غیر ذمہ دارانہ نہیں بلکہ خطرناک ہے۔ یہ محض عدالتی بیچ کو چیلنج نہیں کرتا بلکہ عوام کو اس کے خلاف اکساتا ہے۔ ایمرجنسی کا تجربہ بتاتا ہے کہ جب عدلیہ سیاسی دباؤ میں جھک جاتی ہے تو کیا ہوتا ہے اور جب نہیں جھکتی تو کیا سلوک ہوتا ہے۔

یہ معاملہ صرف ایک رکنِ پارلیمان کا نہیں ہے۔ یہ ایک منظم سازش کا حصہ ہے، جس کا نشانہ عدلیہ کی آزادی ہے۔ نشی کانت دوبے محض ایک مہرہ ہیں، ایک آزمائشی ہتھیار، جسے دروازے کو توڑنے سے قبل اس کی طاقت کا اندازہ لگانے کے لیے چلایا جاتا ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا کیا جائے؟ اٹارنی جنرل کو مداخلت کرنی چاہیے، انتقامی جذبے سے نہیں بلکہ ادارہ جاتی سالمیت کے تحفظ کے لیے۔ قانون کو جواب دینا چاہیے مگر تحمل اور حکمت سے۔ جج صاحبان کو جب مناسب ہو، عوام کے سامنے آ کر وضاحت کرنی چاہیے کہ عدالتی نگرانی کیوں اہم ہے اور جمہوریت میں اختیارات میں توازن کیوں ضروری ہے۔

پارلیمنٹ میں اپوزیشن بھی خاموش نہیں رہ سکتی۔ اسے ان حملوں کی مذمت کرتے ہوئے قرارداد پیش کرنی چاہیے اور جوابدہی کا مطالبہ کرنا چاہیے۔ اگر کبھی مقننہ بھی خاموش رہی تو وہ بھی اس سازش میں شریک سمجھی جائے گی۔ اور عوام؟ ہماری بیداری ہی آخری دفاعی دیوار ہے۔ وکلا، صحافی، طلبہ بولیں! سچ کو عام کیجیے، جھوٹ کو بے نقاب کیجیے۔ اس ملک کو یاد دلایئے کہ 1977 میں ہم نے آمریت کے جبڑوں سے جمہوریت کو واپس حاصل کیا تھا اور اگر ضرورت پڑی تو دوبارہ بھی ایسا کریں گے۔ دوبے نے سوال اٹھایا ہے؟ "ججوں کا احتساب کون کرے گا؟" ہم کریں گے عدالتوں میں، عوامی مباحثے میں اور بیلٹ باکس میں لیکن نہ دھمکیوں کے ذریعے اور نہ گالی گلوچ سے، اور نہ ہی 1950 سے چلی آ رہی آئینی ترتیب کو تباہ کرنے کے ارادے سے۔ یہ درست ہے کہ عدلیہ بے عیب نہیں لیکن جب سیاستدان اپنی تلواریں تیز کرتے ہیں تو ججوں کو آئین کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو ستون گر جاتے ہیں اور جب ستون گرتے ہیں تو ان پر ٹکی چھت دھڑام سے ہم سب پر آ گرتی ہے۔ اب یہ سوال نہیں رہا کہ آیا یہ کسی منصوبہ بند حکمت عملی کا حصہ ہے یہ بلاشبہ ہے۔ اب صرف ایک سوال باقی رہ گیا ہے، کیا عدالت اپنے خول میں سمٹ جائے گی یا قوم کو یاد دلائے گی کہ وہ دیگر اداروں سے کیوں بلند ہے؟

(مضمون نگار سنجے ہیگڑے سپریم کورٹ میں سینئر وکیل ہیں)

ہمارے معاشرے میں عدل وانصاف کا دوہرا معیار کیوں؟

قیصر محمود عراقی

انصاف کا نام سنتے ہی بعض حضرات کے چہرے کھلکھلا اٹھتے ہیں اور بعض حضرات کے چہروں پر سلوٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ حالانکہ اسلام میں انصاف کرنے پر بہت زور دیا ہے اور ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے انصاف کرنے کو دل وجان سے قبول کرنا چاہئے۔ کسی بھی خاندان کو لے لیں، اگر بڑے بوڑھے اپنی اولاد کے ساتھ انصاف نہیں کرتے تو بچوں میں لامحالہ بڑوں کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتے جاتے ہیں اور اولاد کے رویئے ایک دوسرے سے محبت کرنے کی بجائے رنجش میں تبدیل ہوتے جاتے ہیں اور آخر کار یہ رنجشیں دشمنی کا شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

انصاف میں اچھائی وبھلائی اور راحت ومسرت پوشیدہ ہے، تو بے اتفاقی سراسر ظلم وجبر، انصاف ذہنی وقلبی راحت ومسرت کا ضامن ہے، تو بے انصافی کلفت واذیت کی بنیادی وجہ، انصاف حسن وخوبی کا مرقع ہے تو بے انصافی فتنہ وفساد کی بنیادی جڑ۔ پوری دنیا میں کوئی بھی شخص آج تک انصاف کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کر سکا بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ جس شخص نے بھی ناانصافی کی تو اپنی ان چیرہ دستیوں کو بھی انصاف ہی کا لباس پہنایا، اپنے ظلم کو چھپایا اور انصاف کا راگ آلاپا۔ اس سلسلے میں اسلام کے جلوے سے طلوع ہونے والی عدل وانصاف کے خورشید تاباں کی صرف ایک تجلی کی آب وتاب ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت نعمان بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کچھ عطیہ دیا تو میری والدہ نے میرے والد سے کہا کہ اس عطیہ (تحفہ) پر آپ جب تک حضور اکرمؐ کو گواہ نہیں بنائیں گے اس وقت تک میں راضی نہیں ہونگیں۔ چنانچہ میرے والد رسالت مآبؐ کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئے اور ساری تفصیل بتائی تو معلم کائناتؐ نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح کا تحفہ دیا ہے؟ تو میرے والد نے نفی میں جواب دیا۔ اس جواب پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے ساتھ انصاف کرو" پھر فرمایا "میں اس ظلم پر گواہ نہیں بنوں گا"، گویا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک باپ کو بھی نہ صرف بے انصافی سے سختی سے منع فرمایا بلکہ اسے ظلم قرار دیا۔ اب ذرا سوچیں کہ جس عمل کو رسول پاک ظلم قرار دے دیں تو کس میں ہمت ہے کہ وہ ان کا انکار کرے یا اس میں اپنی مرضی کی تحریف کرنے کی جرأت کر سکے۔ آج کوئی بھی معاملہ فہم، زیرک، دور اندیش، باریک بین اور بالغ نظر باپ ہزار قسم کی مشکلات برداشت کر لیگا مگر اولاد میں کبھی بے انصافی نہیں ہونے دیگا۔

قارئین حضرات! آج کل ہمارے معاشرے میں عدل وانصاف کا دوہرا معیار ہے، ایک طرف تو ہم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو وراثت میں حصہ دینے سے لیت ولعل سے کام لیتے ہیں یا ان کا حصہ دبا لیتے ہیں، مگر دوسری طرف یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ کوئی ہماری جانب انگلی اٹھائے۔ اس طرح جن بچوں کے والدین میں علیحدگی ہو جاتی ہے یا جن کی والدہ دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے، عموماً طور پر وہ بھی بے انصافی اور ظلم کا شکار ہو جاتے ہیں، یا تو ان کو جائیداد سے محروم کر دیا جاتا ہے یا [illegible] بہت کم حصہ دیکر فارغ کر دیا جاتا ہے، گویا کہ دونوں صورتوں میں بچوں کا استحصال ہوتا ہے۔ عدل وانصاف کے حوالے سے ذرا یہ مضحکہ خیز رویہ بھی دیکھیں کہ اس معاشرے میں حق غصب کرنے والا صرف حق تلفی پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ مظلوم کے استحصال اور تذلیل کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ آج جن گھرانوں نے انصاف کا دامن چھوڑ دیا وہ برباد ہو گئے، جس معاشرے نے انصاف کا ساتھ چھوڑ دیا وہ معاشرہ تباہ ہو گیا، انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوڑ کر دنیا کی بڑی بڑی طاقت بھی کمزور کو اس دنیا سے مٹانے میں ناکام ہو گئی اور آخر انصاف کی فتح ہوئی۔ لفظ انصاف میں کتنی طاقت ہے جو غیروں کو بھی اپنا بنا دیتی ہے اور ناانصافی اپنوں کو پرایا کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے انسانیت کو انصاف کا سبق دیا اور آپؐ نے خود انصاف کرتے وقت ایک یہودی اور ایک مسلمان میں کبھی تمیز نہیں کی اور حق بات کہہ کر انصاف کر دیا۔ آج ملک میں بھی انصاف کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، کوئی عدل وانصاف کرنے والا نہیں ہے، جس کسی کو منصف بنایا گیا اس نے انصاف کا خون کیا۔ آج عوام انصاف دلانے والوں کے نعروں کے جھانسے میں آ گئی اور حصول انصاف کیلئے در بدر کی ٹھوکریں کھاتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ انصاف کا نعرہ لگانے والوں نے عوام کو ناانصافی کی بھٹی میں جھونک دیا ہے۔ یہ کیسی سیاست ہو رہی ہے، یہ سیاست نہیں کاروبار نہیں، سیاست داں اپنی عمل سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ سیاست برائے خدمت نہیں تجارت کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہندوستان میں عوام کی بڑی تعداد غربت کی لکیر کے نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے اور دوسری طرف امیر اور با اثر حکمران، لیڈران اپنی حفاظت اور پروٹوکول کے نام پر درجنوں گاڑیاں لیئے پھرتے ہیں با اثر حکمران اور عہدہ دار لوگ اپنی پوسٹ اور مرتبے کا مزہ لوٹتے ہیں۔ اصل میں عزت کے نام پر یہ لوگ پروٹول چاہتے ہیں مگر عزت اصل میں دو معنوں میں آتی ہے، ایک وہ عزت جو غریب عوام کے کام آنے پر عوام تہہ دل سے عزت کرے اور دوسرے طرف عہدہ داروں کو خوش کرنے کیلئے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے اور حفاظت کیلئے کرتی ہے۔ آج اس ملک کی حالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، مختلف ادوار میں بہت سے لوگ آئے اور انہوں نے اس ملک کو کیک کی طرح کھایا، اس کے برعکس اگر ہم دنیا کے حالات کا مطالعہ کریں اور مختلف بادشاہوں اور صدور کے دور حکومت کا جائزہ لیں تو بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ترقی یافتہ قوموں میں صرف ایک چیز مشترک تھی اور وہ یہ کہ ان ریاستوں میں عدل وانصاف کا معیار قائم تھا، سب کے لئے قانون ایک تھا، چاہے وہ کسی وزیر کا بیٹا ہوتا اور چاہے کسی مزدور کا، اگر گناہ کیا ہے تو سزا بھی ایک جیسی ہی ملے گی۔ چین میں آج بھی کرپشن اور رشوت کی سزا موت ہے، چاہے وہ ایک روپے کی ہی کیوں نا ہو، اسی طرح سعودی عرب جرم ثابت ہونے پر سر قلم کر دیا جاتا ہے لیکن ہمارے ملک میں عدل وانصاف قائم نہیں ہے جس کا خمیازہ آج عوام بھگت رہی ہے۔ اب اگر ہم ایسے ہی بے صبر رہے اور انصاف کیلئے آواز بلند نہ کر پائے تو ہماری اگلی نسلیں بھی اسی طرح ذلیل وخوار ہوگی جس طرح آج ہم خوار ہو رہے ہیں۔

پہلگام سے گلفام تک: نام بتاؤ گولی کھاؤ

ڈاکٹر سلیم خان

پہلگام سانحہ کے بعد ملک بھر میں بہت کچھ ہوا مثلاً وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کی قیادت کل جماعتی نشست ہوئی۔ آگرہ میں شتریہ گئور کشا دل نے گلفام کو قتل کر کے دعویٰ کیا کہ 'دھرم پوچھ کر مارا تھا دھرم پوچھ کر ماریں گے۔ 26 کا بدلہ 2600 کو مار کر لیں گے'۔ گلفام کے بھائی اور پولیس نے مذہبی زاویہ کا انکار کیا۔ اتراکھنڈ سے کشمیریوں کو نکل جانے کی دھمکی دی گئی۔ ہماچل پردیش، پنجاب اور دیگر مقامات پر کشمیری طلبا کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔ یہاں تک کہ مغربی بنگال میں ایک خاتون ڈاکٹر نے مسلمان مریضہ کے علاج سے انکار کر دیا۔ میڈیا کے شور شرابے کا تو یہ ردعمل ہونا تھا سو ہوا مگر سوال یہ ہے کہ سعودی عرب سے دورہ مختصر کر کے آنے والے وزیر اعظم نریندر مودی کہاں ہیں؟ وہ تو ان تمام ہنگاموں سے دور بہار میں ایک غیر اعلانیہ انتخابی جلسہ عام سے خطاب فرما کر پہلگام کا سیاسی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ عوام حیران و پریشان ہیں کہ آخر وزیر اعظم کے لیے پہلگام پر کل جماعتی نشست زیادہ اہم تھی یا مدھوبنی کا پنچایتی راج پر خطاب عام؟

پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے فوراً بعد حزب اختلاف نے کل جماعتی اجلاس کا مطالبہ کیا تاکہ دہشت گردی کے خلاف متحدہ قومی عزم کا اظہار کیا جائے نیز حفاظتی نظام میں کوتاہی کا جائزہ لیا جائے۔ اس کے جواب میں اگلے دن جب دعوت آیا تو پتہ چلا اجلاس کی صدارت وزیر دفاع راجناتھ سنگھ فرمائیں گے اور اس میں وزیر داخلہ امیت شاہ شرکت کریں گے۔ اس طرح گویا زیر لب یہ کہہ دیا گیا کہ وزیر اعظم کو مذکورہ اجلاس میں شرکت کے لیے فرصت یا دلچسپی نہیں ہے ورنہ غیر ملکی دورے سے درمیان میں لوٹ کر آنے والے وزیر اعظم کی غیر حاضری 'چہ معنی دارد؟' کانگریس نے وزیر اعظم سے اس اہم ترین نشست کی صدارت کرنے کی گہار لگائی لیکن موصوف اپنی مرضی کے مالک ہیں اور مخصوص ترجیحات کے مطابق مدھوبنی پہنچ گئے۔ ریاستِ بہار میں بہت جلد انتخاب ہونے والے ہیں اور اس بار نتیش کمار کے کمزور کندھے اس کا بار اٹھانے سے قاصر ہیں اس لیے مودی جی کا ہاتھ بٹانا ضروری ہو گیا ہے۔ یہ اہم کام چونکہ وزیر اعظم کے سوا کوئی اور نہیں کر سکتا اس لیے پہلگام جیسے واقعہ سے نمٹنے کی ذمہ داری راجناتھ سنگھ، امیت شاہ اور دیگر حضرات کو سونپ دی گئی۔ ایوانِ پارلیمان میں منعقد ہونے والے کل جماعتی اجلاس کی صدارت وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کی۔ اس میں وزیر داخلہ امت شاہ کے علاوہ، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، جے پی نڈا، کرن رجیجو، اور دیگر مرکزی وزراء کے علاوہ کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے و راہل گاندھی سمیت مختلف جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ وزیر دفاع نے حملے کی تفصیلات اور حکومت کی کارروائی سے آگاہ کیا۔ آئی بی اور وزارت داخلہ کے افسران نے سیکیورٹی میں کوتاہی کو تسلیم کیا۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اگر کچھ نہیں ہوا تو ہم یہاں کیوں بیٹھے ہوتے؟ راہل گاندھی نے پوچھا کہ جہاں یہ واقعہ رونما ہوا وہاں سیکورٹی اہلکار کیوں نہیں تھے؟ تمام سیاسی جماعتوں نے حملے کی سخت مذمت کر کے حکومت کو دہشت گردی کے خلاف ہر اقدام میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ راہل گاندھی اور کھرگے نے کشمیر میں امن بحال رکھنے کی ضرورت پر زور دیا اور پاکستان کے خلاف سفارتی سطح پر سخت اقدامات کا عندیہ دیا۔

کل جماعتی نشست میں جس وقت بیشتر سیاسی جماعتیں انٹیلی جنس کی ناکامی اور سیکورٹی فورسز کی عدم تعیناتی کا مسئلہ اٹھا رہے تھے ایک نہایت دلچسپ خبر سامنے آگئی اور اس نے بی جے پی کو شرمسار کر دیا۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق بدنام زمانہ رکن پارلیمان نشی کانت دوبے نے اس حملے سے تقریباً 10 دن قبل کشمیر کے گلمرگ میں ایک زبردست تقریب کا اہتمام کیا جو فی الحال بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ جھارکھنڈ جیسے غریب صوبے سے انتخاب لڑنے والے نشی کانت دوبے وہاں کے مسکین لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن اپنی شادی کی 25 ویں سالگرہ منانے کے لیے انہوں نے کشمیر کا رخ کیا اور اس جشن میں پارٹی لائن سے اوپر اٹھ کر کئی سیاست دانوں کو مدعو کر دیا۔ وہاں چونکہ اہم ترین شخصیات موجود تھے اس لیے سخت حفاظتی انتظامات بھی تھا۔ اب سوال کیا جا رہا ہے کہ سرکاری درباری لوگوں کی [illegible] تقریبات میں تو حفاظت کا خاص پاس ولحاظ کیا جاتا ہے مگر اس عوام کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جن کے ٹیکس پر یہ مفت خور لوگ پلتے ہیں۔

پلوامہ سے پہلگام تک کا یہی پیغام دیا جا رہا ہے کہ مودی راج میں عوام اور فوج تو غیر محفوظ ہے مگر دوبے جیسے فتنہ پرور سیاستدانوں کی خوب عیش ہے۔ اس جملۂ معترضہ کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی بابت جب معلوم ہوا کہ موصوف کل جماعتی نشست والے دن (24 اپریل) کو بہار کے مدھوبنی میں منعقدہ قومی پنچایتی راج دن کی تقریب سے خطاب فرما کر وہاں پہلگام دہشت گرد حملے پر سخت ترین الفاظ میں اپنا ردعمل ظاہر کر رہے ہیں تو تعجب ہوا۔ انہوں نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ دہشت گردوں کو ان کی سوچ سے بھی بڑی سزا دی جائے گی۔ ایسے میں پہلا سوال تو یہ ہے وزیر اعظم کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ دہشت گردوں کی سوچ کیا ہے؟ اور دوسرے ان کو سزا کیسے دی جائے اس پر تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھنے کے بجائے وہ بہار کیوں چلے گئے؟؟ ظاہر ہے وزیر اعظم کے نزدیک انتخابی کامیابی اس حملے کے خلاف کارروائی زیادہ اہم ہے اسی لیے انہوں نے دہلی میں اجلاس کی صدارت پر مدھوبنی کے جلسۂ عام کو ترجیح دی۔

وزیر اعظم نے مدھوبنی میں فرمایا "اب وقت آگیا ہے کہ ان کی باقی زمین بھی مٹی میں ملا دی جائے"۔ زمین تو مٹی ملی ہوتی ہے اس لیے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ اور ان کا مخاطب دہشت گرد ہیں یا حزب اختلاف؟ ہندی کے بیچ انگریزی بولنا بہاریوں کا وطیرہ ہے۔ اسی کو اپناتے ہوئے انہوں نے انگلش میں کہا، "آئی سے فرام دی سوئل آف بہار، وی ول آئیڈینٹی فائی ایوری ٹیررسٹ اینڈ دیر سپورٹر، اینڈ دے ول بی پنشڈ۔ انڈیاز اسپرٹ کین ناٹ بی بروکن بائی ٹیررزم۔ وی ول ناٹ فارگیو دیم۔" یعنی، میں بہار کی سرزمین سے دنیا کو بتا رہا ہوں کہ ہم ہر دہشت گرد اور ان کے مددگار کی شناخت کر کے انہیں سزا دیں گے۔ دہشت گردی ہندوستان کے حوصلے کو توڑ نہیں سکتی۔ ہم انہیں معاف نہیں کریں گے" وزیر اعظم کو یوروپ اور امریکہ میں انگریزی بولنا چاہیے لیکن وہاں تو وہ مونی بابا بن جاتے ہیں اور ٹیلی پرومپٹر کے بغیر زبان نہیں کھولتے۔ بہار کے بھولے بھالے لوگوں کے سامنے لگے رعب جھاڑ کر انہوں نے پہلگام کو بہار انتخاب سے جوڑنے والوں کی [illegible]

سرحدوں پر بہت تناؤ ہے کیا کچھ پتہ تو کرو چناؤ ہے کیا وزیر اعظم کے پرجوش بیان سے متاثر ہو کر ہندو رکشا دل نے کشمیری مسلمانوں کو اتراکھنڈ چھوڑنے کی دھمکی دے دی۔ اس کا فرمان تھا کہ اگر اگلی صبح 10 بجے کے بعد ریاست میں کوئی کشمیری مسلمان نظر آ جائے تو اس کا مناسب 'علاج' کر دیا جائے گا۔ اس بیچ جموں اور کشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے کہا کہ شمالی ہندوستان کی ریاستوں مثلاً ہماچل پردیش، اتراکھنڈ اور پنجاب میں کشمیری طلباء کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس بابت کم از کم آٹھ واقعات کے ثبوت پیش کیے گئے۔ اتر پردیش کے آگرہ میں ایک ریستوران میں کام کرنے والے گلفام اور اس کے بھائی سیف علی پر گولی چلانے کے بعد خود ساختہ گئو رکھشک منوج چودھری نے ویڈیو پوسٹ کر کے پہلگام میں 26 سیاحوں کے قتل کے انتقام کا دعویٰ کیا۔ یوگی کی پولیس نے ویڈیو پھیلانے والوں کو تو دھمکی دی مگر اس دہشت گرد کو گرفتار کرنے کی ہمت نہیں کر سکی۔ اس نفرت انگیزی کی انتہا تو اس وقت ہوئی کہ جب کولکتہ کے کستوری داس اسپتال کی ڈاکٹرسی کے سرکار نے ایک مسلم حاملہ خاتون کا علاج کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا، "کشمیر کے واقعے کے بعد، میں کسی مسلمان مریض کو نہیں دیکھوں گی۔"

پہلگام کے سانحہ پر میڈیا میں جو سیاست جاری ہے اس کے یہ منفی اثرات ہیں۔ لوگ یہ نہیں سوچتے کہ کشمیر میں ہندو سیاح مسلمانوں کی ٹیکسیوں میں بیٹھ کر جاتے ہیں۔ انہیں کے ہوٹلوں میں قیام کر کے ان کے ہاتھ کا پکا کھانا کھاتے ہیں۔ کشمیری مسلمانوں کی رہنمائی میں ٹٹو پر ٹریکنگ کرتے ہیں اور اگر دہشت گردانہ حملہ ہو جائے تو جان پر کھیل کر حفاظت کرنے والا بھی پہلا شخص مسلمان ہوتا ہے۔ زخمیوں کی مدد کے لیے دوڑ پڑنے والا کوئی اور نہیں مسلمان ہوتا ہے۔ وہی ابتدائی طبی امداد مہیا کر کے بچاؤ کا کام کرتے ہیں اور اپنی۔ ایمبولینس میں اسپتال تک پہنچاتے ہیں۔ وہاں علاج کرنے والے مسلمان ڈاکٹروں کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی نرسیں بھی مسلم ہی ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود کولکاتہ کی ڈاکٹرسی کے سرکار اپنی مریضہ سے کہتی ہیں "ہندوؤں کو آپ کے شوہر کو مار دینا چاہیے، پھر آپ سمجھ جائیں گے کہ وہ کیسا محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں تمام مسلمانوں پر پابندی لگا دینی چاہیے"۔ کیا اس غیرانسانی سفاکی کا کوئی اخلاقی جواز ہے؟ احسان فراموشی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے؟ ☆☆☆☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

محرک عزائے فاطمی آیۃ اللہ میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید علی ہاشم عابدی

مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمی میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۴۵ھ کو ایران کے شہر تبریز میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب حاج علی کبار مرحوم ایک ایسے تاجر تھے جو اپنے ایمان اور عدالت کے سبب مشہور تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ سلطان ایک دیندار خاتون تھیں۔

آیۃ اللہ العظمی میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے ہائی اسکول تک عصری تعلیم حاصل کی۔ بچپن سے ہی اپنی ذہانت اور تعلیم میں لگن کے سبب مشہور تھے اور امتحانات میں نمایاں نمبروں سے کامیاب ہوتے لیکن ہائی اسکول تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو علوم اہلبیت اور خدمت دین کا شوق ہوا تو تبریز کے مدرسہ طالبیہ میں داخلہ لیا۔ اگرچہ احباب اور گھر والوں نے منع کیا لیکن آپ نے اپنے والد کو راضی کر لیا اور مدرسہ میں داخل ہوئے اور چار برس میں مقدماتی تعلیم مکمل کی اور حوزہ علمیہ قم مقدس کی جانب روانہ ہو گئے۔

حوزہ علمیہ قم میں آیۃ اللہ العظمی سید محمد حجت کوہ کمری رحمۃ اللہ علیہ اور آیۃ اللہ العظمی بروجردی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم اساتذہ سے کسب فیض کیا، اور مسجد نو میں تدریسی فرائض انجام دیتے تھے دن بہ دن طلاب کی کثرت آپ کی علمی عظمت اور حسن تدریس کی غماز تھی۔ آیۃ اللہ العظمی بروجردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی علمی استعداد کو ملاحظہ کیا تو حوزہ علمیہ قم میں ممتحن مقرر فرمایا۔

آیۃ اللہ العظمی میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی دلی تمنا تھی کہ حوزہ علمیہ نجف اشرف میں تعلیم حاصل کریں لیکن حالات اس کی اجازت نہیں دی، ایک دن آپ مراجع کرام وعلمائے عظام کی خدمت تشریف فرما تھے کسی علمی مسئلہ پر بحث ہو رہی تھی ہر ایک اپنا نظریہ بیان کر رہا تھا جب آپ کو موقع ملا تو آپ نے اپنا نظریہ بیان کیا جسے سب نے قبول کیا اور تعریف کی، وہیں علم وعلماء دوست ایک تاجر بھی موجود تھے جب سب لوگ جانے لگے اور آپ بھی اٹھنا چاہتے تھے کہ اس دیندار تاجر نے اشارہ کیا کہ تشریف رکھیں آپ سے کام ہے، جب سب چلے گئے تو تاجر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو بیان کریں تا کہ میں اسے انجام دوں تو آپ نے فرمایا ابتدا سے میری دلی تمنا ہے کہ نجف اشرف میں تعلیم حاصل کروں لیکن میرے حالات اسکی اجازت نہیں دیتے، تاجر نے کہا میں مکمل خرچ دینے کو تیار ہوں آپ نجف اشرف تشریف لے جائیں۔

مسبب الاسباب پروردگار کی اس عنایت پر ۵ سال قم میں رہنے کے بعد آپ نجف اشرف کی جانب روانہ ہو گئے۔ نجف اشرف میں مدرسہ قوام السلطنۃ شیرازی میں قیام فرمایا، آیۃ اللہ العظمی سید عبدالہادی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اور استاد الفقہا آیۃ اللہ العظمی سید ابوالقاسم خوئی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں شرکت کی، جب آپ پہلی بار آیۃ اللہ خوئی رحمۃ اللہ علیہ کے درس میں پہنچے تو وہاں جاری بحث میں شریک ہوئے آپ کی سوالات و جوابات سن کر آقای خوئی رحمۃ اللہ علیہ کافی متاثر ہوئے دوسرے دن ایک طالب علم سے پوچھا یہ صاحب کون ہیں؟ تو انھوں نے بتایا یہ تبریز کے رہنے والے آقای جواد ہیں جو قم سے تشریف لائے ہیں۔

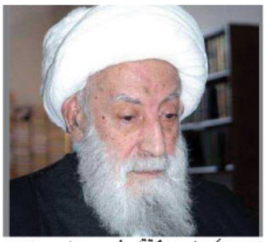

تو آقای خوئی نے فرمایا انکا مستقبل روشن ہے۔ اسی طرح جب آیۃ اللہ مشکینی رحمۃ اللہ علیہ نے آقای خوئی سے آپ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا وہ فاضل اور مجتہد مطلق ہیں۔

آیۃ اللہ العظمی سید خوئی رحمۃ اللہ علیہ نے آیۃ اللہ العظمی جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی استعداد کو دیکھتے ہوئے اپنی مجلس استفتاءات (شرعی احکام کا جواب دینے والی کمیٹی) میں شامل کیا۔

آیۃ اللہ العظمی سید محسن الحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آقای جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے نجف اشرف میں درس خارج کی تدریس کا آغاز کیا۔ جب اسکی اطلاع آیۃ اللہ العظمی خوئی رحمۃ اللہ علیہ کو ملی تو مسرور ہوئے اور مبارک باد دی۔ لیکن افسوس صدام ملعون نے آپ کو عراق سے نکلنے پر مجبور کیا تو آپ قم تشریف لے آئے، آپ کے نجف اشرف سے چلے جانے سے آیۃ اللہ العظمی خوئی رحمۃ اللہ علیہ رنجیدہ خاطر ہوئے۔

قم مقدس آنے کے بعد آپ نے یہاں درس وتدریس کا آغاز کیا، نام ونمود سے ہمیشہ دور رہے، شاگردوں کے لئے ایک شفیق باپ کی حیثیت رکھتے ان کے دکھ درد کا خیال رکھتے، شرعی رقومات کا استعمال حسب ضرورت ہی کرتے، متعدد بار توضیح المسائل کا مطالبہ ہوا لیکن آپ نظر انداز کر دیتے جب آیۃ اللہ العظمی اراکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم نے ۷ مراجع تقلید کا اعلان کیا جس میں آپ کا بھی نام شامل تھا۔ تو لوگوں کے اصرار پر مرجعیت قبول فرمائی اور توضیح المسائل پیش کی۔

آیۃ اللہ العظمی میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ جہاں علمی لحاظ سے اعلی مرتبہ پر فائز تھے، درس وتدریس ہی آپ کی زندگی تھی جیسا کہ خود فرمایا چالیس برس ہو گئے نہیں جانتا تعطیل کسے کہتے ہیں۔ وہیں اہلبیت علیہم السلام سے توسل اور انکی عزاداری کا خاص اہتمام فرماتے ایام عزاداری کے علاوہ ہر جمعرات کو آپ کے یہاں مجلس عزا منعقد ہوتی جس میں آپ عام مومنین کی طرح ہی تشریف فرما ہوتے۔ منقول ہے کہ ایک دن آپ کے یہاں مجلس ہو رہی تھی خطیب نے چاہا کہ آپ کی صحت وسلامتی کی دعا کرائیں جسے آپ نے فوراً منع کیا اور گریہ کرتے ہوئے فرمایا منبر سے امیر المومنین علیہ السلام کا ذکر کریں، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عظمت بیان کریں، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام اور ائمہ معصومین علیہم السلام کا تذکرہ کریں کیوں کہ دشمنوں نے اسی منبر سے ان حضرات کی توہین کی ہے، میرا ذکر نہ کریں۔

آج پوری دنیا میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی جو عزاداری ہو رہی ہے اور اس کو اہمیت دی جا رہی ہے تو اس سنت حسنہ کے بانی اور محرک آیۃ اللہ العظمی میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ۳ جمادی الثانی یوم شہادت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا آپ اپنے حسینیہ سے برہنہ پا حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے روضہ مبارک تک تشریف لے جاتے تھے۔ موسم گرما کی شدت کے سبب حکومت نے سڑک پر پانی چھڑکوانا چاہا تو آپ نے یہ کہتے ہوئے منع کر دیا کہ مدینہ میں شہزادی سلام اللہ علیہا نے جن مصائب کا سامنا کیا اس کے سامنے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔

آیۃ اللہ میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح اہلبیت علیہم السلام کی محبت سے سرشار، عزاداری اور مجالس کو اہمیت دیتے تھے کہ ایک مرتبہ دوران درس ایک طالب علم نے سوال کیا تو آپ نے اسے جواب دیا لیکن اس نے پھر سوال کیا تو آپ نے جواب دیا جب کئی بار سوال و جواب ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اب کلاس بعد سوال کریں میں کلاس بعد جواب دوں گا تو اس نے کہا کہ استاد یہ مجلس عزا نہیں کہ صرف سنا جائے اور کوئی سوال نہ ہو۔ یہ سننا تھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا، فرمایا اے کاش یہ مجلس عزا ہوتی، مجلس عزا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو۔ اسی طرح آپ اہلبیت علیہم السلام کے سلسلہ میں شک وشبہات ایجاد کرنے والوں سے کبھی مروت نہیں فرماتے تھے اور اس کا منھ توڑ جواب دیتے۔

افسوس صد افسوس ۲۸ شوال ۱۴۲۷ھ کو آپ نے رحلت فرمائی اور کریمہ اہلبیت حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے روضہ مبارک میں دفن ہوئے۔

☆☆☆☆

گزشتہ سے پیوستہ دوسری قسط

بانگ درا پر فارسی اثرات کا اجمالی جائزہ

پروفیسر صالحہ رشید

بانگ درا علامہ اقبال کے اردو اشعار کا مجموعہ ہے جو ۱۹۲۴ء میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آیا۔ اس طرح امسال اس مجموعے نے اپنی طباعت واشاعت کی ایک صدی کا سفر طے کر لیا۔ علامہ نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں بکثرت اشعار کہے تاہم ان کے فارسی اشعار کی تعداد اردو کے مقابلہ زیادہ ہے اور یہ اقبال کی خوش بختی ہے کہ ان کے اشعار کے زیادہ تر مجموعے ان کی زندگی میں ہی طباعت واشاعت پذیر ہوئے جو حسب ذیل ہیں:

فارسی اشعار کے مجموعے۔۔اسرار خودی (۱۹۱۵ء)، رموز بے خودی (۱۹۱۷ء)، زبور عجم (۱۹۱۷ء)، پیام مشرق (۱۹۲۳ء)، پس چہ باید کرد (۱۹۳۱ء)، جاوید نامہ (۱۹۳۲ء)، مسافر (۱۹۳۶ء)، ارمغان حجاز، اردو فارسی مجموعہ (۱۹۳۸ء علامہ کی وفات کے بعد)

اردو شعری مجموعے۔۔بانگ درا (۱۹۲۴ء)، بال جبریل (۱۹۳۴ء)، ضرب کلیم (۱۹۳۶ء)

اقبال کو بچپن میں رواج زمانہ کے مطابق ان کے والد جناب شیخ نور محمد نے داخل مکتب کیا اور آپ نے مولانا ابو عبد اللہ غلام حسن کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ ایک سال کے بعد آپ کو استاد میر حسن کے سپرد کر دیا گیا جن کی سرپرستی میں آپ کی عربی فارسی اور اردو تعلیم کی ابتدا ہوئی۔ انھیں استاد کی معیت میں آپ اسکاچ مشن اسکول میں داخل ہوئے۔ سید میر حسن حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی اور جدید علوم سے آشنا تھے۔ اس کے علاوہ انھیں ادبیات، معقولات، لسانیات اور ریاضیات میں بھی مہارت حاصل تھی۔ انھیں عربی فارسی اردو اور پنجابی کے بیشمار اشعار از بر تھے جن کا استعمال وہ شاگردوں کو سبق سمجھانے کے دوران فراوانی سے کیا کرتے تھے۔ انھیں استاد محترم کی ترغیب کی بدولت فارسی زبان وادب میں اقبال کی دلچسپی بڑھتی چلی گئی۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ موصوف کی شخصیت سازی میں جن عناصر نے کلیدی کردار ادا کیا ان میں استاد سید حسن سرفہرست ہیں۔ پرائمری، مڈل اور میٹرک کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کرنے کے بعد آپ نے انٹرمیڈیٹ بھی اسکاچ مشن اسکول سے پاس کیا اور یہیں سے باقاعدہ آپ کی شعر گوئی کا آغاز ہوتا ہے۔ آپ نے گریجویشن کے لئے مع وظیفہ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ کی ملاقات عربی اسکالر ٹی ڈبلیو آرنالڈ سے ہوئی۔ اسی کالج سے ۱۸۹۹ء میں فلسفہ میں پوسٹ گریجویشن کی ڈگری حاصل کی اور یہیں فلسفہ کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۵ء میں مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان کا رخ کیا اور کیمبرج یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ آپ نے کیمبرج اور میونخ یونیورسٹی سے فلسفہ کی اعلیٰ ترین ڈگریاں حاصل کیں اور پی ایچ ڈی کے لئے مقالے کا عنوان 'ایران میں مابعد الطبیعات کا ارتقاء' منتخب کیا۔ آپ نے لندن سے بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کیا۔ وطن واپس آ کر گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے پروفیسر مقرر ہوئے اور ساتھ میں وکالت بھی کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد معلمی ترک کی اور وکالت کو اپنا مستقل پیشہ بنا لیا۔ ایک چھوٹے سے وقفہ کے بعد آپ کا قومی وملی نظمیں کہنے کا سلسلہ شروع ہوا اور چہار سو ان کی شہرت کا باعث بنا۔ ۱۹۱۰ء میں آپ کی فارسی مثنوی اسرار خودی شائع ہوئی اور تین سال کے بعد رموز بے خودی منظر عام پر آتی ہے۔ اس طرح اقبال کی فارسی اور اردو شاعری کے جتنے ابعاد پر گفتگو کی جاتی ہے اس کے محرکات انھیں عوامل مذکورہ میں پوشیدہ ہیں۔ فارسی ادب کے عمیق مطالعہ کے سبب فارسی شاعری کی روایات، فارسی اسلوب اور اس کی جمالیاتی کیفیات یعنی آرائش زبان و بیان، استعاراتی نظام، دلکش پیرایہ اظہار، بلندی تخیل، معنی آفرینی وحظ وانبساط رسائی وغیرہ کا نفوذ ان کی اردو شاعری پر بدرجہ اتم نظر آتا ہے۔

اقبال نے بہت کم عمر میں شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ ۱۸۹۰ء کے ایک طرحی مشاعرے میں اس شعر کو پڑھ کر آپ نے اس وقت کے جید شعرا کو حیرت میں ڈال دیا تھا ؎

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے

شعر میں شان کریمی اور عرق انفعال سے شعری پختگی اور عربی اور فارسی سے آپ کی واقفیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ انجمن حمایت اسلام کے جلسوں میں باقاعدہ شرکت کرنے لگے۔ ۱۹۰۰ء میں انجمن کے ایک جلسے میں آپ نے نظم 'نالہ یتیم' پڑھی۔ اس نظم کے سوز وگداز نے مجمع کو اتنا متاثر کیا کہ ہر طرف سے یتیموں کے لئے امداد کے در وا ہو گئے۔ ۱۹۰۱ء میں جب رسالہ مخزن کا اجرا عمل میں آیا تو اس میں آپ کی نظم ہمالہ شائع ہوئی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اقبال تواتر سے اردو میں شعر کہہ رہے تھے مگر اردو کلام کا مجموعہ بہت بعد میں شائع ہوا جب کہ فارسی مجموعے اسرار خودی، رموز بے خودی، زبور عجم، پیام مشرق وغیرہ بانگ درا سے قبل منظر عام پر آ گئے۔ پیام مشرق ۱۹۲۳ء میں تو ۱۹۲۴ء میں بانگ درا شائع ہوئی۔ اس طرح فارسی اور اردو دونوں مجموعوں کی اشاعت میں زیادہ فاصلہ نہیں ہے اور دونوں طباعت اور اشاعت کے مراحل سے تقریباً ایک ساتھ گذر رہے تھے۔ اردو مجموعہ کا نام بانگ درا بھی فارسی مجموعوں کی طرح فارسی ترکیب پر مبنی ہیں۔ بانگ درا کی نظموں کے عنوان بھی اسی قسم کے ہیں مثلاً گل رنگیں، عہد طفلی، ابر کوہسار، خفتگان خاک سے استفسار، گل پژمردہ، طفل شیر خوار، تصویر آدم، سرگذشت آدم، ترانہ ہندی، حقیقت حسن، اختر صبح، نوائے غم، عشرت امروز، جلوۂ حسن، گورستان شاہی، بزم انجم، جواب شکوہ، شعاع آفتاب، خضر راہ اور طلوع اسلام وغیرہ۔ پیام مشرق کے عنوانات پر نگاہ ڈالیں تو وہ اس طرح ہیں۔۔لالہ طور، ہلال عید، گل نخستین، انکار ابلیس، تسخیر فطرت، صبح قیامت، نوای وقت، فصل بہار وغیرہ۔ ان دونوں کے عنوانات میں کافی مماثلت نظر آتی ہے۔ بانگ درا میں اقبال کی فارسی سے رغبت کا ایک اور نمونہ اس شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ کبھی پوری نظم، کبھی نظم کا پورا بند اور کبھی ایک پورا شعر اور کبھی ایک مصرعہ فارسی میں کہا ہے مثلاً فروری ۱۹۱۲ء میں کہی گئی درج ذیل فارسی نظم 'شمع اور شاعر' بانگ درا میں موجود ہے ؎

دوش می گفتم بہ شمع منزل ویران خویش
گیسوئے تو از پر پروانہ دارد شانہ اے
در جہاں مثل چراغ لالۂ صحرا ستم
نے نصیب محفلے نے قسمت کاشانہ اے
مدتے مانند تو من ہم نفس سوختم
در طواف شعلہ ام بالے نہ زد پروانہ اے
می تپد صد جلوہ در جان امل فرسود من
بر نمی خیزد ازین محفل دل دیوانہ اے
از کجا این آتش عالم فروز اندوختی
کرمک بے مایہ را سوز کلیم آموختی

بانگ درا میں درج 'طلوع اسلام' نو بندوں پر مشتمل ایک طویل نظم ہے۔ اس کے ہر بند میں آٹھ شعر ہیں۔ اس کا نواں بند پورا فارسی میں ہے اور اس پر طرہ یہ کہ آخر میں حافظ کا ایک معنی خیز شعر پیوست کر دیا ہے جس کا لطف پورے بند کی قرأت سے اٹھایا جا سکتا ہے ؎

بیا ساقی نوائے مرغ زار از شاخسار آمد
بہار آمد نگار آمد نگار آمد قرار آمد
کشید ابر بہاری خیمہ اندر وادی و صحرا
صدائے آبشاراں از فراز کوہسار آمد
سرت گردم تو ہم قانون پیشیں ساز دہ ساقی
کہ خیل نغمہ پردازاں قطار اندر قطار آمد
کنار از زاہداں برگیر و بے باکانہ ساغر کش
پس از مدت ازیں شاخ کہن بانگ ہزار آمد
بہ مشتاقاں حدیث خواجۂ بدر و حنین آور
تصرف ہائے پنہانش بچشم آشکار آمد
دگر شاخ خلیلؑ از خون ما نمناک می گردد
ببازار محبت نقد ما کامل عیار آمد
سر خاک شہیدے برگ ہائے لالہ می پاشم
کہ خونش با نہال ملت ما سازگار آمد
"بیا تا گل بیفشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح دیگر اندازیم"
(حافظؔ)

اسی نظم کے پانچویں اور آٹھویں بند کا آخری شعر فارسی میں کہا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ؎

چہ باید مرد را طبع بلندے، مشرب نابے
دل گرمے نگاہ پاک بینے، جان بیتابے
(اقبال)

بیا پیدا خریدار است جان ناتوانے را
پس از مدت گذار افتاد بر ما کاروانے را
(اقبال)

نظم دل کا پورا مصرعہ فارسی میں حاضر خدمت ہے ؎

قصۂ دار و رسن بازیٔ طفلانۂ دل
التجائے ارنی سرخی افسانۂ دل

نظم 'گل پژمردہ' میں مثنوی معنوی مولانا روم کے پہلے شعر ؎

بشنو از نے چون حکایت می کند
وز جدائی ہا شکایت می کند

میں ترمیم و اضافہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں بانسری کی طرح نرکل کے جنگل کی داستان بیان کر رہا ہوں ۔اے گل! تو سن لے کہ میں اپنی اصل سے جدا ہونے کی شکایت کر رہا ہوں ؎

ہچو نے از نیستان خود حکایت می کنم
بشنو اے گل! از جدائی ہا شکایت می کنم

نظم تصویر درد میں بیدل اور نظیری کے اشعار پیوست کر دیے ہیں ؎

درین حسرت سرا عمریست افسون جرس دارم
ز فیض دل تپیدن ہا خروش بے نفس دارم (بیدل)
نمی گردید کوتہ رشتۂ معنی رہا کردم
حکایت بود بے پایان بخاموشی ادا کردم (نظیری)

'نالۂ فراق' میں اس تجربہ نے ایک دوسری شکل اختیار کر لی۔ یہاں اقبال نے بیدل کے اشعار، اپنا فارسی شعر اور اس کے ساتھ امیر مینائی کا اردو شعر چسپاں کر دیا ہے ؎

تا ز آغوش وداعش داغ حیرت چیدہ است
ہمچو شمع کشتہ در چشمم نگہ خوابیدہ است (بیدل)
شور لیلی کو کہ باز آرائش سودا کند
خاک مجنون را غبار خاطر صحرا کند (بیدل)
ابر رحمت دامن از گلزار من برچید و رفت
اندکی بر غنچہ ہائے آرزو بارید و رفت (اقبال)
تاب گویائی نہیں رکھتا دہن تصویر کا
خامشی کہتے ہیں جس کو ہے سخن تصویر کا (امیر مینائی)

اقبال اور دوسرے شعرا کے فارسی اشعار کی ایسی ہی متعدد مثالیں بانگ درا کی دیگر نظموں سے پیش نظر ہیں ؎

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دل تو زدند
چہ برق جلوہ بخاشاک حاصل تو زدند (اقبال، نظم بلالؓ)
اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
وگر کشادہ جبینم، گل بہار توام (اقبال، التجائے مسافر)
از نفس در سینۂ خوں گشتہ نشتر داشتم
زیر خاموشی نہاں غوغائے محشر داشتم (اقبال، وصال)
یک نظر کردی و آداب فنا آموختی
اے خنک روزے کہ خاشاک مرا وا سوختی (اقبال، وصال)
در غم دیگر بسوز و دیگراں را ہم بسوز
گفتمت روشن حدیثے گر توانی دار گوش (اقبال، شمع)
خود گداز ینم کیفیت صہبایش بود
خالی از خویش شدن صورت مینایش بود (اقبال، جواب شکوہ)
تو مرغ سرائی، خورش از خاک بجوئی
ما در صدد دانہ بہ انجم زدہ منقار (اقبال، ایک مکالمہ)
قوی شدیم، چہ شد، ناتواں شدیم چہ شد؟
چنین شدیم، چہ شد یا چناں شدیم، چہ شد؟
(اقبال، میں اور تو)
بہ ہیچ گونہ درین گلستاں قرارے نیست
تو گر بہار شدی، ما خزاں شدیم، چہ شد؟ (اقبال، میں اور تو)
رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد (اقبال، مسلمان اور تعلیم جدید)
ہر چہ در دل گزرد وقف زباں دارد شمع
سوختن نیست خیالے کہ نہاں دارد شمع (بیدل، نظم عبد القادر کے نام)
عاقبت منزل ما وادی خاموشان است
حالیہ غلغلہ در گنبد افلاک انداز (حافظ، نظم نصیحت)
غنیؔ روز سیاہ پیر کنعان را تماشہ کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را (غنیؔ، خطاب بہ جوانان اسلام)
سماں 'الفقر فخری' کا رہا شان امارت
'بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را' (مصرعہ حافظ)

نظم 'قرب سلطان' دس اشعار پر مبنی ہے اور اس کے چار اشعار ایسے ہیں جن کا دوسرا مصرعہ حافظ کا ہے اور آخر میں پورا شعر ہی حافظؔ کا چسپاں ہے ؎

جہاں میں خواجہ پرستی ہے بندگی کا کمال
رضائے خواجہ طلب کن قبائے رنگیں پوش (اقبال)
مزا تو یہ ہے کہ یوں زیر آسماں رہیے
ہزار گونہ سخن در دہان و لب خاموش (حافظ)
یہی اصول ہے سرمایۂ سکون حیات
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش (حافظ)
مگر خروش پہ مائل ہے تو تو بسم اللہ
بگیر بادۂ صافی، ببانگ چنگ بنوش (حافظ)
محل نور تجلی ست رائے انور شاہ
چو قرب او طلبی در صفائے نیت کوش (حافظ)

نظم 'ارتقا' میں سات اشعار ہیں جن میں فارسی ترکیبیں بکثرت موجود ہیں۔ اس میں دو شعر فارسی کے اور آخری شعر فرح اللہ شوستری کا پرویا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

سکوت شام 'سے' تا نغمۂ سحر گاہی
ہزار مرحلہ ہائے فغان نیم شبی (اقبال)
کشاکش زم و گرما، تپ و تراش و خراش
ز خاک تیرہ دروں تا بہ شیشۂ حلبی (اقبال)
مقام بست و شکست و فشار و سوز کشید
میان قطرۂ نیساں و آتش عنبی (اقبال)
مغاں کہ دانۂ انگور آب می سازند
ستارہ می شکنند، آفتاب می سازند (فرح اللہ شوستری)

اس کے علاوہ بھی سعدی، عرفی، حافظ و دیگر فارسی شعرا کے اشعار حسب ضرورت انتہائی فراوانی سے استعمال کئے ہیں ؎

نوا را تلخ تر می زن چو ذوق نغمہ کم یابی
حدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں یابی
(نظم عرفی، شعر عرفی)
گرت ہوا است کہ با خضر ہم نشیں باشی
نہاں ز چشم سکندر چو آب حیوان باشی
(حافظ، ایک خط کے جواب میں)
خرما نتواں یافت ازاں خار کہ کشتیم
دیبا نتواں بافت ازاں پشم کہ رشتیم
(فردوس میں مکالمہ)
شہپر زاغ و زغن در بند قید و صید نیست
این سعادت قسمت شہباز و شاہیں کردہ اند
(حافظ، اسیری)
مرا از شکستن چناں عار (عمادی درد) ناید
کہ از دیگراں (ناکساں) خواستن مومیائی
(عمادی، دریوزۂ خلافت)

نظم 'دنیائے اسلام' میں اقبال ایک اور نیا تجربہ کرتے ہیں اور رومی کے شعر کو از روئے پند بروئے کار لاتے ہیں اور مزید اشعار فارسی میں خود کہتے ہیں ؎

گفت رومی "ہر بنائے کہنہ کہ آباداں کنند
می ندانی "اول آن بنیاد را ویراں کنند
اے کہ نشناسی خفی را از جلی ہشیار باش
اے گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ ہشیار باش
مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زماں پیش نظر 'لا یخلف المیعاد' دار
چہ باید مرد را طبع بلندے، مشرب نابے دل گرمے، نگاہ پاک بینے، جان بیتابے

بانگ درا میں انیسی شاملو، ملا عرشی، میر رضی دانش، ابو طالب کلیم ہمدانی، صائب تبریزی، ملک قمی، بیدل، فیضی وغیرہ فارسی شعرا کے اشعار پر کہی گئی تضمینیں بھی شامل ہیں ؎

باہر کمال اندکے آشفتگی خوش است
ہر چند عقل کل شدہ ای بے جنون مباش (بیدل)
ہمان بہتر کہ لیلی در بیاباں جلوہ گر باشد
ندارد تنگنائے شہر تاب حسن صحرائی (صائب)
تو اے پروانہ! این گرمی ز شمع محفلے داری
چو من در آتش خود سوز اگر سوز دلے داری (فیضی)
سرکشی باہر کہ کردی، رام او باید شدن
شعلہ ساں از ہر کجا برخاستی، آنجا نشیں (ابو طالب کلیم)
رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہم دور شد (ملک قمی)
شمع خود را می گداز د در میان انجمن
نور ما چون آتش سنگ از نظر پنہاں خوش است
(میر رضی دانش)
وفا آموختی از ما، بکار دیگراں کردی
ربودی گوہرے از ما نثار دیگراں کردی
(انیسی شاملو)

اتنا ہی نہیں اپنے ہم زمانہ اکبر الہ آبادی کو یاد کرتے ہوئے عربی فقرے بھی اپنے شعر میں انتہائی مہارت سے پیوست کر دیتے ہیں جو توجہ طلب ہیں ؎

اے مسلماں ہر گھڑی پیش نظر
آیۂ 'لا یخلف المیعاد' رکھ
یہ لسان العصر کا پیغام ہے
اِنّ وعد اللہِ حق یاد رکھ
حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز
ٹل نہیں سکتا 'وَقَد کُنتُم بِہٖ تَستَعجِلُون'
کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف 'ینسلون'
حکم حق ہے 'لیس للانسان الا ما سعیٰ'
کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار

اسی ضمن میں اب بانگ درا میں استعمال کی گئی فارسی تراکیب پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ اس مجموعہ میں درج پہلی نظم ہمالہ ہے جو ۱۹۰۱ء میں رسالہ مخزن میں شائع ہوئی تھی۔ اس کا انداز ملاحظہ ہو ؎

مطلع اول فلک ہو جس کا وہ دیواں ہے تو
سوئے خلوت گاہ دل دامن کش انساں ہے تو
برف نے باندھی ہے دستار فضیلت تیرے سر
خندہ زن ہے جو کلاہ مہر عالم تاب پر

مطلع اول، خلوت گاہ دل، دامن کش انساں، دستار فضیلت، کلاہ مہر عالم تاب، ایسی ہی ترکیبوں سے بانگ درا کی نظمیں اور غزلیں جا بجا مزین ہیں اور مفہوم کو واضح کرنے کے لئے اقبال نے عرفی، بیدل اور غالب کی طرح نئی تراکیب بھی وضع کر لیں۔ ہمالہ آٹھ بندوں پر مشتمل نظم ہے اور ان بندوں میں استعمال کی گئی فارسی تراکیب پیش نظر ہیں ؎

فصیل کشور ہندوستاں، گردش شام وسحر، کلیم طور سینا، چشم بینا، امتحان دیدۂ ظاہر، دیوار ہندوستاں، دامن کش انساں، عمر رفتہ، عہد کہن، سرگرم سخن، پیمانۂ فلک، چشمۂ دامن، آئینۂ سیال، دامن موج ہوا، رہوار ہوا، برق سر کہسار، دست قدرت، فرط طرب، فیل بے زنجیر، جنبش موج نسیم صبح، نشۂ ہستی، زبان برگ، دست گل چیں، کنج خلوت خانۂ قدرت، فراز کوہ، شاہد قدرت، سنگ رہ، عراق دل نشین، لیلی شب، زلف رسا، رنگ شفق، مسکن آبائے انساں، غازۂ رنگ تکلف وغیرہ۔

دوسری نظم گل رنگیں میں چار بند ہیں اور اس میں مستعمل فارسی ترکیبیں اس طرح ہیں۔۔شناسائے خراش عقدۂ مشکل، گل رنگیں، زیب محفل، شریک شورش محفل، بزم ہستی، سوز و ساز آرزو، بے گداز آرزو، نگاہ چشم صورت بیں، دست جفا جو، دیدۂ حکمت، دیدۂ بلبل، برگ ریاض طور، زخمی شمشیر جستجو، سامان جمعیت، چراغ خانۂ حکمت، سرمایۂ قوت، رشک جام جم، آئینۂ حیرت، تلاش متصل، شمع جہان افروز، توسن ادراک وغیرہ۔

ان کے علاوہ بانگ درا میں شامل اشعار کی فارسی تراکیب کی چند دیگر مثالیں بھی توجہ طلب ہیں۔۔شیرازہ بند دفتر کون و مکاں، یزدان ساکنان نشیب و فراز، گل فروش اشک شفق گوں، اصل کشاکش من و تو، آہنگ طبع ناظم کون و مکاں، ظہور جلوۂ ذوق شعور، زبان شاعر رنگین بیان، آتش زن طلسم اعجاز، برق دیدۂ خفاش، انجم کم ضو، گرفتار طلسم ماہتاب، گرمی گفتار اعضائے مجالس، ممنون سیر عرضۂ ہستی، منت کش تاب شنیدن، جولان گہ اطلس قبایان تتاری، ہمنشین خفتگان کنج تنہائی، جوش عاشق حسن قدیم وغیرہ۔

(جاری)

☆☆☆☆☆☆

بی جے پی کی غلط پالیسیوں سے کسان ناخوش ہیں: گرگ

چنڈی گڑھ۔ (یو این آئی) ہریانہ پردیش ویاپار منڈل کے ریاستی صدر بجرنگ گرگ نے اتوار کو ریاستی سطح کی اناج منڈی کے دورے کے دوران کسانوں اور کمیشن ایجنٹوں سے بات کرنے کے بعد کہا کہ ریاست کے کسان اور کمیشن ایجنٹ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کی غلط پالیسیوں سے بے حد ناخوش ہیں۔ مسٹر گرگ نے کہا کہ آج بھی 31 لاکھ ٹن گیہوں بازاروں میں پڑی ہے۔ حکومت کی عدم توجہی کے باعث منڈیاں گندم سے بھری پڑی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گندم کی خریداری، لفٹنگ اور 48 گھنٹوں میں ادائیگی کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نائب سینی کے تمام دعوے مکمل طور پر ناکام ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یکم اپریل سے گندم کی سرکاری خریداری شروع ہوئی، 27 دن گزر جانے کے باوجود گندم کی خریداری نہیں کی گئی اور نہ ہی ادائیگی کی گئی۔ گندم کی لفٹنگ اور ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے کسان اور کمیشن ایجنٹ حکومت سے شدید ناراض ہیں۔ گندم کی خریداری کے دوران دو بار بارش کی وجہ سے ہزاروں کوئنٹل گندم خراب ہو گئی اور کھیتوں میں بجلی کی تاریں کم لٹکنے کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصل جل کر راکھ ہو گئی۔ جس سے کسانوں کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت گندم کی خرابی اور فصل جلنے سے ہونے والے نقصان کا فوری ازالہ کرے اور گندم کو اٹھا کر منڈیوں میں فوری ادائیگی کی جائے۔ مسٹر گرگ نے کہا کہ حکومت نے گیہوں کی لفٹنگ کے لئے ٹینڈرنگ میں تاخیر اور منڈیوں میں باردانہ کی دیر سے فراہمی کی وجہ سے گیہوں کی لفٹنگ میں تاخیر کی ہے اور اس کی وجہ سے گیہوں کی لفٹنگ میں تاخیر ہوئی ہے۔

جموں و کشمیر کے پہلگام سانحہ

مجرموں کو سزا ملے، لیکن بے گناہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے

کشمیری عوام نے دہشت گردی اور بے گناہ لوگوں کے قتل کے خلاف کھل کر آواز اٹھائی ہے: عمر عبداللہ

سری نگر۔ (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اتوار کے روز کہا کہ اگرچہ مجرموں کو بے رحمی سے سزا دینی چاہیے، لیکن بے گناہ لوگوں کو جانی یا مالی نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔ عمر عبداللہ نے کہا، 'پہلگام حملے کے بعد دہشت گردی کے خلاف فیصلہ کن جنگ ضروری ہے۔ کشمیری عوام نے دہشت گردی اور بے گناہ لوگوں کے قتل کے خلاف کھل کر آواز اٹھائی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، 'اب وقت ہے کہ اس حمایت کو مزید بڑھایا جائے اور ایسی کوئی کارروائی نہ کی جائے جو لوگوں کو الگ تھلگ کرے۔ مجرموں کو سزا دو، ان پر کوئی رحم نہ کرو، لیکن بے گناہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔' عمر عبداللہ کا یہ بیان نیشنل کانفرنس کے رکن پارلیمان، آغا سید روح اللہ مہدی کی طرف سے 'ایکس' پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے بعد سامنے آیا، جس میں انہوں نے کہا کہ کشمیر اور کشمیریوں کو اجتماعی سزا دی جا رہی ہے۔ پی ڈی پی کی صدر، محبوبہ مفتی نے بھی حکومت ہند کو محتاط رہنے کی اپیل کی اور دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرتے وقت بے گناہ لوگوں کو الگ تھلگ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا، 'حکومت ہند کو محتاط رہنا چاہیے اور پہلگام حملے کے بعد دہشت گردوں اور شہریوں میں فرق سمجھنا چاہیے۔' پیپلز کانفرنس کے صدر اور ہندوارہ کے ایم ایل اے سجاد لون نے بھی کہا کہ اجتماعی طور پر مجرمانہ یا دہشت گردی کی تعریف کرنا ایک لعنت ہے جو کبھی بھی مفاہمت اور سماجی سوچ کو فروغ نہیں دے سکے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پہلگام میں ہونے والی وحشیانہ واردات کے بعد کشمیر میں جو عوامی احتجاج ہوا، وہ ایک نیا سماجی منظر نامہ پیش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، 'یہ ایک تاریخی تبدیلی ہے، اور ہم امید کرتے ہیں کہ قانون و امن کے ذمہ دار ادارے اس تبدیلی کی اہمیت کو سمجھیں گے اور اس میں رکاوٹ پیدا کرنے یا ماضی کی سوچ کی طرف واپسی کے لیے غلط اقدامات نہ کریں۔' سجاد لون نے کہا کہ ان حالات میں ایک خاندان کو ایک فرد کی کارروائی کی وجہ سے سزا دینا درست نہیں ہے، اور عدالت نے بھی ایسے فیصلوں کو غلط قرار دیا ہے جہاں کسی فرد کو صرف اپنے رشتہ داروں کی دہشت گردی کی بنیاد پر سزا دی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 'ہم امید کرتے ہیں کہ پہلگام حملے کے بعد حاصل ہونے والی تبدیلی کو سمجھا جائے گا اور ان قیمتی کامیابیوں کو ضائع نہ ہونے دیا جائے گا۔'

حکومت کو ملی ٹنٹوں اور عام شہریوں میں فرق کرنا چاہئے: محبوبہ مفتی

سری نگر۔ (یو این آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے کہا ہے کہ حکومت کو حالیہ پہلگام حملے کے بعد احتیاط سے کام لینا چاہئے اور دہشت گردوں اور عام شہریوں میں واضح فرق کرنا چاہئے انہوں نے کہا: حکومت کو خاص طور پر اُن بے گناہ افراد کو خود سے دور نہیں کرنا چاہیے جو دہشت گردی کے خلاف ہیں موصوف سابق وزیر اعلیٰ نے ان باتوں کا اظہار اتوار کو ایکس پر اپنے ایک پوسٹ میں کیا۔ انہوں نے کہا: مرکزی حکومت کو حالیہ پہلگام حملے کے بعد احتیاط سے کام لینا چاہئے اور دہشت گردوں اور عام شہریوں میں واضح فرق کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا: حکومت کو خاص طور پر اُن بے گناہ افراد کو خود سے دور نہیں کرنا چاہیے جو دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ان کا پوسٹ میں کہنا ہے: اطلاعات ہیں کہ ہزاروں افراد کو گرفتار کیا گیا ہے اور عام کشمیریوں کے کئی گھروں کو ملی ٹنٹوں کے گھروں کے ساتھ منہدم کیا گیا ہے۔ محبوبہ مفتی نے حکومت سے اپیل ہے کہ وہ حکام کو ہدایت دے کہ وہ یہ یقینی بنائیں کہ بے گناہ افراد کو اس کا خمیازہ نہ بھگتنا پڑے، کیونکہ عام لوگوں کی بیگانگی دہشت گردوں کے خوف اور تقسیم کے مقاصد کو تقویت دیتی ہے۔

'فِٹجی' نے 15 ہزار طلبا و طالبات سے 250 کروڑ روپے ٹھگے!

کوچنگ ادارے کے بڑے گھوٹالے کا ای ڈی نے کیا انکشاف

نئی دہلی۔ معروف کوچنگ ادارے فٹجی (ایف آئی آئی ٹی-جے ای ای) کے ذریعہ بڑا گھوٹالہ کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس کے تحت انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) نے 250 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی کا انکشاف کیا ہے۔ ای ڈی کی چھاپہ ماری میں 32 کوچنگ سنٹر بند کرنے اور طلبا سے دھوکہ دہی کرنے کے پختہ ثبوت ملے ہیں۔ اطلاع کے مطابق فٹجی کوچنگ کے مالکان نے مختلف ریاستوں کے 14411 طلبا و طالبات سے ایڈوانس فیس کے طور پر 250.02 کروڑ روپے جمع کرائے تھے اور جنوری مہینہ میں بغیر کسی اطلاع کے اپنے کوچنگ سنٹر بند کر دیے تھے۔ ای ڈی کی جانچ میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ طلبا سے تعلیمی سال 29-2028 تک کی ایڈوانس فیس جمع کرائی گئی تھی۔ ان میں حال میں چل رہے بیچوں کے طلبا و طالبات سے تقریباً 206 کروڑ روپے جمع کرائے گئے تھے۔ ہفتہ کی صبح ای ڈی کی چھاپہ ماری کی کارروائی ختم ہوئی۔ دہلی میں کوچنگ مالک ڈی کے گوئل کے دسنت وہار واقع رہائش سمیت دیگر مقامات پر کی گئی چھاپہ ماری کے دوران ایجنسی نے 10 لاکھ روپے نقد، 4.89 کروڑ روپے کے زیورات اور کئی مشتبہ دستاویز برآمد کیے۔ برآمد اشیا میں کئی قابل اعتراض دستاویز اور ڈیجیٹل ڈیوائس بھی شامل ہیں۔ ای ڈی کے مطابق ذاتی فائدے کے لیے فیس کی رقم کو دوسرے کھاتوں میں ڈائیورٹ کیا گیا تھا۔ آگے کی چھان بین کی جا رہی ہے۔

واضح رہے کہ فٹجی کوچنگ کے لکھنؤ، غازی آباد، میرٹھ، نوئیڈا، پریاگ راج، دہلی، بھوپال، گوالیار، اندور، فرید آباد، گروگرام، ممبئی اور دیگر شہروں میں واقع 32 کوچنگ سنٹر بغیر کسی قبل اطلاع کے اچانک بند کر دیے گئے تھے۔ ای ڈی کے مطابق تفتیش میں پتہ چلا ہے کہ تعلیمی سال 26-2025 کے 9.823 طلبا و طالبات سے 181.89 کروڑ روپے، تعلیمی سال 27-2026 کے 3316 طلبا و طالبات سے 47.48 کروڑ روپے، تعلیمی سال 28-2027 کے 1008 طلبا و طالبات سے 17.07 کروڑ روپے اور تعلیمی سال 29-2028 کے 264 طلبا و طالبات سے 3.76 کروڑ روپے بطور فیس جمع کرائے گئے تھے۔ فٹجی مالکان نے کوچنگ سنٹر کے ٹیچروں اور ملازمین کی بھی کئی ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی تھی۔ ایجنسی نے کوچنگ مالکان کے خلاف درج کرائے گئے معاملے کی بنیاد پر منی لانڈرنگ کا مقدمہ درج کر کے جانچ شروع کی تھی۔ ای ڈی نے جمعرات اور جمعہ کو دہلی، نوئیڈا، گروگرام واقع 8 اداروں میں چھاپہ ماری کی تھی۔ ان میں کوچنگ مالک کا دہلی واقع رہائش اور کارپوریٹ دفتر بھی شامل تھا۔ جانچ میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ تعلیمی خدمات کی آڑ میں طلبا و طالبات اور ان کے سرپرستوں کو دھوکہ دے کر پیسوں کی ہیرا پھیری منصوبہ بند طریقے سے کی گئی۔

جے این یو طلبہ یونین انتخابات: کونسلر عہدے پر جیت کے بعد آر جے ڈی میں خوشی کی لہر

نئی دہلی۔ جواہر لال یونیورسٹی (جے این یو) کے طلبہ یونین کے انتخاب میں آر جے ڈی کے ایکٹیوسٹ روی راج نے اسکول آف انٹرنیشنل اسٹڈیز (ایس آئی ایس) میں جیت درج کی ہے۔ اس جیت سے آر جے ڈی کے اسٹوڈنٹ ونگ میں کافی جوش و خروش کا ماحول ہے۔ جے این یو میں جیت کے بعد پارٹی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کیا۔ پوسٹ میں جیت کے بعد آر جے ڈی کے کارکنان کافی خوشی مناتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ویڈیو کے ساتھ شیئر کی گئی پوسٹ میں پارٹی نے لکھا کہ "جے این یو میں بھی جلا لالٹین! ملک کے سب سے باوقار یونیورسٹی جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) دہلی کے طلبہ یونین کے انتخاب میں کونسلر کے عہدے کے لیے طالب علم اور آر جے ڈی کے امیدوار روی راج نے اسکول آف انٹرنیشنل اسٹڈیز (ایس آئی ایس) میں بڑے فرق سے جیت حاصل کی ہے۔ صدارتی امیدوار اکشن رنجن نے بھی اپنی محنت اور صدارتی تقریر سے سب کو متاثر کیا۔" آر جے ڈی نے پوسٹ میں مزید لکھا کہ "سماجی انصاف، سوشلزم اور سیکولر سیاست کے علمبردار لالو پرساد اور ملک کے سب سے مقبول جوان لیڈر تیجسوی یادو کی ترقی پسند، مثبت اور نتیجہ خیز سیاست اور قیادت کی جیت ہے۔" پوسٹ میں آگے لکھا گیا کہ "گزشتہ چند سالوں میں ہی آر جے ڈی نے جے این یو میں اپنی خاص پہچان بنالی ہے۔ ابھی حال ہی میں دہلی یونیورسٹی اکیڈمک کونسل کے انتخاب میں آر جے ڈی ٹیچرس یونٹ (نیشنل ٹیچرس فرنٹ) کے امیدوار پروفیسر وویک راجک نے شاندار جیت درج کر کے دہلی یونیورسٹی کے اساتذہ میں اپنی شاندار موجودگی درج کرائی تھی۔"

پہلگام حملہ کی متاثرہ کی حقیقت بیانی

خوفناک وقت میں اجنبی کشمیریوں نے ہر لمحہ حفاظت کی

نئی دہلی۔ پہلگام حملے کے بعد پورے ملک میں غم کا ماحول ہے۔ اس حملے میں 26 لوگوں نے اپنی جان گنوائی ہے۔ رفتہ رفتہ اب اس سے جڑے متاثرین کی درد بھری داستان بھی سامنے آنے لگی ہے۔ اس حملے میں جان گنوانے والے لوگوں میں کوچی کی رہنے والی آرتی مینن کے والد این رام چندرن (65) بھی شامل تھے۔ آرتی نے پہلگام سے واپس آنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے خوفناک منظر کے بارے میں بتایا۔ آرتی نے میڈیا سے سے حملے کے وقت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا، "پہلے تو ہمیں لگا کہ یہ پٹاخے کی آواز ہے لیکن اگلی ہی گولی چلنے پر پتہ چل گیا کہ یہ دہشت گردانہ حملہ ہے۔" آرتی کے والد اور ان کے چھ سال کے جڑواں بیٹے بیسرن میں ایک باڑے سے گھرے گھاس کے میدان سے گزر رہے تھے۔ تبھی دہشت گردوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ ان کی والدہ شیلا کار میں ہی بیٹھی رہیں۔ انہوں نے بتایا، "ہم بھاگنے کے لیے باڑ کے نیچے رینگ گئے۔ لوگ سبھی سمت میں بکھر گئے۔ جب ہم آگے بڑھ رہے تھے تو ایک آدمی جنگل سے نکل کر آیا۔ اس نے سیدھے ہماری طرف دیکھا۔ اس اجنبی نے کچھ ایسے لفظ بولے جو وہ سمجھ نہیں پائے۔ ہم نے جواب دیا، ہمیں نہیں پتہ۔ اگلے ہی لمحہ اس نے گولی چلا دی۔ میرے والد ہمارے بغل میں گر پڑے۔ میں نے دو لوگوں کو دیکھا، لیکن انہوں نے کسی فوجی کی وردی نہیں پہنی ہوئی تھی۔" ایجنسی کے مطابق آرتی نے بتایا کہ وہ لوگ تقریباً ایک گھنٹے تک جنگل میں بھٹکتے رہے۔ انہوں نے کہا، "میرے بیٹے چلّانے لگے اور وہ آدمی بھاگ گیا۔ مجھے پتہ تھا کہ میرے والد چلے گئے ہیں۔ میں نے بچوں کو ساتھ لیا اور وہاں سے نکل گئی۔ جنگل میں، مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں کہاں جا رہی ہوں۔ جب میرا فون سگنل غائب ہو گیا تو میں نے اپنے ڈرائیور کو کال کیا۔

مانکر نے پہلگام حملے کے دو متاثرین کے اہل خانہ سے ملاقات کی

پونے۔ ۳ (یو این آئی) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (اجیت پوار گروپ) کے پونے شہر کے صدر دیپک مانکر نے اتوار کو جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے میں مارے گئے دو متاثرین سنتوش جگدالے اور کاستوبھ گنبوٹے کے اہل خانہ سے ملاقات کر کے انہیں تسلی دی اور انہیں ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا، "پاکستان مسلسل ہندوستان میں دہشت گردی کی کارروائیاں کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پاکستان کی مذموم سرگرمیوں کا اسی زبان میں جواب دیا جائے گا جو وہ سمجھ سکتے ہیں۔ مسٹر مانکر نے کہا کہ ہندوستان پہلگام میں بزدلانہ دہشت گردانہ حملے کا پاکستان کو منہ توڑ جواب دے گا۔

پہلگام حملہ: کماری سیلجا نے ونے نروال کے اہل خانہ سے کی ملاقات، شفاف تحقیقات کا مطالبہ

سرسا: کانگریس کی سینئر رہنما کماری سیلجا اتوار کے روز پہلگام حملے میں جان گنوانے والے بحریہ کے افسر ونے نروال کے اہل خانہ سے ملاقات کے لیے پہنچیں۔ ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ پورے ملک کے لیے ایک انتہائی غمناک گھڑی ہے۔ کماری سیلجا نے کہا کہ اس سانحے نے نہ صرف متاثرہ خاندان بلکہ پورے ملک اور سیکورٹی فورسز کو گہرا صدمہ پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ خاندان نہایت بہادر اور بااخلاق ہے۔ دنیا کو اس خاندان سے حوصلہ اور سیکھنے کی ضرورت ہے۔" کماری سیلجا نے ونے نروال کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی خوشیوں کی یادیں چھوڑ کر رخصت ہوا ہے۔ ان کے مطابق یہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، جس میں ہمارا ایک مخلص اور فرض شناس افسر ہم سے جدا ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وحشیانہ عمل کو انجام دینے والے انسان کہلانے کے لائق نہیں، بلکہ درندگی کی حدیں پار کر چکے ہیں۔

سیکورٹی میں ممکنہ چوک کے سوال پر کماری سیلجا نے سیاسی تبصرے سے گریز کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دکھ کی گھڑی ہے، اس وقت ایسے سوالات اٹھانا مناسب نہیں، البتہ انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعے کے حوالے سے کئی سوالات موجود ہیں، جن پر وقت آنے پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے میڈیا میں سامنے آنے والی رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جائے وقوعہ پر کوئی سیکورٹی اہلکار موجود نہیں تھا، جو ایک افسوسناک حقیقت ہے۔ کماری سیلجا نے زور دے کر کہا کہ اس معاملے کی مکمل اور شفاف تحقیقات ہونی چاہیے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اتنی بڑی کوتاہی کیسے ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں ٹھنڈے دماغ سے یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ایسے سانحات کیوں پیش آتے ہیں اور انہیں آئندہ کیسے روکا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کی گنگا-جمنی تہذیب کا حوالہ دیتے ہوئے کماری سیلجا نے کہا کہ ہمارا ملک وہ سرزمین ہے جہاں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ باہم محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہتے ہیں۔ کماری سیلجا نے زور دیا کہ ملک کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے ٹھوس حکمت عملی تیار کی جائے۔ انہوں نے اس لرزہ خیز واقعے سے سبق سیکھنے اور مستقبل میں سیکورٹی نظام کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ملاقات کے دوران انہوں نے ونے نروال کے اہل خانہ کے ساتھ مکمل ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کیا اور کہا کہ ملک ان کے صبر و حوصلے کو سلام پیش کرتا ہے۔

پہلگام حملے کے بعد ایل او سی پر تناؤ، دیہی باشندے بینکروں کی مرمت میں مصروف

سری نگر۔ (یو این آئی) پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد جموں و کشمیر کے سرحدی علاقوں میں کشیدگی اپنے عروج پر پہنچ گئی ہے۔ لائن آف کنٹرول (ایل او سی) اور بین الاقوامی سرحد کے قریب واقع دیہی علاقوں میں نہ صرف خوف اور غیر یقینی کی کیفیت چھا گئی ہے بلکہ لوگ اپنی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے برسوں پرانے زیر زمین بینکروں کی صفائی اور مرمت میں بھی مصروف ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پونچھ، راجوری، اوڑی، ہنگڈار، کیرن اور گریز جیسے حساس سرحدی علاقوں میں لوگوں نے پرانے زیر زمین بینکروں کی صفائی اور مرمت کا کام دوبارہ شروع کر دیا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق، 'ہم ان بینکروں کو تقریباً بھول چکے تھے، لیکن اب ایک بار پھر یہ زندگی بچانے کا سہارا بننے جا رہے ہیں۔ خوف کا ماحول ہے، مگر دعا ہے کہ جلدی امن بحال ہو۔' ایک اور شہری نے کہا، 'ہم حکومت، فوج اور تمام سیکورٹی اداروں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ دہشت گردی کی سخت مذمت کرتے ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو وطن کے لیے اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔' دفاع ترجمان کے مطابق، ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب پاکستانی افواج نے ایل او سی پر کئی مقامات پر بلا اشتعال فائرنگ کی۔ ہندوستانی فوج نے بھی موثر انداز میں جوابی کارروائی کی۔ انہوں نے کہا کہ سرحد پر پیدا شدہ صورتحال پر قریبی نظر رکھی جا رہی ہے اور فوج کسی بھی مہم جوئی کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔

مشاورت کے سابق صدر نوید حامد، پرفیسر وپن کمار ترپاٹھی اور جان دیال قائد ملت ایوارڈ سے سرفراز

نئی دہلی،: جنوبی ہند کے معتبر ادارہ قائد ملت ایجوکیشنل اینڈ سوشل ٹرسٹ (چنئی) نے ہفتے کو یہاں میوزک اکیڈمی کے آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک ۲۷ اپریل (یو این آئی) آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے سابق صدر اور موومنٹ فار امپاورمنٹ آف مسلم انڈینس (مؤمن) کے جنرل سکریٹری نوید حامد، مشہور صحافی و سماجی کارکن جان دیال اور سد بھاؤ مشن کے بانی نامور سائنسداں پروفیسر وپن کمار ترپاٹھی کو مدراس ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس کے این باشا کے ہاتھوں قائد ملت ایوارڈ پیش کیا۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق عوامی زندگی میں دیانت داری کے لیے دیا جانے والا یہ سالانہ ایوارڈ سند توصیف، پانچ لاکھ روپے اور نشان تکریم پر مشتمل ہے۔ جسٹس باشا نے اس موقع ایوارڈ یافتگان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان حضرات کو ایوارڈ پیش کرنے کی خدمت انجام دے کر اپنے آپ کو معزز و مفتخر محسوس کر رہا ہوں کیونکہ یہ وہ افراد ہیں جو ماحول کی تاریکی میں روشنی کا درجہ رکھتے ہیں جبکہ ایوارڈ یافتگان کی عزت افزائی کے موقع پر قائد ملت ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری ایم جی داؤد میاں خان نے کہا کہ "ان حضرات کو یہ ایوارڈ ہندوستان میں ان کی سیاسی اور ذاتی زندگی میں دیانتداری کے بے داغ ٹریک ریکارڈ پر پیش کیا جا رہا ہے" اور چرچ آف ساؤتھ انڈیا کے سبکدوش بشپ ڈاکٹر دیواساگا ایم نے اس موقع پر کہا کہ "ہم آپ کی خدمات کو تسلیم کرنے، آپ کے اقدامات کی حمایت کرنے اور تمام تر مشکلات کے باوجود آپ کی لڑائی جاری رکھنے کی خواہش کیساتھ یہاں حاضر آئے ہیں۔

تھیٹر کسب معاش سے زیادہ تسکین روح کا ذریعہ ہے: مجیب خاں

اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام 'معاصر اردو اسٹیج' پر سہ روزہ قومی سمینار اختتام پذیر

نئی دہلی۔ اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام سہ روزہ قومی سمینار بعنوان 'معاصر اردو اسٹیج' انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ سمینار کے تیسرے دن تیسرا اجلاس صبح دس بجے محمد اسلم پرویز، اقبال نیازی کی صدارت اور ڈاکٹر یوسف رضا کی نظامت میں شروع ہوا۔ جس میں پہلا مقالہ ڈاکٹر ایم سعید عالم نے 'اردو کے سوانحی ناٹک: ایک جائزہ'، دوسرا مقالہ ڈاکٹر محمد انظر حسین نے 'اردو اوپیرا: صورتحال اور امکانات'، تیسرا مقالہ۔ ایس این لعل نے 'اتر پردیش میں معاصر اردو تھیٹر: تنقیدی جائزہ' چوتھا مقالہ محترمہ منیرہ سورتی نے 'نکڑ ناٹک: اثرات و امکانات' پانچواں مقالہ۔ انیس اعظمی نے 'اردو اکادمی، دہلی کا ڈراما فیسٹول: ایک تنقیدی جائزہ' اور چھٹا مقالہ۔ مجیب خان نے 'کہانی کا رنگ منچ' پیش کیا۔ انیس اعظمی نے بہت ہی تفصیل سے اردو اکادمی، دہلی کا ڈراما سے جو رشتہ رہا ہے اور اس فن کے نامور ہستیوں نے جو کردار ادا کیا ہے اس کو پیش کیا۔ ایس این لعل صاحب ڈراما کی دنیا کے واحد فن کار ہیں جو پریم چند کی 315 کہانیوں میں سے 314 کہانیوں کو اسٹیج کر چکے ہیں۔ اس اجلاس کے صدارتی خطبہ میں اقبال نیازی نے کہا کہ ڈراما کا تعلق فنون لطیفہ سے ہے اور 'جو تراشا ہے اسے خوبی نظر آتی ہے اور جو تلاشا ہے اسے خامی نظر آتی ہے'۔ مزید انھوں نے کہا کہ کہانیوں کو اسٹیج کرنے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ پلاٹ میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔ ظہرانے کے بعد چوتھا اجلاس منعقد ہوا جس میں مسند صدارت پر۔ محمد مجیب خاں اور۔ ایس این لعل فائز تھے، نظامت کی ذمہ داری۔ مالک اشتر نے بخوبی انجام دی۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر امان اللہ نے 'تمل ناڈو میں معاصر اردو تھیٹر: تنقیدی جائزہ'، ڈاکٹر محی الدین قادری زور نے 'جموں کشمیر میں اردو تھیٹر: تنقیدی جائزہ'، ونے ورما نے 'حیدرآباد میں معاصر اردو تھیٹر: تنقیدی جائزہ'، فرخ شیر خان نے 'مدھیہ پردیش میں معاصر اردو تھیٹر: تنقیدی جائزہ' اور وقار قادری نے 'مہاراشٹرا میں معاصر اردو تھیٹر: تنقیدی جائزہ' کے عناوین سے اپنے مقالات پیش کیے۔ مقالات کے بعد ملک بھر سے تشریف لائے مقالہ نگار و صدور حضرات نے اس سمینار کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا، جس میں بطور میزبان پروفیسر معین الدین جینا بڑے نے کہا کہ یہ ایک بہت ہی کامیاب سمینار ہوا کیونکہ اس میں فن سے متعلق فن کار نے اپنی رائے کا کھل کر اظہار کیا۔ اسلم پرویز نے کہا کہ ایسے سمینار پانی کی خاموش سطح پر پتھر مار کر لہریں پیدا کرنے جیسا ہے۔۔ اقبال نیازی نے کہا کہ ڈراما کھیلنا اہم ہے لیکن کس قسم کے ڈرامے اسٹیج کیے جا رہے ہیں ان کا جائزہ لینے کے لیے اس نوعیت کے سمینار کا انعقاد بہت ضروری ہے۔ یہ اکادمک انداز کا سمینار بالکل بھی نہیں تھا کہ جس میں گفتن نشستن اور برخاستن ہو بلکہ یہ عملی افراد کا سمینار تھا جس کے لیے سبھی کو مبارکباد۔۔ سلیم عارف نے کہا کہ سماج کے خیال سے تھیٹر مت کیجیے بلکہ سماج کو تھیٹر کی ضرورت ہے اس لیے کیجیے۔ نیز انہوں نے کہا کہ پہلی بار مجھے ایسا لگا کہ کسی عملی سمینار میں شرکت ہوئی ہے۔۔ ظہیر انور نے کہا کہ ڈراما میں زندگی اور فن بہت ہی قریب آ جاتا ہے، اردو ڈراما پر ہر سطح پر کچھ اقدامات کی ضرورت ہے اور تدریسی سطح پر زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ سمینار کے متعلق انہوں نے کہا کہ واقعی میں اتنا کامیاب اور پرفیکٹ سمینار بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے۔۔ ایس این لعل نے بطور صدر اظہار خیال کرتے ہوئے اولاً سبھی مقالات پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور فرمایا کہ پورے ہندوستان میں جہاں جہاں تھیٹر ہو رہے ہیں وہاں وہاں ہر طرف مایوسی اور امید ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ تھیٹر سے آپ اپنا گھر تو نہیں چلا سکتے ہیں لیکن اپنی روح کو ضرور خوش کر سکتے ہیں یعنی یہ کسب معاش سے زیادہ تسکین روح کا ذریعہ ہے۔ اس کے بعد سمینار کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اہم سامعین میں پروفیسر عبدالحق، پروفیسر معین الدین جینا بڑے، پروفیسر خالد علوی، پروفیسر محمد کاظم، پروفیسر خالد اشرف، حبیب سیفی، ڈاکٹر ندیم، ڈاکٹر جاوید حسن، ڈاکٹر خان محمد رضوان، ڈاکٹر نظام الدین، نیہا ریاض، امیر حمزہ و ڈرامے کے دیگر طلبہ و اساتذہ بھی شامل تھے۔

پہلگام حملے پر نیہا سنگھ راٹھور کا ویڈیو وائرل

پہلگام حملے کا بہار کے انتخابات میں استعمال کرے گی حکومت

پٹنہ، بہار: بھارت کی شمالی ریاست بہار کی مشہور لوک گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور، جو اپنی دیسی گلوکاری اور تیز لہجے کے لیے مشہور ہیں، ایک بار پھر خبروں میں ہیں۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد مرکزی حکومت سے سوال پوچھتے ہوئے ان کا ایک ویڈیو ہندوستان سے زیادہ پاکستان میں وائرل ہو رہا ہے۔ پاکستانی میڈیا کے ساتھ ساتھ وہاں کے سیاستدان بھی اس ویڈیو کو ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے اس حملے کے لیے مودی سرکار کو گھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بھارت میں بھی نیہا کی ویڈیو پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ تاہم گلوکارہ اپنے بیانات پر قائم ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ وہ بغیر کسی خوف کے حکومت سے سوالات کرتی رہیں گی۔ نیہا کی ویڈیو پاکستان میں وائرل: پاکستانی میڈیا نے نیہا سنگھ راٹھور کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا، اس بھارتی لڑکی نے بے لگام حملوں کی حقیقت اور وجہ بتا دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت بہار انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے کے لیے حملوں کا استعمال کرے گی۔

ویڈیو میں نیہا نے کیا کہا؟: دراصل، نیہا سنگھ نے ویڈیو میں مرکزی حکومت اور وزیر اعظم نریندر مودی پر بہت سخت لہجے میں حملہ کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جو ایک فون کال سے دوسرے ملک میں جنگ روک سکتے ہیں وہ اپنے ہی ملک میں دہشت گرد حملے کو نہیں روک سکے اور اندھ بھگت مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ سیاست نہ کرو اور ایسے معاملات پر سوال کرو۔ تو میں کیا سوال کروں؟ تعلیم پر، جسے اب کوئی مسئلہ نہیں سمجھا جاتا۔ یا صحت پر، جس پر سوال اٹھانا اب فیشن سے باہر ہے۔ بتاؤ کس سے سوال کروں؟ بے روزگاری پر جس کے جواب میں آپ کے والد پکوڑے تلنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ارے جب ملک کی سیاست قوم پرستی اور ہندو مسلم کے ایشو پر چل رہی ہے، تب بھی دہشت گرد حملوں میں ملک کے لوگ مارے جا رہے ہیں، تو میں کس ایشو پر سوال کروں؟ ٭ بہار انتخابات میں ووٹ کے لیے حملوں کا استعمال: نیہا مزید کہتی ہیں، اگر مودی جی کی حکومت میں دہشت گرد حملے ہوتے ہیں اور عام شہری مارے جاتے ہیں، جس نے ملک کے تمام مسائل اپنے 56 انچ کے سینے پر رکھے ہیں، تو کیا محمد علی جناح اور نہرو جی سے سوال پوچھا جائے گا؟ اپنی ہی حکومت میں پلوامہ دہشت گردانہ حملے کے شہیدوں کی موت پر بے شرمی سے ووٹ مانگنے والا یہ شخص پہلگام کے سیاحوں کی موت پر بھی ووٹ مانگے گا اور نابینا پیروکار (اندھ بھگت) بھی اسے ماسٹر اسٹروک کہہ کر ووٹ دیں گے لیکن ان کا کہنا ہے کہ سوال نہیں پوچھنا چاہیے۔ ابھی 2-4 دن کی بات ہے، پہلگام میں دہشت گردانہ حملے اور بہار کے انتخابات کی بنیاد رکھتے ہوئے اندھ بھگت روتے ہوئے نظر آئیں گے اور بہار کے انتخابات میں نابینا عقیدت مند ڈھونگی جی (پی ایم) کی ریلیں شیئر کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ صحافی کو نیہا کا مناسب جواب: اسی وقت، بھارت میں، بہت سے لوگ نیہا سنگھ راٹھور کی ویڈیو پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ ایک مشہور بھارتی خاتون صحافی نے پاکستانی میڈیا کی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا، نیہا راٹھور کے الفاظ دشمن ملک کو سوٹ کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ پاکستان کی زبان بولنے میں دیر نہیں کرتے۔ ملک کو ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ نیہا نے بھی سخت لہجے میں اس کا جواب دیا ہے۔

انسان کا معاملات میں اچھا ہونا دین کا بہت اہم باب ہے: طاہر میاں

جمعیتہ اصلاح ملت ہند کے زیر اہتمام ایک پروگرام کا انعقاد

دیوبند: 27/اپریل (فیروز خان) جمعیتہ اصلاح ملت ہند کے زیر اہتمام ایک پروگرام کا انعقاد بعد نماز عشاء محلہ قلعہ میں واقع اکابر کی علمی روحانی یادگار جامعہ اسلامیہ اختر المدارس دیوبند میں کیا گیا۔جس کا موضوع اصلاح معاشرہ رکھا گیا۔پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔منعقدہ پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ اختر المدارس دیوبند کے مہتمم و صدر جمعیتہ اصلاح ملت ہند مفتی سید طاہر میاں نے کہا کہ انسان کا معاملات میں اچھا ہونا اور خوش معاملہ ہونا دین کا بہت ہی اہم باب ہے۔لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ دین کا جتنا اہم باب ہے ہم نے اتنا ہی اس کو اپنی زندگی سے خارج کر رکھا ہے ہم نے دین کو صرف چند عبادات مثلاً نماز روزہ حج زکوۃ عمرہ وظائف اور اوراد میں منحصر کرلیا ہے۔ دین کے احکام کا ایک چوتھائی حصہ عبادات سے متعلق ہے اس کے برخلاف تین چوتھائی دین ہمارے معاملات پر منحصر ہے مگر لوگوں سے ہمارے معاملات بالکلیہ طور پر خراب اور گندے ہو چکے ہیں۔واحد اسی وجہ سے آج ہم پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ معاملات (لین دین، حرام حلال، جائز نہ جائز، وغیرہ وغیرہ) اچھے نہ ہونے کی بنیاد پر ہماری عبادات بھلے ہی ادا ہو جائیں مگران سے اثر جاتا رہے گا اور ہماری دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔جامعہ اسلامیہ اختر المدارس دیوبند کے نائب مہتمم و جنرل سکریٹری جمعیتہ اصلاح ملت ہند مولانا سید علی اصغر میاں نے کہا کہ ہم اپنا اور اپنے معاشرہ کا احتساب کریں، اور جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں اور دن بدن بڑھتی جارہی ہیں ان کی اصلاح کریں۔اصلاح معاشرہ صرف نکاح، طلاق، جہیز اور رسم و رواج ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ معاشرہ اور اس سے جڑے ہوئے سارے مسائل کا حل اصلاح معاشرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اسلامی سوسائٹی اسٹریکچر کو نافذ نہیں کریں گے تو معاشرہ برائیوں کی آماجگاہ بن جائے گا انہوں نے کہا کہ بیواؤں کی شادیوں کی فکر کرنا ہماری معاشرتی اور اخلاقی ذمہ داری ہے، طلاق کے بڑھتے ہوئے معاملات بتاتے ہیں کہ ہم نے معاشرہ میں اپنا ذمہ دارانہ کردار ادا کرنا چھوڑ دیا ہے، اگر ہم اپنا کردار ادا کرتے رہیں تو گھریلو معاملات تفریق تک شاید کم پہنچیں انہوں نے موجودہ دور میں لڑکے اور لڑکیوں میں پھیل رہے ارتداد پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم اور اسلامی شعائر سے لاعلمی کی اسلام کی حقانیت کا دل میں جاگزیں نا ہونا جہاں ارتداد کی بنیادی وجہ ہے وہیں پر وقت پر شادی نا کرنا بھی اس مسئلے کو جنم دینے والی وجوہات میں سے ایک ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ مشترکہ طور پر اس سلسلے میں منظم تحریک چلائیں اور وقت پر شادی کے سلسلے کو عام کریں اگر ہم نے وقت رہتے ایسا نہیں کیا تو ارتداد کے اس فتنے کو روکنا ہمارے لیے مشکل ہوگا۔انہوں نے ان والدین سے اپیل کرتے ہوئے جن کے بچے اسکول اور کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں کہا کہ اپنے بچوں کے ذہنوں میں تعلیمات نبوی کو راسخ کریں اس کی تربیت کے لئے وقت نکالیں اسے دینی مکاتب سے جوڑیں ورنہ وہ فکری اور تہذیبی یلغار کا شکار ہو جائے گا۔

زندگی ایک امتحان ہے، اچھے عمل انجام دینے والے افراد کامیاب

ماہر تعلیم شبّر حُسین کی مجلس چہلم میں مولانا تصدیق کا اظہار خیال

ماہر تعلیم اور امروہا کی معروف ترین شخصیت سید شبر حسین نقوی کی مجلس چہلم کو خطاب کرنے دہلی سے امروہہ تشریف لائے حضرت مولانا تصدیق حسین صاحب نے کہا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں بہترین سے بہترین عمل انجام دیتے رہنا چاہیے تا کہ اس عالم میں فانی سے رحلت کرنے کے بعد بھی انسان کو اس کے بہترین عمل کی بنا پر یاد کیا جاتا رہے۔مجلس میں ملک کے معروف مرثیہ خواں سید حسن امام نقوی و ہمنوا نے سوز سلام پیش کیا۔سید حسین امام نقوی نے مرثیہ پیش کیا۔مولانا کامران نقوی نے شبّر نقوی کی زندگی اور انکی خدمات پر روشنی ڈالی۔انہوں نے بتایا کہ مرحوم نے اپنی پوری زندگی فروغ تعلیم کے لیے وقف کردی اور اس سلسلہ میں ہر ایک طالب علم کی ہر ممکن مدد کی۔اس دوران ملک اور بیرون ملک میں شہرت پا رہے نوجوان شاعر رضوان عباس امروہوی نے پیش خوانی کی جسکے بعد ڈاکٹر جمشید کمال نے کلام پیش کیا۔مولانا نے اپنی تقریر کا آغاز امتحان زندگی اور مقصد حیات سے کیا اور اس سلسلہ میں علم کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اپنے اصلاحی بیان میں جناب محترم المقام نے بتایا کہ زندگی ایک امتحان ہے اور یہاں اچھے عمل انجام دینے والے افراد کو کامیاب حاصل ہوگی۔ ہمیں مقصد حیات کو سمجھتے ہوئے نیک اعمال انجام دینے چاہیے۔معاشرہ کو تعلیم یافتہ بنانا بھی ایک بہترین اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے۔ڈاکٹر چندن نقوی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔شرکاء میں مجلس مولانا احسن اختر، پروفیسر ناشر نقوی، محسن نقوی امروہوی، رضا کمال نقوی، جاوید کمال، پیمبر نقوی (دہلی) خورشید زیدی، تاجدار نقوی، آباد حسین، کیپٹن اشہر رضا نقوی، فراز نقوی، علی جمال، تحسین عباس، سجاد منال، نوشہ امروہوی وغیرہ و دیگر افراد موجود تھے۔

پہلگام حملے پر اتنا غصہ، پاکستان کا جھنڈا پیروں تلے روندا

پتلے جلائے گئے، تعزیتی میٹنگ کے ساتھ نکالا کینڈل مارچ

علی گڑھ: 27اپریل (پی این ایس) پہلگام میں دہشت گردوں کی طرف سے دکھائی گئی بزدلی کے خلاف لوگ سخت ناراض ہیں۔ 26اپریل کو بھی شہر کے مختلف مقامات پر اسی غصے کا اظہار کیا گیا۔بعض مقامات پر پاکستان کے پتلے جلائے گئے اور بعض مقامات پر احتجاج ریکارڈ کروایا گیا۔ اس دوران لوگوں نے شہر کی سڑکوں پر پاکستانی پرچم کو پیروں اور موٹر سائیکلوں سے روند کر اپنے غصے کا اظہار کیا۔پاکستان مخالف نعرے بھی لگائے۔ بجرنگ دل اور دھرم جاگرن کارکنوں نے پرانے شہر کے بارہ دواری، رسال گنج، ریلوے روڈ وغیرہ مقامات پر اس انداز میں احتجاج کر کے اپنے غصے کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں نے الگ الگ مظاہرے بھی کئے۔ایس پی مہانگر صدر عبدالحمید گھوسی اور ضلع جنرل سکریٹری منوج یادو کی قیادت میں اس واقعہ کے خلاف احتجاج میں مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا گیا۔وہاں انہوں نے پاکستان کے آرمی چیف کو قتل کرنے کی بات کرتے ہوئے پاکستان کے جھنڈے کے ساتھ اس کا پتلا بھی نذر آتش کیا۔ اس موقع پر فیروز عالم، آرتی سنگھ، حفیظ عباسی، راکیش یادو، عمران کونسلر، ایم اے خان گاندھی، رئیس غازی، انیس نانی، عامر عابد اللو، عقیل کونسلر، ویر یادو وغیرہ موجود تھے جبکہ بابا فرید آزاد نے اس کی شدید مذمت کی۔ یہاں، CA برانچ اور CA ایسوسی ایشن علی گڑھ نے شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے اہل خانہ سے گہری تعزیت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر اے ڈی اے مارکیٹ آفس تک کینڈل مارچ کیا گیا۔ جس میں کالی پٹیاں باندھ کر اپنا احتجاج درج کرایا۔ اس موقع پر سی اے شریانش راوت صدر، سی اے لوکیش اگروال نائب صدر، سی اے روہت کمار سکریٹری، سی اے اجے بنسل خزانچی، سی اے ایشا ورسانے، سی اے انمول اگروال، سی اے راجیو کمار، سی اے وجے کمار، سی اے آلوک گپتا وغیرہ موجود تھے۔ سینئر کانگریس لیڈر اور سابق سٹی صدر پرویز احمد کی قیادت میں میڈیکل روڈ پر احتجاج کرتے ہوئے کینڈل مارچ نکالا گیا۔ پاکستان مخالف نعرے لگائے۔اس موقع پر حیدر خان، ڈاکٹر تابش، صائم اختر، یاور خان، رئیس احمد، شفیع احمد، انور میواتی، شکیل خان، بمیر جمال، محسن، اجے شکیل، سلمان، دانش وغیرہ موجود تھے۔صوبائی سینئر نائب صدر اور ضلع صدر کمل گپتا کی قیادت میں اتر پردیش صنعت ویاپر پرتینیدھی منڈل کی ضلع یونٹ کی ماہانہ میٹنگ میں اس واقعہ کی مذمت کی گئی۔ اس موقع پر وریندر کمار وغیرہ موجود تھے۔ یہاں جمہوریت کے محافظ جنگجوؤں نے صدر کے نام ضلع مجسٹریٹ کو میمورنڈم سونپا۔ اس موقع پر کلکٹریٹ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع صدر گیانیندر کمار متل وغیرہ موجود تھے۔

چیئر پرسن شبانہ ناز کا دل جیتنے والا فیصلہ

ٹانڈہ میں دکانوں و عمارتوں کی نیلامی روکی

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) ٹانڈہ نگر پالیکا کی چیئر پرسن شبانہ ناز نے شہری علاقے میں واقع دکانوں اور عمارتوں کی نیلامی کے عمل کو فوری طور پر معطل کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ فیصلہ 24 اپریل 2025 کو روزنامہ اخبار میں شائع ہونے والے ایک نوٹس کے تناظر میں کیا گیا۔جس میں نیلامی کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔تاہم معزز بورڈ اراکین اور مقامی دکانداروں کی جانب سے نیلامی کے عمل کو منسوخ کرنے اور اسے زیادہ شفاف اور آسان بنانے کے لیے درخواستوں کے بعد یہ قدم اٹھایا گیا۔شبانہ ناز نے اپنے حکم میں کہا کہ مذکورہ نوٹس ان کے علم میں لائے بغیر جاری کیا گیا۔ جو کہ میونسپل ایکٹ 1916 کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔انہوں نے ہدایت دی کہ اگلی بورڈ میٹنگ کا ایجنڈا طے کر کے جلد از جلد اجلاس بلایا جائے۔ جہاں نیلامی اور الاٹمنٹ کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے ایک جامع ورکنگ پلان پر غور کیا جائے گا۔ تب تک دکانوں اور عمارتوں کی نیلامی کے عمل کو مکمل طور پر روک دیا گیا ہے۔ مقامی دکانداروں اور شہریوں نے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ نئی پالیسی سے نیلامی کا عمل منصفانہ اور سب کے لیے قابل قبول ہوگا۔شبانہ ناز نے اس حکم کی کاپی لوکل باڈیز ڈائریکٹوریٹ لکھنؤ، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امبیڈکر نگر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (فنانس اینڈ ریونیو)، اور ایگزیکٹو آفیسر نگر پالیکا ٹانڈہ کو ضروری کارروائی کے لیے بھیجی ہے۔ یہ فیصلہ شہری انتظامیہ کی جانب سے شفافیت اور عوامی بھلائی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ اگلی بورڈ میٹنگ کے نتائج پر شہریوں کی نظریں مرکوز ہیں۔

سہارنپور میڈیکل کالج میں حاضرین کا حملہ، تین ڈاکٹرز زخمی

خاتون ڈاکٹروں اور نرسوں سے بھی ہاتھا پائی

سہارنپور: 27اپریل (پی این ایس) اتوار کو سرساوا میڈیکل کالج کے ایمرجنسی وارڈ میں حادثے میں زخمی ہونے والے مریض کے لواحقین نے ڈاکٹروں کی پٹائی کی۔ حاضرین نے خواتین ڈاکٹروں اور نرسوں کو بھی نہیں بخشا۔ اس کے ساتھ شدید ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ حملے میں تین ڈاکٹر شدید زخمی ہوئے جنہیں میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے۔ جبکہ ریسکیو آپریشن کے دوران معمولی زخمی ہونے والے ڈاکٹروں کو ابتدائی طبی امداد دے کر فارغ کر دیا گیا۔ اتوار کی صبح 10 بجے علاقے کے بھٹ پورہ گاؤں کے لوگ حادثے میں شدید زخمی نواب علی کے بیٹے نوید (16) کو لے کر گورنمنٹ میڈیکل کالج کے ایمرجنسی وارڈ پہنچے۔ ڈیوٹی پر تعینات ڈاکٹر اروند پاٹھک، ڈاکٹر مینک پروتھی اور ڈاکٹر ہرشیت نے مریض کا علاج شروع کیا۔ ڈاکٹر اروند نے بتایا کہ مریض نوید کی حالت انتہائی نازک ہے۔ اس کے کان اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے ایمرجنسی میں خون کی قے بھی کی۔ ڈاکٹر ہرشیت اور ڈاکٹر اروند نے بتایا کہ انہوں نے حاضرین کو بتایا کہ مریض کی حالت بہت خراب ہے، لیکن وہ کوشش کر رہے ہیں۔ یہ سن کر نگران غصے میں آ گیا اور کہنے لگا کہ اب تو سب ٹھیک ہے، آخر کیا ہوا؟ ڈاکٹروں نے وضاحت کی کہ مریض کے سر میں شدید چوٹ آئی ہے، جس کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ لیکن حاضرین سننے کو تیار نہ ہوئے اور گالیاں دینے لگے اور لڑائی جھگڑے کا سہارا لیا۔ ایمرجنسی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر کش چوہان نے بتایا کہ مریض کے ساتھ آنے والے 25-30 اٹینڈنٹ نے اچانک ڈاکٹروں پر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ایمرجنسی کے دوران ہنگامہ آرائی شروع کر دی اور کرسیاں اٹھانا شروع کر دیں۔ جب دوسرے ڈاکٹروں نے اپنے ساتھیوں کو بچانے کی کوشش کی تو حاضرین نے انہیں بھی مارا۔ کئی ڈاکٹروں کا خون بہہ رہا تھا اور ایمرجنسی فلور پر خون بہہ رہا تھا۔ لڑائی میں تین ڈاکٹر اروند پاٹھک، ڈاکٹر ہرشیت اور ڈاکٹر مینک پورتی شدید زخمی ہو گئے۔ دیگر مرد و خواتین ڈاکٹروں اور نرسوں کو ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ کسی نے اس حملے کی موبائل پر ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کر دی، جو وائرل ہو گئی۔ یہ سارا واقعہ ایمرجنسی میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں ریکارڈ ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر جب پولیس اہلکار میڈیکل چوکی سے پہنچے تو حاضرین نے ان کی بھی پٹائی کی۔ یہ سارا واقعہ اتنی تیزی سے پیش آیا کہ جب تک ڈاکٹر اور اس کے ساتھی ایمرجنسی کو سنبھال پاتے تب تک حاضرین اپنے مریض کے ساتھ غائب ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر کش چوہان نے بھٹ پورہ کے رہائشی نوید کی دیکھ بھال کرنے والوں کے خلاف میڈیکل پوسٹ پر شکایت درج کرائی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ رپورٹ درج کرنے کے بعد تحقیقات اور کارروائی کی جائے گی۔

ٹیکسوں سے نجات کے لیے نجی صنعتوں کو ترقی دیں: فیروز کمال عباسی

جب ہندوستان جیسے ملک پر امریکہ ٹیکس لگاتا ہے تو اس کا رد عمل مختلف کاروبار شروع کرنے، گھریلو پیداوار میں اضافہ، غیر ملکی سرمایہ کاری اور دیگر کاروباروں کی شکل میں ہوتا ہے جس کا مقصد اعلیٰ ترقی حاصل کرنا ہے۔ تاریخی مثال اور مالیاتی نظریہ بتاتا ہے کہ اس طرح کے حالات چیلنجنگ کے ساتھ ساتھ طویل مدتی تبدیلی کا موقع بھی بن سکتے ہیں۔ مختلف برآمدی منڈیاں ایک برآمدی منڈی پر مکمل طور پر انحصار کرنا اسے بیرونی ٹیکس جیسے حملوں کا خطرہ بناتا ہے۔ مثال کے طور پر، بھارت اپنے روایتی کے ساتھ۔ شراکت داری، یعنی امریکہ اور یورپی یونین سے باہر نکلنا اور جنوب کی طرف بڑھنا۔ وہ مشرق وسطیٰ اور افریقہ جیسے ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط کر رہا ہے۔ اس قسم کی سیاست امریکہ پر انحصار کم کرتی ہے اور کاروبار کے لیے نئی راہیں کھولتی ہے۔ تاریخی متوازی چونکہ چین-امریکہ تجارتی جنگ ۲۰۱۸-۲۰۲۱ کے دوران چین ٹیکسوں کا ہدف بنا، چین نے یورپی یونین اور پڑوسی ممالک کے ساتھ اپنے کاروبار کو بڑھایا اور گھریلو صارفین کی منڈیوں پر توجہ مرکوز کی۔ خود انحصاری اور گھریلو صنعتوں کا فروغ جوابی طور پر، ہندوستان گھریلو مینوفیکچرنگ اور اختراع میں سرمایہ کاری کر سکتا ہے۔ 2014 میں میک ان انڈیا کے آغاز کا مقصد گھریلو مینوفیکچرنگ کو فروغ دینا اور غیر ملکی درآمدات پر انحصار کو کم کرنا تھا۔ اسی طرح انجینئرنگ، طب اور دیگر شعبوں کو فروغ دینے کے لیے پبلک لنکیج جیسی اسکیمیں متعارف کروائی گئیں۔ تاریخی متوازی ۱۹۹۷ کے مالیاتی بحران کے بعد جنوبی کوریا کو بیرونی مالیاتی بحران اور بین الاقوامی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ کوریا نے ملکیکل اختراعات اور صنعتی ترقی پر توجہ مرکوز کی، جس کے نتیجے میں سیم سنگ اور ہنڈائی کا عروج ہوا۔ غیر ملکی برآمد کنندگان اور امریکی آزاد ذرائع کو راغب کرنا کاروباری قوانین کو آسان بنا کر اور بنیادی ڈھانچے کو ترقی دے کر، ہندوستان خود کو چین کے متبادل کے طور پر قائم کر سکتا ہے۔ یورپ، جاپان اور ایشیائی ممالک سے ایف ڈی آئی کو راغب کر کے امریکی ٹیکسوں کے اثرات کو پورا کیا جا سکتا ہے۔

ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن میں لگی آگ ہزاروں فائلیں جل کر خاکستر

پریاگراج: 27اپریل (پی این ایس) اتوار کو ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن میں آگ لگ گئی۔ جس میں امداد یافتہ اسکولوں کی رکھی پانچ ہزار سے زائد فائلیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں۔ ڈائریکٹوریٹ کے ایک کمرے میں آگ بھڑک اٹھی جہاں اسکولوں کی رجسٹریشن اور شناخت سے متعلق تمام دستاویزات رکھے گئے تھے۔ فی الحال آگ پر قابو پالیا گیا ہے۔ آگ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کی پتھار بلڈنگ کے اکاؤنٹس سیکشن کے کمروں نمبر 14، 15 اور 16 میں لگی۔ فائر بریگیڈ کے ملازمین نے بتایا کہ آگ بجھانے کی کوشش کے دوران انہیں کئی بار بجلی کے جھٹکے لگے۔ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کی عمارت میں اتوار کو اچانک زبردست آگ بھڑک اٹھی، جس کے باعث امدادی اسکولوں کی رجسٹریشن اور شناخت سے متعلق پانچ ہزار سے زائد اہم فائلیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ آگ لگنے کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ آگ لگنے سے محکمہ تعلیم میں افراتفری مچ گئی۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہیں اور آگ لگنے کے پیچھے کسی سازش کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے مطابق، جلی ہوئی فائلوں میں ریاست کے کئی امداد یافتہ اسکولوں کے رجسٹریشن، شناخت، گرانٹس اور تقرریوں سے متعلق اہم معلومات موجود تھیں۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ آیا ان دستاویزات کا ڈیجیٹل بیک اپ موجود ہے یا نہیں۔

حافظ شمیم کے ایصالِ ثواب کے لئے نعتیہ محفل منعقد

امروہہ (سید شیبان قادری) شہر کے مشہور نعت گو شاعر حافظ شمیم کے ایصال ثواب کے لئے ارباب دبستان امروہہ کے زیر اہتمام ایک نعتیہ محفل ایوان انداز محلہ بگلہ میں منعقد ہوئی۔ جس کی سرپرستی ہاشمی ایجوکیشنل گروپ کے چیئرمین ڈاکٹر سارج الدین ہاشمی نے فرمائی۔ صدارت شہر کے سینئر شاعر جنید اکرم فاروقی نے فرمائی۔ اس موقع پر ڈاکٹر سراج الدین ہاشمی کہا کہ حافظ شمیم امروہوی کے ساتھ کافی وقت گزرا ہے۔ وہ بہترین نعت گو شاعر تھے۔ اُن کے کلام میں عشق رسول کی خوشبو، عقیدت کی لطافت، اور زبان کی سادگی کا خوبصورت امتزاج ملتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔ مہمان خصوصی کے طور پر آئی ایم انٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر جمشید کمال مسند پر جلوہ افروز رہے۔ نظامت نوجوان شاعر سید شیبان قادری نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے حاجی انیس احمد نے کیا۔ محفل میں مقامی شعراء نے نعتیہ کلام پیش کرتے ہوئے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

عشقِ سرکارؐ ہے جو دامنِ دل کھینچتا ہے
ہم حرم سے بھی مدینے کی طرف دیکھتے ہیں
(جنید اکرم فاروقی)

دنیا کا کوئی غم بھی ملے دائمی نہ ہو
لیکن غمِ حبیب ذرا عارضی نہ ہو
(زبیر ابن سیفی)

اِس سے بڑھ کر زندگی میں اور پھر کیا چاہئے
سعدؔ تم کہلا رہے ہو نعت خوانِ مصطفیٰ
(سعد امروہوی)

یہاں تو دور تلک تیرگی ہے نفرت کی
چراغ عشقِ محمدؐ جلا لیا جائے
(ڈاکٹر جمشید کمال)

میں اُن کے فرمان کو نہ مانوں
بس اُن کی تعریف کی بکھانوں
(ندر نواز)

قرآن کے کلامِ بلاغت نظام میں
مضمون سب خدا کے ہیں لہجہ نبیؐ کا ہے
(سید شیبان قادری)

سجی ہے بزمِ روایت قدیم باقی ہے
ادب میں اُن کا یہ کارِ عظیم باقی ہے
(انیس احمد)

زباں پر نعت ہو میری مدینے سے بلاوا ہو
مرے آقا مرا کیا یہ مقدر ہو نہیں سکتا
(تاجدار احمد)

رحمت بنے ہیں آپ ہر اک دور کے لئے
لگتا ہے جیسے سورۂ رحمٰن آپؐ ہیں
(انداز امروہوی)

پہنچی آقا کو جہاں سے خوشبوئیں ایمان کی
وہ میرا پیارا وطن ہے، میرا ہندوستان ہے
(نازش مصطفیٰ)

کریں وہ چاند کو شق اور جوڑ دیں پھر سے
خدا کا بخشا ہوا اختیار ایسا تھا
(ڈاکٹر عاصم امروہوی)

مرے فضول خیالوں کو مات ہو جائے
قلم غزل کو اُٹھاؤں تو نعت ہو جائے
(جمشید نواز)

یہ آسماں یہ ستارے یہ شمس اور قمر
حضورؐ آپ کے صدقے میں پائے جاتے ہیں
(مہربان امروہوی)

چھوڑ کر جب بھی جانے لگوں یہ جہاں
ہو لبوں پر مرے کملی والے کا نام
(قاسم امروہوی)

خون تھا پیروں تلک لب پر دعا تھی آپ کے
دشمنوں پہ کوئی ایسا مہرباں دیکھا نہیں
(شاہ فضل احمد)

آج ہوں میں ترا دہلیز نشیں
آج میں عرش کا ہم پایہ ہوں
(گلریز عباسی)

ان کے علاوہ دیگر شعراء نے بھی کلام پیش کیا۔ محفل میں محمد اسلم ایڈوکیٹ، امداد خاں لودی، گلریز عارف، محمد مجتبیٰ وغیرہ موجود ہے۔ پروگرام کے اختتام پر مولانا سعد نے ملک میں امن و امان اور حافظ شمیم کے لئے دعا کرائی اور حاجی انیس امروہوی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

گنگا ایکسپریس وے پر بنی فضائی پٹی پر اتریں گے لڑاکا طیارے

معائنہ کرنے پہنچے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ

شاہ جہاں پور: 27اپریل (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے حکام کو ہدایت دی ہے کہ وہ گنگا ایکسپریس وے کی تعمیر کسی بھی قیمت پر نومبر تک مکمل کریں۔ وہ 2 اور 3 مئی کو رن وے پر لڑاکا طیاروں کی لینڈنگ کی تیاریوں کا جائزہ لینے یہاں پہنچے تھے۔ پہلی بار لڑاکا طیاروں کی ایک ایکسپریس وے پر بنی فضائی پٹی پر نائٹ لینڈنگ ہوگی۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کا ہیلی کاپٹر صبح 11.56 بجے جلال آباد سے گزرنے والے گنگا ایکسپریس وے پر بنے ہیلی پیڈ پر اترا۔ گاڑی میں بیٹھ کر انہوں نے تقریباً پانچ سو میٹر تک رن وے کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد وہ سیف روم میں چلے گئے۔ یہاں انتظامی افسران کے علاوہ یوپی ڈی اے اور گنگا ایکسپریس وے کی تعمیراتی کمپنی کے نمائندوں سے بھی تعمیر کی پیش رفت کے بارے میں دریافت کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایکسپریس وے کی تعمیر ہر قیمت پر نومبر تک مکمل کی جائے۔ انہوں نے رن وے پر لڑاکا طیاروں کی لینڈنگ کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ کام جلد مکمل کرنے کی ہدایات دیں۔ حفاظتی اقدامات کے بارے میں بھی معلومات لی۔ حکام نے انہیں بتایا کہ تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ دوپہر 12:30 بجے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ہاپوڑ روانہ ہوئے۔ ڈی ایم دھرمیندر پرتاپ سنگھ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے گنگا ایکسپریس وے کی تعمیر نومبر تک مکمل کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ ایکسپریس وے پر ساڑھے تین کلومیٹر کی فضائی پٹی بنائی گئی ہے۔ یہ پہلا موقع ہوگا جب لڑاکا طیارے ایکسپریس وے پر بنی فضائی پٹی پر نائٹ لینڈنگ کریں گے۔ اس سلسلے میں تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ لڑاکا طیارے 2 مئی کی رات کو اتریں گے۔ لینڈنگ کا پروگرام 3 مئی کو دن کے وقت ہوگا۔ اس کے لیے فضائیہ کے اہلکار مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ رن وے کے اردگرد پانچ کلومیٹر کے علاقے کو نو فلائنگ زون قرار دیا گیا ہے۔ جانوروں کو روکنے کے لیے لوہے کی باڑ لگائی گئی ہے۔

شاملی: گردن اور چہرے پر کلہاڑی سے کئے پانچ وار

جھنجھانا علاقے ٹوڈا کا معاملہ

شاملی: 27اپریل (پی این ایس) جھنجھانا علاقے ٹوڈا کا رہنے والا سرفراز اتوار کو گاؤں کے ایک گھر کے باہر بیٹھا تھا۔ پھر اچانک گووند نے کلہاڑی سے اس پر حملہ کر دیا۔ سرفراز کے چہرے، گردن اور کندھے پر کئی وار کیے گئے۔ حملے میں سرفراز شدید زخمی ہو گئے۔ لوگوں نے شور مچایا تو حملہ آور فرار ہو گیا۔ ملزم کلہاڑی لے کر گاؤں میں کھلے عام گھوم رہا ہے اور دہشت کا ماحول ہے۔ زخمی سرفراز کی والدہ نے الزام لگایا کہ گووند حملہ کرتے وقت بار بار دھمکیاں دے رہا تھا۔ وہ چیخ رہا تھا کہ بچاؤ تو میں 26 لوگوں کو مار ڈالوں گا۔ اس بیان کے بعد گاؤں میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔ متاثرہ خاندان کا الزام ہے کہ انہیں مسلسل دھمکیاں مل رہی ہیں اور ان کی جان کو خطرہ ہے۔ حملے کے دوران سرفراز کے قریب ایک چھوٹا بچہ بھی بیٹھا تھا، اسے بھی کوئی نقصان پہنچ سکتا تھا۔ زخمیوں کے اہل خانہ نے پولیس انتظامیہ سے تحفظ کی اپیل کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ملزم اب بھی آزاد گھوم رہا ہے اور دوبارہ حملہ کر سکتا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی تھانہ جھنجھانا پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ اہلکاروں نے زخمی نوجوانوں کو علاج کے لیے اسپتال بھیجا اور گاؤں میں پولیس فورس تعینات کر دی گئی۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے اور ملزمان کی تلاش کے لیے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ ملزمان کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس کی گرفتاری کے بعد پتہ چلے گا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔

زمانے کے ساتھ بچوں کے کھیل اور کھلونے بھی تبدیل ہو گئے

گڈولنہ بنانے والے کاریگر: محمد نفیس

دیوبند: 27/اپریل (نامہ نگار) زمانے کے ساتھ بچوں کے کھیل اور کھلونے بھی تبدیل ہو گئے ہیں، گھروں میں گڈولنہ گاڑی بنانے کا ہنر معدومیت کا شکار ہو گیا ہے، کبھی غریبی کا اسکوٹر رہا بچوں کا پیارا کھلونا گڈولنہ جہاں بچوں کو اپنے سہارے چلنا سکھاتا تھا وہیں انہیں جسمانی طور پر مضبوط بھی بناتا تھا، بچے گڈولنے کے سہارے زندگی کا پہلا قدم بڑھاتے تھے مگر اب اس کھلونے کی جگہ واکر نے لے لی ہے باوجود اس کے دیوبند کے بدھ بازار میں ابھی بھی محمد نفیس احمد گڈولنہ فروخت کرنے آتے ہیں، نفیس احمد کا کہنا ہے کہ ایک وقت تھا جب صبح سے شام تک گڈولنہ خریدنے والوں کی لائن رہتی تھی مگر اب بمشکل تمام ایک یا دو عدد فروخت ہوتے ہیں۔ نفیس احمد کے مطابق لکڑی سے بنا یہ کھلونا 80 سے 90 روپے میں فروخت ہوتا ہے جبکہ واکر سمیت دیگر الیکٹرونک کھلونوں کی قیمت بہت زیادہ ہے، محمد نفیس کے مطابق آج کا دور دکھاوے بازی کا دور ہے، غریب اور امیر لوگ اپنے بچوں کو اچھے کھلونے دینا چاہتے ہیں اور تمام لوگوں نے گڈولنے کو غربت کی علامت سمجھ لیا ہے اس لئے بازار میں اس کو خریدنے والے بہت کم لوگ رہ گئے ہیں، محمد نفیس کے مطابق ان کی عمر اس وقت 70 سال ہو گئی ہے وہ عمر کے آخری مرحلہ میں ہیں باوجود اس کے گڈولنے سے ان کے لگاؤ میں کوئی کمی نہیں آئی ہے کیونکہ گڈولنہ پرانی یادوں کو تازہ رکھتا ہے اور ہمارا بچپن بھی اسی کے ساتھ گزرا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گڈولنہ فروخت کرنے والے تمام لوگ اب دوسرے کھلونے فروخت کرنے لگے ہیں کیونکہ گڈولنہ فروخت کر کے گھر کا خرچ نہیں چلایا جا سکتا۔

شاہجہاں پور میں ملک کی پہلی نائٹ لینڈنگ ہوائی پٹی

گنگا ایکسپریس وے پر تعمیر کی گئی 3.50 کلو میٹر طویل جدید فضائی پٹی کا معائنہ کیا

لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے شاہجہاں پور میں گنگا ایکسپریس وے کی 3.5 کلومیٹر طویل ہوائی پٹی کا معائنہ کیا، جولڑاکا طیاروں کی لینڈنگ کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ساتھ ہی ایکسپریس وے کو پریاگ راج۔غازی پور اور میرٹھ۔ہریدوار تک توسیع دینے کا اعلان کیا۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو شاہجہاں پور میں گنگا ایکسپریس وے پر تعمیر کی گئی 3.50 کلومیٹر طویل جدید فضائی پٹی کا معائنہ کیا۔ یہ ملک کی پہلی ایسی پٹی ہوگی، جہاں فضائیہ کے لڑاکا طیارے دن رات اتر سکیں گے۔لڑاکا طیارے بھی یہاں ریہرسل کرسکیں گے۔سیکورٹی کے نقطۂ نظر سے رن وے کے دونوں اطراف تقریباً 250 سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں گے۔اس سے محفوظ ٹریفک کو یقینی بنایا جائے گا اور کسی بھی مجرمانہ واقعہ کے شبہ کی صورت میں پولیس فوری طور پر موقع پر پہنچ کر کارروائی کر سکے گی۔گنگا ایکسپریس وے کی توسیع کے حوالے سے بڑا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اسے پریاگ راج سے غازی پور تک بڑھایا جائے گا۔اس کے علاوہ میرٹھ کو ہریدوار سے بھی جوڑا جائے گا۔شاہجہاں پور میں ایکسپریس وے کے ساتھ ساتھ ایک صنعتی مرکز بنانے کا منصوبہ ہے جس سے ہزاروں نوجوانوں کو روزگار ملے گا اور خطے کی معیشت میں نئی جان آئے گی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گنگا ایکسپریس وے کو فرخ آباد سے لنک ایکسپریس وے کے ذریعے بندیل کھنڈ سے جوڑا جائے گا۔اس سے بندیل کھنڈ میں صنعتی اکائیوں کے قیام میں تیزی آئے گی۔یوگی نے یقین ظاہر کیا کہ گنگا ایکسپریس وے اتر پردیش کی ترقی میں سنگ میل ثابت ہوگا۔انہوں نے کہا کہ ایکسپریس وے کی تعمیر کا کام نومبر 2025 تک مکمل کرلیا جائے گا۔

ڈیجیٹل اریسٹ گینگ کو بینک اکاؤنٹس فراہم کرانے والے دو ٹھگ گرفتار، فرضی آدھار کارڈ کا کیا استعمال

لکھنؤ: 27 اپریل (پی این ایس) ایس ٹی ایف نے ایک ایسے گروہ میں شامل دو جعلسازوں کو گرفتار کیا ہے جو ڈیجیٹل طور پر لوگوں کو سی بی آئی، کرائم برانچ اور نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ کے افسر بتا کر ڈیجیٹل اریسٹ کرتے تھے۔ملزمین میں وریندر یادو عرف سورج ساکن ہولاگڑھ حسنا پور پریاگ راج اور سرجیت کمار ساکن بٹلر ہائٹس چھبٹ شامل ہیں۔دونوں ملزمان گروہ کو بینک اکاؤنٹس فراہم کراتے تھے۔ان کے قبضے سے جعلی آدھار کارڈ، چیک بک، پاس بک، بینک اکاؤنٹس سے جڑے سم کارڈ، ایک کار اور دیگر اشیاء برآمد کی گئیں۔دونوں نے لاکھوں روپے کے لین دین کا اعتراف کیا ہے۔ایس ٹی ایف کے اے ایس پی امیت کمار نگر کے مطابق مخبر نے اطلاع دی تھی کہ ڈیجیٹل گرفتاریوں کے ذریعہ رقم بٹورنے والے گروہ کے ارکان کھڑگپور کے قریب کھڑے ہیں۔اس کے بعد ایک ٹیم بنائی گئی اور دونوں کو پکڑ لیا گیا۔پوچھ گچھ کے دوران ملزم وریندر نے بتایا کہ وہ اور اس کا ساتھی آن لائن ایپس کے ذریعے سائبر کرائم گینگ سے رابطے میں رہتے ہیں۔سائبر کرمنلز اپنی شناخت چھپا کر ان سے بات کرتے ہیں۔اس کے لیے ٹیلی گرام پر ایک گروپ بنایا گیا ہے۔جعلساز انہیں اکاؤنٹ کی معلومات فراہم کرنے کے عوض کمیشن دیتے ہیں۔ڈیجیٹل گرفتاری کے متاثرین کی رقم ملزمان کی جانب سے دیے گئے اکاؤنٹس میں منتقل کی جاتی ہے۔اس کے بعد ملزمان اس رقم کو مختلف ایپس کے ذریعے دوسرے اکاؤنٹس میں بھیج دیتے ہیں۔اس کے بعد بزنس ایپ کے ذریعے اس روپے کو امریکی ڈالر میں تبدیل کر کے ملزم کو بھیج دیا جاتا ہے۔اس کے لیے انہیں بھاری رقم ملتی ہے اور ان کا نام کہیں نظر نہیں آتا۔ملزمان لوگوں سے بات کرنے اور ان کے کھاتہ کی تفصیلات لینے کے دوران فرضی آدھار کارڈ کا استعمال کرتے تھے۔

چوپالوں میں عوامی مسائل حل کیے جارہے ہیں

گاؤں کے چوپالوں میں 04 لاکھ 97 ہزار سے زیادہ مسائل/مسائل حل کیے گئے: کیشو پرساد

لکھنؤ: 27 اپریل۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں، گاؤں والوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ریاست کے ہر ترقیاتی بلاک کی دو گرام پنچایتوں میں ہر جمعہ کو گرام چوپال (گاؤں کے مسائل۔ گاؤں میں حل) کا انعقاد کیا جارہا ہے اور بڑی تعداد میں لوگوں کے مسائل ان کے گاؤں میں ہی حل کیے جارہے ہیں۔حکومت خود دیہاتوں اور غریبوں میں جا رہی ہے۔جہاں گاؤں کے چوپال گاؤں میں چل رہے مختلف منصوبوں کی زمینی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں، وہیں سماجی شعبے کی اسکیموں پر عمل آوری بھی زور پکڑ رہی ہے۔ڈپٹی چیف منسٹر کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے ایک ٹھوس اور موثر خاکہ بنا کر چوپالوں کا اہتمام کیا جارہا ہے اور چوپالوں سے پہلے دیہاتوں میں صفائی پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور چوپالوں کی زیادہ سے زیادہ تشہیر بھی کی جارہی ہے۔چوپالوں میں ذاتی مسائل کے علاوہ عوامی مسائل بھی حل کیے جارہے ہیں۔ڈپٹی چیف منسٹر کیشو پرساد موریہ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گرام چوپالوں کا باقاعدگی سے اہتمام کیا جائے۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی ہے کہ گاؤں کے چوپال پردھان منتری آواس یوجنا۔ گرامین کے تحت نئے معیارات کے مطابق نئے اہل استفادہ کنندگان کے انتخاب میں اہم کردار ادا کریں گے۔ان چوپالوں میں، متعلقہ گرام سبھا کے اہل افراد کے انتخاب/سروے میں شفافیت کا بھی صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔قابل ذکر ہے کہ نئے اہل افراد کا انتخاب 31 مارچ 2025 تک کیا جانا تھا جس کے لیے آخری تاریخ 30 اپریل 2025 تک بڑھا دی گئی ہے۔محکمہ دیہی ترقی سے موصولہ اطلاع کے مطابق جمعہ کو ریاست کی 1335 گرام پنچایتوں میں گرام چوپال کا انعقاد کیا گیا، جس میں گاؤں کی پنچایتوں میں ہی 3069 معاملات کو حل کیا گیا۔ان گرام چوپالوں میں 3326 بلاک سطح کے افسران اور ملازمین اور 5830 گاؤں سطح کے ملازمین موجود تھے اور 67 ہزار سے زیادہ گاؤں والوں نے ان چوپالوں میں حصہ لیا۔کمشنر، دیہی ترقی محکمہ، جناب جی ایس پریدرشی نے بتایا کہ 23 جنوری سے اب تک 1 لاکھ 36 ہزار سے زیادہ گرام چوپالوں کا انعقاد کیا گیا ہے، جس میں 90 لاکھ 57 ہزار سے زیادہ دیہاتی موجود تھے اور 4 لاکھ 97 ہزار سے زیادہ مسائل/مسائل کو حل کیا گیا ہے۔

پرتاپ گڑھ: قتل واردات کا 24 گھنٹے کے اندر انکشاف، ملزم گرفتار

پرتاپ گڑھ: 27 اپریل (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع پرتاپ گڑھ میں پولیس نے 24 گھنٹے کے اندر طالبہ رتو پال (22) کے قتل کے ملزم ابھشیک کمار کو گرفتار کر کے قتل کا انکشاف کر دیا ہے۔ایس پی ڈاکٹر انل کمار نے اتوار کو پریس کانفرنس میں انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ جمعہ کی دیر رات پرتاپ گڑھ شہر کے ہوٹل ستی پرائم ریزیڈنسی کے کمرے سے بی اے کی طالبہ کی لاش ملی تھی۔متوفیہ کے دادا پریم چندر کی تحریر پر شہر کوتوالی میں نامزد مقدمہ درج ہوا تھا۔پولیس معاملے کی جانچ کر رہی تھی۔انہوں نے بتایا کہ رتو پال کے ساتھ اس کا عاشق ابھیشیک کمار جمعہ کی صبح ہوٹل کے کمرے میں ساتھ تھا۔عاشق دوپہر ایک بجے بعد تالا بند کر کے فرار ہو گیا تھا ابھیشیک نے لڑکے کے شادی سے انکار کرنے پر ہوٹل میں بلا کر اس کے ساتھ عصمت دری کر ڈوپٹے سے گلا گھونٹ کر قتل کر دیا تھا۔

یوپی حکومت بے سہارا خاتون پنشن اسکیم کے مستفیدین کی تصدیق کرے گی

لکھنؤ، 27 اپریل (یواین آئی) اتر پردیش حکومت بے سہارا خواتین پنشن اسکیم کے تحت تمام مستفیدین کی تصدیق کرے گی تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ صرف حقیقی طور پر اہل خواتین کو ہی پنشن کا فائدہ ملے۔سرکاری ذرائع نے اتوار کو اس سلسلے میں جانکاری دی۔ذرائع نے بتایا کہ پرنسپل سکریٹری ویمن ویلفیئر لینا جوہری نے ریاست بھر کے تمام ڈویژنل کمشنروں اور ضلع مجسٹریٹس کو 25 مئی تک تصدیق کا عمل مکمل کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔انہوں نے کہا، مہم کے تحت، متوفی اور نااہل مستحقین کی پنشن فوری طور پر روک دی جائے گی۔اہل مستفیدین کو باقاعدگی سے ایس ایم ایس نوٹیفکیشن کے ذریعے ان کی ادائیگی کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے گا۔ذرائع نے بتایا کہ اسکیم کے تحت فائدہ حاصل کرنے والی تمام خواتین کے لیے آدھار کی تصدیق کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس مشق کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ صرف حقیقی طور پر اہل خواتین کو پنشن اسکیم کا فائدہ ملے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ تصدیق کا کام تین مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔پہلے مرحلے میں مستفیدین کی تصدیق 10 مئی تک مکمل کی جائے گی، دوسرے مرحلے میں دستخط شدہ فہرست 15 مئی تک رپورٹ کے ساتھ ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر کو پیش کی جائے گی۔تیسرے اور آخری مرحلے میں 25 مئی تک متوفی اور نااہل مستحقین کی پنشن روک دی جائے گی۔ذرائع نے بتایا کہ یہ سارا عمل ضلع مجسٹریٹ کی نگرانی میں ہوگا۔انہوں نے کہا کہ اگر تصدیق کے دوران کوئی بے ضابطگی پائی گئی تو ذمہ دار افسران اور ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ڈی ایم کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ تصدیق انتہائی سنجیدگی اور باریکی سے کی جائے۔ذرائع نے بتایا کہ 18 سال سے زیادہ عمر کی خواتین، یوپی کی مستقل رہائشی، جن کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے اور جن کے خاندان کی سالانہ آمدنی 2 لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہے وہ اس اسکیم کے لیے اہل ہیں۔انہوں نے کہا کہ پنشن کی رقم مستفیدین کے آدھار سے منسلک بینک کھاتوں میں براہ راست منتقل کی جاتی ہے۔اسکیم کے تحت، ہر استفادہ کنندہ کو سال 2016-17 میں 500 روپے ماہانہ پنشن دی جاتی تھی۔سال 2021-22 سے پنشن کی رقم بڑھا کر 1000 روپے ماہانہ کر دی گئی ہے۔

راہل 30 اپریل کو امیٹھی میں کریں گے ہارٹ یونٹ کا افتتاح

امیٹھی: 27 اپریل (یواین آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر و رائے بریلی سے ایم پی راہل گاندھی 30 اپریل کو امیٹھی کے ایک روزہ دورے پر آرہے ہیں۔اس دوران وہ سنجے گاندھی اسپتال میں ہارٹ یونٹ کا افتتاح کریں گے اور گن فیکٹری کا معائنہ کریں گے۔امیٹھی کے ایم پی کشوری لال شرما نے اتوار کو کہا کہ راہول گاندھی 29 اپریل کو اپنے پارلیمانی حلقہ رائے بریلی کے دورے پر رہوں گے، جہاں وہ ضلع ترقیاتی رابطہ اور نگرانی کمیٹی (ڈیشا) کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔انہوں نے بتایا کہ راہل رائے بریلی کے بھوماؤ گیسٹ ہاؤس میں رات قیام کریں گے۔انہوں نے کہا کہ 30 اپریل کو راہل گاندھی سڑک کے ذریعے منشی گنج میں آرڈیننس فیکٹری جائیں گے۔اس کے بعد وہ منشی گنج کے سنجے گاندھی اسپتال میں ہارٹ یونٹ کا افتتاح کریں گے اور اندرا گاندھی نرسنگ کالج کا معائنہ کرنے کے بعد دہلی واپس لوٹ جائیں گے۔قابل ذکر ہے کہ منشی گنج میں واقع سنجے گاندھی اسپتال کو سنجے گاندھی میموریل ٹرسٹ، نئی دہلی چلاتا ہے۔اس ٹرسٹ کی چیئرپرسن سونیا گاندھی ہیں، جبکہ راہول گاندھی ٹرسٹی ہیں۔لوک سبھا انتخابات کے بعد راہل پہلی بار 30 اپریل کو امیٹھی آرہے ہیں۔

شہریوں کی سہولیات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ برداشت نہیں کی جائے گی

بارش سے پہلے تمام چھوٹے اور بڑے نالوں کی صفائی کا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ مکمل کیا جائے: اے کے شرما

لکھنؤ: 27 اپریل۔اتر پردیش کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے شرما نے تمام میونسپل کمشنروں اور شہری اداروں کے ایگزیکٹو افسران کو ہدایت دی ہے کہ بارش سے پہلے تمام چھوٹے اور بڑے نالوں کی صفائی کا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ مکمل کیا جائے اور 30 مئی 2025 سے پہلے ذاتی طور پر حاضر ہو کر جہاں بھی نالوں پر تجاوزات ہیں اسے فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔بارش کے موسم میں کہیں سے پانی جمع ہونے کی شکایت نہیں ہونی چاہیے۔اب چیک کریں کہ تمام پمپنگ اسٹیشن کام کرنے کی حالت میں ہیں۔انہوں نے کہا کہ تمام شہروں کو صاف ستھرا بنانا ہوگا۔شہر ہمارے سماجی، معاشی منظر نامے کے سب سے بڑے کیریئر ہیں۔شہروں کی ترقی سے ہی ملک اور ریاست کی ترقی ممکن ہے۔ہمارے شہروں کو عالمی شہروں کے زمرے میں شامل کیا جانا چاہیے، اس لیے ہمیں شہروں کی صفائی اور خوبصورتی پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔شہروں کی صفائی کے لیے انسان اور مشین کا درست استعمال کیا جائے۔گھر گھر کچرا اٹھانے کے نظام کو مزید مضبوط کیا جائے۔

شہری ترقیات کے وزیر نے کہا کہ نالوں کی صفائی کے لیے ٹینڈر کا عمل بروقت شروع کیا جائے اور صفائی کا کام پورے معیار اور بروقت مکمل کیا جائے۔شہریوں کی سہولیات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کسی بھی سطح پر برداشت نہیں کی جائے گی۔انہوں نے صفائی، کوڑا کرکٹ کے انتظامات اور وینڈنگ زون کے انتظامات کو فوری طور پر بہتر کرنے کی ہدایات دیں۔پورٹیبل کمپیکٹر ٹرانسفر اسٹیشنز اور لاشوں میں واقع میٹریل ریکوری سہولت سینٹرز کو پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرنا چاہیے تاکہ کچرا کہیں بھی جمع نہ ہو۔کچرا اٹھانے کا کام باقاعدگی سے کیا جائے۔لاشوں میں کہیں بھی کچرا پڑا نہ پایا جائے، گندگی پھیلانے والوں پر جرمانہ بھی عائد کیا جائے۔

شہری ترقی کے وزیر اے کے شرما نے ڈی سی سی کے ذریعے شہری اداروں کے کاموں کا ورچوئل جائزہ لیا۔انہوں نے کہا کہ صفائی باقاعدگی سے کی جائے۔مہا کمبھ کے دوران پریاگ راج کی خوبصورتی اور صفائی ستھرائی کی پوری دنیا میں تعریف کی گئی۔تمام افسران شہروں میں جاری سوچھ سروے کے کام پر بھی خصوصی توجہ دیں گے۔تاکہ شہریوں کو گرمیوں میں پینے کے پانی کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، شہروں کے تمام آبی ذخائر اور تالابوں کو خوبصورت بنایا جائے۔تمام ترک شدہ کوڑا کرکٹ پوائنٹس کو صاف کریں اور انہیں ہمیشہ کے لیے عوام کے لیے مفید بنائیں۔شہری علاقوں میں گائے کے شیڈوں میں پالی جانے والی گایوں کو گرمیوں میں چارے اور پانی کی کمی کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔اس کے لیے خصوصی انتظامات کیے جائیں۔انہوں نے کہا کہ شہری علاقوں میں بھی ہر سال شجرکاری کی جاتی ہے لیکن دیکھا جاتا ہے کہ مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے پودے تلف ہو جاتے ہیں، ہم سب کی صحت اور خوشگوار ماحول کے لیے پودوں کی زندگی کو بچانا ضروری ہے، بہتر انتظام اور انتظامات کر کے پودوں کی زندگی بچانے کے لیے کام کیا جائے۔

شہری ترقیات کے وزیر نے بنارس، علی گڑھ، ایودھیا، لکھنؤ، گورکھپور، متھرا اور کانپور کے میونسپل کمشنروں سے براہ راست بات چیت کی اور صفائی، حفظان صحت اور خوبصورتی پر خصوصی توجہ دینے، شہری علاقوں میں سڑکوں کی حالت کو بہتر بنانے اور تمام نالوں کی بروقت صفائی کرنے کی ہدایات جاری کیں۔انہوں نے کہا کہ ان شہری علاقوں میں جہاں گزشتہ برسوں میں کم اراضی کی وجہ سے پانی بھرنے کا مسئلہ پیدا ہوا تھا، ایسی صورتحال دوبارہ پیدا نہیں ہونی چاہیے۔اس بار شہریوں کو پانی جمع ہونے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور نہ ہی پانی بھر جانے سے وبائی امراض اور مچھروں سے پھیلنے والی بیماریوں کا سامنا کرنا پڑے۔انہوں نے بلند شہر، شاملی، سدھارتھ نگر، مظفر نگر، رائے بریلی، امیٹھی، مہاراج گنج، بستی، بلیا، سلطان پور، اناؤ، بھدوہی اور پیلی بھیت کے ایگزیکٹو افسران کو چوکس رہنے اور تمام نالوں کی صفائی کی ہدایت دی۔

وزیر اے کے شرما نے کہا کہ یہ یقینی بنانا ہر کسی کی ذمہ داری ہے کہ شہریوں کو وقت کے ساتھ شہری علاقوں میں بہتر سہولیات اور انتظامات ملیں۔ایکشن پلان بنا کر کام کرنا چاہیے، جہاں بھی مسائل برقرار ہیں، وہاں کھڑے ہو کر بہتر انتظامات کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔انہوں نے شہریوں کے تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے شہری علاقوں سے غیر ضروری اور غیر قانونی ہورڈنگ بینرز ہٹانے کی بھی ہدایت کی اور زیادہ سے زیادہ ڈیجیٹل پبلسٹی کے انتظامات کرنے کو کہا۔

میٹنگ میں میونسپل کارپوریشن کے تمام سینئر افسران، تمام میونسپل کارپوریشنوں کے میونسپل کمشنرس، میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں کے ایگزیکٹو افسران، واٹر کارپوریشن کے عہدیداروں اور شہری اداروں کے دیگر عہدیداروں نے عملی طور پر شرکت کی۔

ایکوٹورازم بورڈ ریاست کے قدرتی ورثے کو عالمی پہچان دلانے کیلئے پرعزم ہے: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 27 اپریل۔اتر پردیش ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ 22 سے 30 اپریل تک برطانیہ، امریکہ، جرمنی اور آسٹریلیا کے سرکردہ ٹور آپریٹرز کے لیے ایک خصوصی تعارفی سفر (فیم ٹرپ) کا اہتمام کر رہا ہے۔اس میں ایک ٹیم نے اتوار کو لکھنؤ کے تاریخی ورثے والے مقامات ۔ریزیڈنسی، بڑا امام باڑہ اور لا مارٹینیر کالج کا دورہ کیا۔جبکہ دوسری ٹیم نے ددھوا نیشنل پارک کا دورہ کیا۔دونوں مقامات کی شان و شوکت سے زائرین مسحور ہو گئے۔یہ جانکاری دیتے ہوئے اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش میں ایکوٹورازم کے لامحدود امکانات ہیں، جن کو عملی جامہ پہنانے کا کام تیزی سے کیا جارہا ہے۔ایکوٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ ریاست کے قدرتی حسن کو عالمی پلیٹ فارم پر قائم کرنے کے لیے مسلسل کام کر رہا ہے۔اس سلسلے میں خاندان کے مختلف ممالک کے دورے منعقد کیے جارہے ہیں۔ان گروپوں میں ٹور آپریٹرز کے ساتھ ساتھ صحافی اور سفری مصنفین بھی شامل ہیں۔مسٹر سنگھ نے کہا کہ ٹور آپریٹروں کی یہ ٹیمیں اتر پردیش کے اہم ماحولیاتی سیاحتی مقامات کا دورہ کر رہی ہیں اور اپنی رپورٹس، مضامین اور سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے ریاست کے قدرتی پرکشش مقامات کو بین الاقوامی سطح پر فروغ دے رہی ہیں۔اس اقدام سے اتر پردیش کی سیاحت کی صنعت کو ایک نئی جہت ملے گی اور اس سے ریاست میں روزگار اور اقتصادی ترقی کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔انہوں نے بتایا کہ دورے کے دوران غیر ملکی مہمانوں نے لکھنؤ کے مشہور مقامی پکوانوں کا بھی لطف اٹھایا۔وفد کے ارکان نے اتر پردیش کے شاندار ثقافتی ورثے کی تعریف کی۔ایکوٹورازم بورڈ کا مقصد اس اقدام کے ذریعے ریاست کے سیاحتی مقامات کو بین الاقوامی سطح پر فروغ دینا ہے۔جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ اتر پردیش کی سیاحتی صلاحیت کو عالمی سطح پر لے جانے کے مقصد سے ریاست میں فیم ٹرپ کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ایک ٹیم بٹیشور، آگرہ، چمبل سفاری، پرفیوم سٹی قنوج، ددھوا نیشنل پارک، پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو اور کتارنیا گھاٹ وائلڈ لائف سینکچری وغیرہ کا دورہ کرنے کے بعد دار الحکومت لکھنؤ پہنچی، اتوار کو لکھنؤ کا دورہ کیا۔سیاحت اور ثقافت کے وزیر نے کہا کہ لکھنؤ کے بعد مندوبین کو پریاگ راج کے خاندانی سفر پر لے جایا جائے گا جہاں وہ سنگم ساحل سمندر، تاریخی مقامات اور مشہور فارم اسٹے پلانٹر بنگلہ کا دورہ کریں گے۔آخر میں، ٹیم کاشی پہنچے گی، جہاں وہ کاشی وشوناتھ مندر، گنگا آرتی، وارانسی کی صبح، مقامی آرٹ اینڈ کرافٹ اور روایتی کھانوں کے دورے سے لطف اندوز ہوں گے۔جبکہ دوسری ٹیم وارانسی، پریاگ راج اور لکھنؤ کا دورہ کرنے کے بعد ددھوا پہنچی۔یہاں سے وہ قنوج، چمبل سفاری اور آگرہ جائیں گے۔مسٹر سنگھ نے بتایا کہ اتر پردیش کو بین الاقوامی سیاحت کے نقشے پر مضبوطی سے قائم کرنے کے مقصد سے غیر ملکی ٹور آپریٹروں کے لیے ایک خصوصی فیملی ٹرپ کا اہتمام کیا گیا ہے۔اس اقدام کے تحت وفد کو ریاست کے اہم سیاحتی مقامات کے دورے پر لے جایا جارہا ہے۔وفد نے چمبل سفاری سے کاشی تک کے سفر کے دوران اتر پردیش کے ثقافتی تنوع، تاریخی ورثے اور ثقافت کے بارے میں بصیرت حاصل کی۔آپ قدرتی حسن کو قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔

قرآن کریم ہر دور کے انسان کی جملہ روحانی و مادی ضروریات کو پورا کرتا ہے: علامہ غلام عبدالقادر علوی

لکھنؤ/ مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حق پلازہ ابرار نگر لکھنؤ کا بارہواں جلسہ دستار بندی بنام فیضان حق کانفرنس نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا جس کی سرپرستی عارف ملت شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم ردولی وبانی ادارہ ہذا نے کیا جبکہ صدارت علامہ ادریس بستوی نائب ناظم اشرفیہ نے کیا قیادت مولانا اشتیاق احمد قادری ناظم تعلیمات ادارہ ہذا اور نظامت مولانا شاہان صابری نے انجام دیا پروگرام کا آغاز قاری محمد اقبال ضیائی استاذ ادارہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جبکہ مدعو شعراء میں سالار ندیم مولانا نقی صابری ڈاکٹر رضوان الرضا رضوان وغیرہ نے ہدیہ نعت رسول پیش کیا مقرر خصوصی پیر مفتی علامہ غلام عبدالقادر علوی سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک کی حفاظت کا حیرت انگیز انتظام کیا اس طور پر کہ اس کے الفاظ بھی محفوظ اس کے معانی بھی محفوظ اس کا رسم الخط بھی محفوظ اس کی عملی صورت بھی محفوظ اس کی زبان بھی محفوظ اس کا ماحول بھی محفوظ جس عظیم ہستی پر اس کا نزول ہوا اس کی سیرت بھی محفوظ اور اس کے اولین مخاطبین کی سیر بھی یعنی زندگیاں بھی محفوظ غرضیکہ اللہ رب العزت نے اس کی حفاظت کے لیے جتنے اسباب و وسائل اور طریقے ہو سکتے تھے سب اختیار کئے اور یوں یہ مقدس اور پاکیزہ کتاب ہر لحاظ اور ہر جانب سے مکمل محفوظ ہو گئی۔الحمدللہ آج چودہ سو پینتالیس سال گذرنے کے بعد بھی اس میں رتی برابر بھی تغیر و تبدل نہ ہو سکا مہمان خصوصی پیر سید محمد کلیم اشرف اشرفی الجیلانی جائس امیٹھی نے سورۂ والعصر کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ حق کو پہچانو حق اللہ تعالی کی طرف سے نیک بندے پر انعام ہے تو جہاں جہاں حق ہوگا وہیں عبدالحق ہوگا مولانا کمال الدین لکھنوی نے قرآن اور و آخرت پر بہترین خطاب کیا جبکہ مولانا محمد سلیم چشتی ردولی شریف نے بھی حالات حاضرہ کے تناظر میں عملی طور پر قرآن سے محبت کا پیغام دیا اس موقع پر مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ سے حفظ و قرأت میں فارغ ہونے والے پندرہ طلبہ کی دستار بندی کی گئی اور انھیں ادارہ کی طرف سے سند اور مومنٹو پیش کیا گیا شعیب عالم صدیقی منیجر ادارہ و قاری شمس تبریز قادری پرنسپل ادارہ نے سبھی معاونین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا ناظم ادارہ حاجی محبوب عالم صدیقی حاجی سعید احمد ڈاکٹر خالد سرجن ڈاکٹر مومن خان حاجی قمر عالم صدیقی نے علماء ومشائخ کی گل پوشی کی پروگرام میں علامہ علی حسن علوی ازہری قاری خلق اللہ خلیق فیضی مولانا صادق حبیبی پیر غوث احمد شمسی قاری روشن القادری ڈاکٹر سراج قادری قاری صلاح الدین مسعودی کے علاوہ دیگر مدارس کے اساتذہ وذمہ داران موجود رہے پروگرام کے انعقاد میں قاری محمد صدیق قادری مولانا محمد نسیم قادری قاری محمد اقبال ضیائی مولانا محمد سہیل اشرفی مولانا محمد اجمل صابری نے اہم کردار ادا کیا پروگرام کا اختتام صلوۃ وسلام اور قاضی شہر مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی کی رقت آمیز دعا پر ہوا

کانپور کے ایڈیشنل کمشنر آف اسٹیٹ ٹیکس ششانک شیکھر کو ہٹایا گیا

کانپور: 27 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے کانپور کے ایڈیشنل کمشنر (گریڈ۔1) اسٹیٹ ٹیکس ششانک شیکھر دویدی کو ہیڈکوارٹر سے اٹیچ کر دیا گیا ہے۔ان کی جگہ کیسکو کے مینیجنگ ڈائریکٹر آئی اے ایس سیموئل پال این کو چارج دیا گیا ہے۔پہلی بار کسی آئی اے ایس افسر کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے۔ریاستی محکمہ ٹیکس کو کانپور، نوئیڈا، غازی آباد، آگرہ، متھرا، وارانسی اور لکھنؤ سمیت کئی اضلاع سے ٹیکس چوری کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ذرائع کے مطابق کانپور اسٹیٹ ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے اعلیٰ افسران کے درمیان طویل عرصے سے لڑائی چل رہی ہے۔ان شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے ایڈیشنل کمشنر گریڈ ون نے محکمہ میں تعینات ایک افسر کے خلاف انکوائری کا حکم دیا تھا۔اوپر سے لے کر نیچے تک کئی افسران ٹیکس چوری سے متعلق اس تحقیقات میں پھنس رہے تھے۔جس کی وجہ سے محکمہ کے افسران دو گروپوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے پر الزامات لگانے لگے۔اسی طرح کی شکایات کی بنیاد پر ایڈیشنل کمشنر گریڈ ون ششانک شیکھر دویدی کو ہیڈکوارٹر سے اٹیچ کر دیا گیا ہے۔

باغپت: مشرقی جمنا نہر میں ٹرکٹر پلٹنے سے کسان کی موت، ڈرائیور زخمی

باغپت: 27 اپریل (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع باغپت کے چاندی نگر تھانہ علاقے کے کھٹا پرہلاد پور گاؤں میں اتوار کی صبح کھیت پر جاتے وقت ٹرکٹر پلٹنے سے 55 سالہ کسان کی موت ہو گئی جبکہ ٹرکٹر ڈرائیور شدید طور سے زخمی ہو گیا۔موصول جانکاری کے مطابق کھٹا پرہلاد پور باشندہ 55 سالہ کسان دھرم پال اتوار صبح اپنے کھیتوں پر کام کرنے جا رہا تھا۔راستے میں وہ گاؤں کے ہی ایک نوجوان منٹی کے ٹرکٹر پر بیٹھ گیا۔مشرقی جمنا نہر کے نزدیک ٹرکٹر بے قابو ہو کر پلٹ گیا۔جس سے دونوں اس کے نیچے دب گئے۔آس پاس کے کھیتوں میں کام کر رہے کسان اور پاس ہی ایک کالج کے میدان میں کھیل رہے نوجوانوں نے حادثہ دیکھا تو فوراً مدد کے لئے توڑے۔دیہی باشندوں کو اطلاع دی گئی۔

ڈیوٹی پر موجود کانسٹیبل کو نشہ آور چیز سونگھا کر ٹپے بازوں نے اڑائی چین، بابا کے بھیس میں آئے تھے چار ملزم

لکھنؤ: 27 اپریل (پی این ایس) اتوار کو راجدھانی لکھنؤ کے شہر میں بابا کے بھیس میں چار ٹپے بازوں نے ڈیوٹی پر مامور کانسٹیبل سندیپ کمار کو اپنا شکار بنایا۔سپاہی کو ایک نشہ آور چیز سونگھا کر اس کی چین نکال لی۔اس کے بعد وہ بھاگنے لگے۔ملزمان کو بھاگتا دیکھ کر دکانداروں نے ان میں سے ایک کو پکڑ لیا۔اس کے بعد اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔دراصل، کانسٹیبل سندیپ کمار اتوار کو گول چوراہا کے قریب تعینات تھے۔دوپہر 12 بجے چار ٹپے باز اس کے پاس پہنچے۔انہوں نے سپاہی کو اپنی باتوں میں پھنسایا اور اپنے بیگ سے کچھ نکال کر اسے سونگھا دیا۔جس کی وجہ سے سندیپ بے ہوش ہو گیا۔اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹپے بازوں نے اس کے گلے سے چین نکال لی۔سندیپ کو گرتے دیکھ کر مقامی دکانداروں کو شک ہوا اور انہوں نے آواز دی۔جس سے جیب کترے خوف زدہ ہو کر بھاگنے لگے۔دکانداروں نے پیچھا کیا اور ایک ٹپے باز کو پکڑ لیا۔تاہم اس کے ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ٹپے باز کو پکڑنے کے بعد لوگوں نے اسے بری طرح مارا۔پولیس کو بھی اطلاع دی۔پولیس نے جب اس کی تلاشی لی تو انہوں نے چین برآمد کر لی۔سپاہی کو ہسپتال بھیج دیا گیا۔مہانگر پولیس کے مطابق ملزم کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ساتھی کی تلاش جاری ہے۔